سٹار پاکٹ بکس سیریز-۹۶
پہلا سال
پکیم درت

ناشر
سٹار پبلیکیشنز
۲۷۱۵ - دریا گنج دہلی ۶

قیمت ایک روپیہ

سول ایجنٹس
پنجابی پُستک بھنڈار
دریبہ کلاں دہلی ۶

S-96 PEHLA SAL - NOVEL Re. 1.00

ہمارا مقصد ہے

کم قیمت میں معیاری ادب پیش کرنا

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ہر تین ماہ میں دس پاکٹ بکس شائع کی جاتی ہیں ـــــ اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے!

ـــــ ناشر

آج سرلا کی شادی کا پہلا سال ختم ہوا تھا۔ سرلا کے پتا کنور برجیندر سنگھ
و سرلا کی ماں کو بے انتہا خوشی تھی کہ اُن کی لڑکی سرلا کو جیسا کہ وہ چاہتے تھے ویسا
ی قابل اور ہونہار خاوند مل گیا۔۔۔

ایک مرتبہ تو مایوس ہی ہو گئے تھے سرلا کی طرف سے۔ لیکن پھر بھگوان نے اُن
ی سُن لی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنی لڑکی کا نام سرلا رکھا تھا۔ لیکن وہ تھی بہت چنچل۔ سرلا باتیں
رنے میں بہت مدھر۔ دیکھنے میں ہنس مکھ اور خوش شکل اور سینما جانے میں سب سے
گے رہتی تھی۔ جب کوئی نئی پکچر کسی سینما گھر میں لگتی تھی تو وہ اپنی ماں کے گلے سے
با کر لپٹ جاتی تھی اور کہتی تھی۔۔۔۔۔

"ماتا جی ۔۔۔۔۔ اوڈین میں نئی پکچر لگی ہے۔ آج سینما دیکھنے کو بڑا من
ر رہا ہے ۔۔۔۔"

سرلا کی ماں مسکرا رہی ۔۔۔۔

"سینما دیکھنے سے کبھی تیرا پیٹ بھی بھرا سرلا - !!"

سرلا کھلکھلا کر ہنس پڑتی کہتی -

"ماتا جی ! سینما کیا لڈو کچوری ہے جو پیٹ بھرے - ! وہ تو تماشہ ہوتا ہے جو دو گھڑی دل بہلا کر نظر کے سامنے سے نکل جاتا ہے - "

سرلا کی باتیں سن کر ماں بہت خوش ہوتی - انھیں اپنی اکلوتی بیٹی کا یہ جواب پسند آتا - سرلا کی ماں کو سرلا کی ہر بات پسند آتی تھی - اُس کی معمولی سی معمولی بات بھی ان کے دل کو گدگدا دیتی تھی - سرلا کی ہر خواہش پوری کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتی تھی - ماں نے کبھی سرلا کو کسی بات کو انکار نہیں کیا تھا -

سرلا کو ہر چیز کا شوق تھا - کھیل تماشوں کی وہ بہت شوقین تھی - موسیقی یا ڈرامے کی کوئی بھی تقریب راجدھانی میں ہوتی تو سرلا کا اس میں جانا یقینی ہو جاتا -

سرلا کو خود بھی گانے بجانے کا شوق تھا - کسی موسیقی کی مجلس میں اُسے جو بھی ساز اچھا لگتا وہ اس کو خرید لاتی تھی - اس کے کمرے میں کوئی ایسا ساز نہیں تھا جسے وہ خرید نہ لائی ہو -

سرلا نے ان سازوں کو بجانے کے لئے ریاضت بھی کم نہیں کی تھی - وہ ہر ساز کو تھوڑا بہت بجا لیتی تھی - اپنا اور اپنے پتا کا دل بہلانے کے لئے وہ کافی ماہر ہو گئی تھی اُنھیں بجانے میں -

سرلا کی ماں نے اپنی بیٹی کو زندگی کے ہر میدان میں پورا اُترنے میں کوئی کسر نہیں آنے دی - ڈانس ماسٹر الگ آتا تھا - ستار ماسٹر الگ اور پھر بعد میں ایک طبلہ ماسٹر الگ رکھ چھوڑا تھا -

سرلا بچپن ہی سے رنگین طبیعت لڑکی تھی - ہنسنا، کھیلنا، ناچنا، گانا اور دن بھر گنگناتے رہنے میں اُس کا کافی وقت نکل جاتا تھا -

سرلا کے پاس ریڈیو سیٹ بھی کئی کئی تھے کبھی ایک کو کھول کر سنتی تھی کبھی دوسرے کو۔
سرلا کی ماں نے سرلا کو تعلیم کے میدان میں بھی آگے بڑھانے میں کبھی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ راجدھانی کے بہترین اسکول میں داخل کر دیا تھا۔ ہر مضمون کا الگ الگ ٹیوٹر اُس کے لئے لگایا گیا تھا۔ سرلا کے بنگلے سے ایک ٹیوٹر جاتا تھا تو دوسرا آموجود ہوتا۔ پڑھائی کے ٹیوٹر ختم ہوتے تھے تو رقص۔ موسیقی اور سازوں کے ٹیوٹر آنے شروع ہو جاتے۔ غرضیکہ ٹیوٹروں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔

سرلا کو پہننے اوڑھنے کا بھی کم شوق نہیں تھا۔ اس کا ڈریسنگ روم بڑا ہی شاندار تھا۔ اُس میں چاروں طرف چار قدِ آدم آئینے لگے ہوئے تھے جن کے سامنے کھڑی ہو کر سرلا اپنے انگ انگ کو بآسانی دیکھ سکتی تھی۔ اور اگر کہیں بھی اس کے کپڑے میں کوئی شکن یا اعضاء پر کوئی دھبہ داغ ہوتا تھا تو اُسے صاف کئے بنا وہ باہر نہیں نکلتی تھی۔ کبھی دو ٹیوٹروں کے سامنے ایک ڈریس میں نہیں جاتی تھی۔ ہر بار نئے رنگ و روپ میں سجی وہ باہر نکلتی تھی۔

سرلا کی معلمہ کبھی اُس کی اس چٹک بھڑک پر اُسے ڈانٹ بھی دیتی تھی۔ لیکن اپنے حُسن اور جوانی کے غرور میں اُسے یہ ڈانٹ بھی میٹھی لگتی تھی۔ وہ کبھی اس کا بُرا نہیں مانتی تھی اور اس کا اثر بھی اس پر نہیں ہوتا تھا۔

سرلا کو پارٹیوں میں بھی جانے کا بڑا ہی شوق تھا۔ سرلا کے پتا کنور برجیندر سنگھ ہائی کورٹ کے جج تھے اُن کی خواہش تھی کہ اُن کی لڑکی سرلا بھی اُن کی طرح بڑی بنے۔

سرلا بچپن سے خوبصورت تھی۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں گول چہرے پر بڑی دلکش لگتی تھیں۔ ہونٹ بہت پتلے پتلے تھے اور ناک کا کٹ بہت ہی خوبصورت تھا۔ یہ حسین ڈھانچہ تھا سرلا کا۔ جس پر جوانی آہستہ آہستہ چھا رہی تھی۔ سرلا نے محسوس کیا کہ اُس کے بدن میں شباب انگڑائیاں لینے لگا۔ جوانی مسکرانے لگی۔ سرلا بھی مسکرا دی

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے حسن کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ اپنے حسن پر فخر کرنے لگی۔ وہ سمجھ ہی نہ پائی کہ اس میں اتنا حسن اس قدر دلکشی کہاں سے آگئی۔

سرلا جہاں شوخ و شنگ تھی وہاں سنجیدگی کی بھی کمی نہیں تھی اس میں۔ وہ کبھی کسی کام کو بغیر سوچے سمجھے نہیں کرتی تھی۔ معمولی سے معمولی بات کے بھی اسرار کو جانے بنا اُسے چین نہ آتا تھا۔

کبھی کبھی سرلا اپنے پتا سے ایسے سوال کرتی تھی کہ وہ سُن کر دنگ رہ جاتی تھے کبھی جب سرلا کے پتا کسی کیس کا فیصلہ کرنے کیلئے فائل اپنے گھر پر لے آتے تھے تو سرلا اُنھیں بڑے دھیان سے پڑھتی تھی۔ وہ بڑی دلچسپی لیتی تھی اُن میں۔

ایک دن سرلا نے پوچھا۔

"پتا جی — ! یہ مقدمے جو آپ کی عدالت میں آتے ہیں۔ کیا سب سچے ہوتے ہیں؟"

جج صاحب بولے۔ "اِن میں سچائی اور جھوٹ دونوں ملے ہوتے ہیں بیٹی — جج کا کام یہی ہے کہ وہ قانون کی بنیادوں پر اُن میں سچ اور جھوٹ کو پرکھنے کی کوشش کرے — !"

سرلا نے دوسرا سوال کیا! — "پتا جی — ! کیا کوئی خاوند اپنی بیوی کو زہر بھی دے سکتا ہے — "

جج صاحب یہ سُن کر مسکرا دیئے ...... انہوں نے پیار بھری نظروں سے سرلا کے چہرے کی طرف دیکھا۔ دیکھ کر پھر مسکرا دیئے۔ سوچا کہ سرلا کو تعجب ہونا لازمی ہے اس واقعہ کو پڑھ کر۔ سرلا نے میرا اور اپنی ماں کا شفقت بھرا سلوک ہی دیکھا ہے۔ اُس کی آتما یہ قبول نہیں کر سکتی کہ خاوند کبھی اپنی بیوی کو زہر بھی دے سکتا ہے۔ اُس نے کیس کو غلط سمجھا۔

لیکن کیس بالکل سچ تھا۔ پولیس نے زہر دینے والے کو گرفتا!

کیا تھا۔ وہ بولے ــــ! "بیٹی! دُنیا میں سب کچھ ممکن ہے ــ انسان بڑا خود غرض ہوتا ہے ۔ پتہ نہیں اس کا خود غرضی کا جذبہ کب اور کونسا رُخ اختیار کرلے ۔"

سرلا نے پوچھا۔ "پتا جی! ایسے لوگ آپس میں شادی ہی کیوں کرتے ہیں؟ زہر دینے سے تو اچھا ہی ہے کہ وہ ایک، دوسرے کو طلاق دے دیں ۔ !!"

سرلا کی بات سن کر اُس کے پتا مسکرا دیئے ۔ بولے۔ "کبھی کبھی طلاق دینے سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا ۔ کبھی کبھی شادی ہی بیوی کو زہر دینے کے لئے کی جاتی ہے ۔۔!! لیکن تمہارا ان سب باتوں سے کیا تعلق ہے ۔ تم میری ان فائلوں کو نہ پڑھا کرو ۔ ان میں بڑے بڑے بدمعاشوں کے کردار کی جھلک ہوتی ہے ۔ اُن کا تم پر بہت بُرا اثر ہوگا۔"

اپنے پتا کی بات سُن کر سرلا بولی ۔ "بُرا اثر کیوں پڑے گا ۔ میری معلومات میں اضافہ کیوں نہیں ہوگا ۔"

سرلا کی یہ بات سُن کر جج صاحب نے سرلا کے چہرے پر سنجیدہ نظروں سے دیکھا اُنہیں ایسا محسوس ہوا کہ سرلا انتہائی سنجیدہ مزاج لڑکی تھی ۔ یوں چاہے وہ عام طور پر کتنی ہی شوخ و چنچل تھی ۔ لیکن سنجیدہ مسائل پر وہ بہت سنجیدگی کے ساتھ غور و خوض کیا کرتی تھی ۔

سرلا اب سترہ سال کی ہو چکی تھی ۔

سرلا کی ماں نے سوچا کہ اب سرلا کی شادی ہو جانی چاہیئے ۔ وہ سرلا کے پتا سے بولی ۔ "سرلا بڑی ہوگئی ہے اب ــ!" سرلا کی ماں قدیم ہندوستانی رسم و رواج کی پابند عورت تھی ۔

یہ سن کر سرلا کے پتا ہنس کر بولے ــ "سرلا کدھر سے بڑی ہوگئی ہے ۔ ابھی تو بچی ہی ہے سرلا ۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ سرلا کی شادی کر دی جائے ۔!"

اتنا کہہ کر سرلا کے پتا کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی ۔ اُن کی آنکھوں سے

سامنے سرلا کا موجودہ روپ اور اپنی پتنی کے آج سے پہلے کا روپ جب اس کی عمر سترہ سال کی تھی اور وہ انھیں اپنی دلہن بنا کر لائے تھے آ گئے۔ ان کا دل گلاب کی مانند کھل اٹھا۔

سرلا کے پتا نے اپنی پتنی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے قریب کھینچ لیا۔ "سرلا جیسی ہی تھیں تم، جب میں تمہیں بیاہ کر لایا تھا۔"

یہ سن کر سرلا کی ماں کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔ اس کا دل مٹھاس سے بھر گیا۔ اُس کی آنکھوں میں آج سے بیس سال پرانے واقعے گھومنے لگے۔ سرلا کے پتا کے نوجوان خد و خال اُس کے سامنے کھڑے مسکرا رہے تھے اور وہ شرم و حیا میں سمٹی سکڑی اُن کے قریب کھڑی تھی۔

سرلا کے پتا بولے :۔ "تو بھیج دوں اخباروں کے میٹریمونیل کے کالم میں اشتہار۔"

"بھیج دیجئے۔" ماں نے کہا۔

"سرلا سے بھی تو مشورہ کر لینا تھا تمہیں۔؟"

"ہماری سرلا چاہے آپ کو کیسی ہی چنچل لگتی ہو۔ مگر ہے بہت شرمیلی۔ اس سے کیا پوچھنا ہے۔ لڑکے کا فیصلہ کرتے وقت اُس کی صلاح لے لیں گے۔!" سرلا کی ماں بولی۔

بات سرلا کے پتا کی سمجھ میں آ گئی۔ انہوں نے اخبارات میں اشتہار بھیج دیا۔ سرلا کو اس بات کا کچھ پتہ نہ چلا۔ اس کا کوئی واسطہ بھی نہیں تھا ان چیزوں سے۔ شادی کے مسئلہ کے بارے میں اُس نے آج تک کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ اُسے اپنی آج تک کی زندگی میں کبھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ وہ علی الصبح اُٹھتی۔ معمول کے کاموں سے فارغ ہو کر ... دیکھتی ... جاتی۔ اپنی سہیلیوں

کے ساتھ کھیلتی کودتی۔ اسکول کی تقریبات میں شامل ہوتی۔ گھر آتی۔ شام کو سینما یا کسی پارٹی میں شرکت کے لئے چلی جاتی۔ وہاں سے لوٹتی تو بہت تھک جاتی تھی۔ کھانا کھاتی اور میٹھی نیند سو جاتی۔ سوتے وقت اگر خواب بھی دیکھتی تو اپنی تقریبوں اور پارٹیوں کے۔ اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے لگے' اور کچھ اسے دکھائی نہ دیتا۔

اُس کی زندگی کا شادی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ گویا اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی اُسے۔

سرلا کی ماں سرلا کی شادی جس لڑکے سے کرنا چاہتی تھی ۔ اس کے بارے میں اس کی رائے بہت بلند تھی ۔ وہ بہت صحت مند اور تندرست و توانا ہونا چاہیئے وہ دولت مند، مہذب و متمدن گھرانے کا ہونا چاہیئے ۔ ہو ، سرکس سینما اور رقص و سرود کا بھی شوقین ہونا چاہیئے ۔ مطلب یہ کہ کسی نوجوان میں جتنی بھی خوبیاں ہو سکتی ہیں وہ سب اس میں ہونی چاہئیں ۔ وہ شیریں زبان ہونا چاہیئے ۔ وہ تعلیم اور فنون لطیفہ میں کامل ہونا چاہیئے ۔ وہ ہنس مکھ ہونا چاہیئے ۔

سرلا کی ماں کے خیالات سے سرلا کے خیالات اور بھی بلند تھے ۔ وہ اس میں اُن ہنروں کے ہونے کی کلپنا کرتی جن کو اس کی ماں نے کبھی خواب و خیال میں بھی نہ سوچا تھا ۔ اُنھیں ضرورت بھی نہیں پڑی تھی اُن پر غور کرنے کی ۔ کیونکہ اُن کا رہن سہن سرلا کے رہن سہن سے مختلف رہا تھا ۔ جس ماحول میں سرلا کی پرورش و پرداخت ہوئی تھی ۔ ماں نے اُس کے بارے میں کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا ۔ سرلا ایک سنہری سپنے [illegible] اور

بہاروں کی دلکش ڈالیوں پر کھلی تھی۔ اُس کی زندگی کا انداز ہی اور تھا۔ وہ اپنے لئے کیسا خاوند چاہتی تھی۔ اس کا خواب اُس نے دیکھا تھا کسی دوسرے نے نہیں۔

سرلا کے پتا نے راجدھانی کے تمام مشہور اخبارات کے میٹریمونیل کے کالموں میں اشتہار شائع کرا دیا تھا۔ اشتہار کا شائع ہونا تھا کہ دوسرے ہی دن سے خطوں کی جھڑی لگ گئی۔ ایک، دو، چار نہیں لاتعداد خطوط آئے۔ خطوط کے ساتھ نوجوانوں کے فوٹو بھی آئے۔

اِن خطوط پر غور ہونے لگا۔ پہلے کنور صاحب نے انھیں دیکھا اور پھر اپنی پتنی کو انھیں پڑھ پڑھ کر سنایا۔ دونوں کے سوچ وچار کے بعد اُن میں سے دس اُمیدوار چھانٹے گئے۔ سرلا کی ماں نے وہ دس خط اور اُن کے ساتھ آئے ہوئے فوٹوگراف سرلا کو دکھلائے۔

سرلا نے ان سب کو اپنی ماں سے لے لیا اور تنہائی میں اُن کا مطالعہ کیا۔ اُن کی درخواستوں کو پڑھا۔ ان خطوں کو بھیجنے والے نوجوانوں کے فوٹو دیکھے۔ ایک ایک کو سرلا نے بڑے دھیان سے دیکھا۔ لیکن اس نے ایک کو بھی پسند نہیں کیا۔ اس کی نظر پر اُن میں سے ایک بھی نہ چڑھ سکا۔

کنور صاحب کو اُن میں ایک دو نوجوان بہت پسند آئے تھے۔ اُن کے خاندان کے بارے میں بھی واقفیت حاصل کی تھی۔ اِس سے بھی انھیں اطمینان نہ ہوا۔ اُن کی پتنی کے خیالات بھی اُن کے خیالات سے میل کھاتے تھے۔ اُنھیں بھی اپنے پتی کا سلیکشن پسند آیا۔ انہوں نے اُن میں سے دس نوجوانوں کو ملاقات کے لئے اپنے بنگلے پر بلا لیا۔

سرلا نے بھی اُن کو دیکھا اور ان سب نے بھی باری باری سے سرلا کے نظر فریب حسن پر نگاہ ڈالی۔ نوجوانوں کے دلوں میں سرلا کے حسن نے گدگدی پیدا کر دی لیکن

سرلا کے دل کو اُن میں سے ایک بھی نہ گدگدا سکا۔

وضعداری کے مطابق آؤ بھگت کے بعد سب رخصت ہو گئے۔

سرلا کے پتا نے اس کی ماں سے سرلا کے دل کی بات پوچھی۔ سرلا کی ماں نے جواب دیا۔ "سرلا نے اُن میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کیا۔"

کنور صاحب مسکرا دیئے۔ سرلا کی ماں کو اچھا نہیں لگا کیونکہ وہ سرلا کی شادی کرنے کو اتاولی ہو رہی تھی۔ لیکن سرلا پر اس کا کوئی اثر نہ پڑا۔ اُسے شادی کرنے کی کوئی خاص فکر نہیں تھی۔ وہ شادی کے لئے آتنی سی بھی رضامند نہیں تھی۔

سرلا اس قدر اہم موضوع پر اتنی جلدی فیصلہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ آخر یہ اس کی اپنی زندگی کا سوال تھا۔ کسی کی صورت دیکھ کر 'ہاں' کہہ دینے کو وہ بے وقوفی سمجھتی تھی۔

اُس نے ان نوجوانوں میں کوئی کشش ایسی نہیں پائی تھی جو اُسے اپنی جانب کھینچ لے۔ اس نے دیکھا تھا کہ اُن میں سے ایک دو نوجوان اُس کے نوجوانی پر خاص طور پر متوجہ ہوئے تھے۔ اس نے بھی ان نوجوانوں کی حرکتوں کا بخوبی جائزہ لیا تھا لیکن اُن میں اُسے کوئی خاص کشش نہ نظر آئی۔

سرلا کے پتا بولے۔ "سرلا کی ماں۔ اِتم سرلا کے بارے میں اس قدر فکر مند نہ ہو اور سرلا ابھی پڑھ رہی ہے۔ میں نے تمہارے کہنے سے اخباروں میں اشتہار دے دیا تھا۔ جب ہماری شادی ہوئی تھی۔ اُس وقت اور زمانہ تھا۔ اب زمانہ بدل گیا ہے"

سرلا کی ماں نے کہا۔ "کچھ بھی ہو۔ لڑکیوں کی شادی اس عمر میں کر ہی دینی چاہیئے۔"

سرلا کے پتا قدرے لاپرواہی سے بولے "ابھی پڑھنے دو سرلا کو۔ تم شادی کی فکر نہ کرو۔ سرلا کے لئے قابل لڑکوں کی کمی نہیں ہو گی۔"

سرلا آج رات کو اپنے کمرے میں بیٹھ کر تنہائی میں اُن لڑکوں کے بارے میں سوچتی رہی۔ اُن میں سے ایک ایک باری باری اُس کی نگاہوں کے سامنے آیا۔ وہ انہیں دیکھ دیکھ کر مسکراتی گئی۔ ان کی تصویروں کو بھی اس نے اپنی میز پر رکھ لیا۔ اُن میں سے آٹھ تصویریں تو اُس نے اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیں۔ اُن میں قطعی کوئی کشش اُسے نہ نظر آئی۔

اب صرف دو تصویریں اس کی میز پر رہ گئیں۔ ان دو میں سے ایک کو اُٹھا کر اُس نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اُسے اپنی تیز طرار آنکھوں سے دیکھا۔ خوبصورت تھا نوجوان لیکن ٹھوڑی قدرے بھاری تھی۔ دوسرے کے چہرے کی بناوٹ میں ناک ذرا اوپر کو اُٹھ گئی تھی۔ اس میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ سنجیدگی تھی

سرلا اُن تصویروں کو ہاتھ لیکر شیشے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اُس نے اپنا چہرہ دیکھا۔ اُسے اپنے چہرے میں کوئی خامی نظر نہ آئی۔ اس کے دل نے کہا "نہیں وہ لڑکا ایسا پسند نہیں کرے گی جس میں ذرا سا بھی نقص ہو۔ وہ ذرا بھی نقص والا جیون ساتھی منتخب کرنے کو تیار نہیں تھی۔"

دن آگے بڑھنے لگے۔ پورا ایک سال گزر گیا۔ سرلا کا پھر شادی کی طرف دھیان بھی نہ گیا۔ پڑھنے لکھنے اور پارٹیوں میں جانے سے اُسے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔ سرلا کو پارٹیوں میں جانے کا بہت شوق تھا۔ سرلا کے پتا سرلا کو ہر پارٹی میں ساتھ لے جاتے تھے اور جہاں وہ خود نہیں جا پاتے تھے وہاں تنہا سرلا کو بھیج دیتے تھے سرلا کی ڈائری راجدھانی میں ہونے والے نئے نئے فنکشنوں کا اچھا خاصہ انسائیکلوپیڈیا بن گئی تھی۔ راجدھانی کی کوئی ایسی اہم تقریب نہ ہوتی تھی جو اس کی ڈائری میں درج نہ ہو۔

سرلا کے پتا اپنے کام میں مصروف رہنے والے شخص تھے۔ جج وہ برائے نام

نہیں تھے۔ وہ اپنے فرض کو سمجھتے تھے۔

سرلا کی ماں کی فکر بڑھنے لگی تھی۔ سرلا پہلے چھوٹی تھی اور پڑھ رہی تھی اور ٹیوٹروں کا جھمیلا ایسا تھا کہ جن کی وجہ سے کام کاج کچھ نہیں ہو پاتا تھا۔ لیکن لگتا ایسا تھا گویا بہت کام ہو رہا ہو۔ سرلا کا ان میں ہر بار نئی نئی ڈریس بدل کر آنا ہی انھیں اس کا بڑا بھاری کام لگتا تھا۔ لیکن ادھر جب سے یہ جھمیلا ختم ہوا اور سرلا کالج جانے لگی تو انھیں ایسا لگتا کہ اب کام کچھ بھی نہیں رہا۔ لیکن سرلا کو بہت کام تھا۔ سرلا کو تو فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔

آج شام کو جب سرلا کے پتا دفتر سے لوٹے تو سرلا کی ماں انھیں کھانا کھلانے کے بعد اُن کے پاس پہنچیں اور بولیں۔ "میں نے کہا کچھ سرلا کا بھی خیال ہے۔ پورا ایک سال گزر گیا اور اس کے لئے لڑکے کا بندوبست نہیں ہوا۔"

سرلا کے پتا مسکرا کر بولے۔ "سرلا ابھی بچی ہے! ایسی جلدی کی کیا بات ہے سرلا کی ماں۔"

"جلدی کی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آج پورے اٹھارہ سال کی ہو گئی سرلا۔"

"تو کیا ہوا پھر ___؟ میں کل ہی اخباروں میں اشتہار بھیج دیتا ہوں۔ تم لڑکے کو پسند کر لینا۔"

سرلا کے پتا نے پھر اخباروں کے میٹریمونیل کے کالموں میں ایک اشتہار بھیج دیا۔ نتیجے کے طور پر پھر بہت سے خطوط آئے۔ لیکن اس بار جو خط آئے ان میں سے صرف تین ہی لڑکے سرلا کے پتا کو قدرے جچے۔

انہوں نے تینوں کو اپنے بنگلے پر بلایا۔ اُن سے باتیں کیں۔ سرلا کی ماں نے بھی انھیں دیکھا

ان تین نوجوانوں میں سے ایک نوجوان گذشتہ سال بھی آیا تھا۔ سرلا نے اُسے قدرے دھیان سے دیکھا۔ وہ اُسے دیکھ کر مسکرا دی۔

اس نوجوان کو سرلا کا مسکرانا بہت بھلا لگا۔ وہ بھی سرلا کی طرف دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دیا۔

تینوں لڑکے چلے گئے۔ سرلا کے پتا نے سرلا کی ماں سے پوچھا۔ "کوئی لڑکا پسند آیا۔!"

انھیں پھر بھی چپ رہ جانا پڑا۔

"کیوں۔؟ چپ کیوں ہو گئیں تم۔؟ کیا تینوں میں سے ایک بھی لڑکا پسند نہیں آیا سرلا کو۔؟ تینوں لڑکے قابل تھے۔ تینوں اچھے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ تینوں خوش حال ہیں۔ اور کیا چاہتی ہے سرلا۔؟"

انہوں نے دبی زبان سے کہا۔ "مجھے تینوں پسند ہیں۔ لیکن سرلا ایک کو بھی پسند نہیں کرتی۔ پتہ نہیں وہ کیا چاہتی ہے۔"

سرلا کے پتا ہنس دیئے وہ بولے۔ "اس معاملہ میں جلدی نہ کرو سرلا کی ماں۔ وقت آنے پر سب اپنے آپ ہو جائے گا۔"

یہ بات سرلا کے پتا نے کہدی اور سرلا کی ماں نے جواب نہیں دیا لیکن اُن کا دل قدرے بے چین سا ہو گیا۔ نہ جانے کیوں وہ سرلا کے لئے کچھ فکرمند سی ہو گئیں۔ انھیں بھر تھکری سی آگئی۔ اُنہوں نے قدرے فکرمند اور بے چین نظروں سے سرلا کے پتا کی طرف دیکھا تو انھوں نے مسکرا کر اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اُنھیں اپنی آرام کرسی کے ہتھے پر بٹھا لیا۔ وہ بولے "سرلا ایک سال ہی تو بڑی ہوئی ہے۔ اُس عمر سے جس میں میں تمہیں لایا تھا۔"

سرلا کی ماں کی نظروں میں اپنے پتی کے یہ میٹھے الفاظ سن کر وہ

خوشں قسمت دن رقص کرنے لگا - وہ بولیں ـــــ " پھر بھی اب ہمیں دیر نہیں
کرنی چاہیئے - !! "

دھیرے دھیرے سرلا نے بائیس سال کی ہوکر تیئسویں سال میں قدم رکھا لیکن مناسب ور نہ حاصل کر سکی ۔ اب سرلا کی زندگی میں ان رنگ رلیوں کے لئے اتنا اتساہ نہیں رہ گیا تھا ۔ جتنا آج سے چار پانچ سال پہلے تھا ۔ اُس کی سبھی سہیلیوں کی شادی ہو چکی تھی ۔ وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ گھومتی تھیں سرلا کا ساتھ دینے والی اب اُن میں سے ایک بھی نہیں رہی تھی ۔ انھیں اب سرلا کے پاس آنے کی فرصت ہی نہیں رہی تھی ۔

سرلا کی زندگی میں آہستہ آہستہ تنہائیاں گھر کر گئیں ۔ وہ جب اکیلے میں جاکر اپنے ڈرائنگ روم میں کھڑی ہوتی تھی اور اپنی صورت پر نظر دوڑاتی تھی تو لگتا تھا گویا اس کا شباب اپنے مکمل ابھار پر پہنچ کر ڈھلان کی طرف بہہ چلا تھا اس کی زندگی کا ارتقا گویا ختم ہو چکا تھا ۔

اپنا حسن، اپنا شباب سرلا کی سب سے قیمتی شے تھی ۔ اس کا زوال پذیر ہونا اُس کے دل کے اتھاہ درد و کرب کا باعث بننے لگا ۔ اب وہ خواہش ہوتے

ہونے کبھی خوشی محسوس نہ کرتی تھی ۔ اُن کے چہرے پہ ہر وقت اُداسی چھائی رہتی تھی ۔

کبھی کبھی وہ تنہائی میں سوچتی کہ اُس نے غلطی نہیں کی ۔ اُسے اپنا ور اُسی وقت چُن لینا چاہیئے تھا ۔ جب وہ سترہ سال کی تھی ۔ اگر تب نہیں تو اٹھارویں سال میں تو نہ چُننے کی غلطی کرنی ہی نہیں تھی ۔ لیکن وہ برابر غلطی پہ غلطی کرتی گئی ۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ تیئسویں سال میں چل رہی تھی اور اُسے پسند کا ور نہیں مل رہا تھا ۔

سرلا کی زندگی میں مایوسی کے پنکھ پھیلنے لگے ۔ اُس کے دل پر اُداسی چھائی رہتی ۔ اس کا چہرہ مرجھایا ہوا رہتا ۔ اس کا اچھے کھانے اور اچھے لباس سے بھی دل ہٹنے لگا ۔ سینما اب جاتی ہی نہیں تھی ۔ پارٹیوں میں جانا بھی اس نے بند کر دیا تھا دیگر تفریحات کی جانب اب اُسے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی ۔

سرلا کی ماں کا دل اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا ۔ ان سب باتوں کو وہ اپنی ہی غلطی قرار دیتی تھی ۔ اور سوچتی تھیں کہ انہوں نے ہی اپنی سرلا کی زندگی تباہ کی ۔ سرلا کے پتا مغربی تہذیب و تمدن کے لاکھ طرفدار ہونے کے باوجود یہ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ سرلا کا جیون اس سانچے میں ڈھلے ۔ لیکن وہ مجھے بھی ناراض نہیں کر سکتے تھے وہ مجھے اس قدر چاہتے ہیں کہ میرے غلط کاموں کو بھی کبھی انہوں نے روکا نہیں ۔

سرلا کے دروازے پر اچھے سے اچھے خاندانوں کے قابل اور ہونہار نوجوانوں کی توہین ہوئی تھی ۔ اس وجہ سے راجدھانی کے مہذب و متمدن گھرانوں میں سرلا کے تئیں کچھ اچھے خیالات نہیں رہ گئے تھے ۔ پھر اس کا اس طرح آزادانہ طور پر پارٹیوں میں جانا ۔ چاہے نوجوانوں کی دلچسپی کا سامان پیدا کرنے کے باعث

ہے۔ لیکن اس سے شادی کی پاکیزہ روایت کو قطعی طور پر گہری ٹھیس لگی تھی۔ نتیجہ کے طور پر اب کوشش کرنے پر بھی سرلا کے لئے اچھا ور تلاش کرنا مشکل ہو گیا۔

سرلا کی ماں کو اپنی بچی کی زندگی تیرہ وتاریک نظر آنے لگی تو وہ خوفزدہ ہو گئیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

سرلا کے پتا بھی حالات کی نزاکت کا احساس کرکے بہت فکرمند ہو گئے تھے۔ انھیں اب یہ اپنی غلطی لگ رہی تھی کہ کیوں وہ جذبات کی رو میں اس قدر بہہ گئے اور بیوی کی بے وقوفی پر بیٹی کی محبت کو نہ روک سکے۔ انھیں سرلا کو روکنا چاہیئے تھا اور اس کے منع کرنے پر بھی اس کی شادی ٹھیک عمر میں کر دینی چاہیئے تھی۔

سرلا کو اس وقت قدرے دُکھ ہوتا۔ لیکن زندگی تو تباہ نہیں ہوئی۔ اب سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔ انتہائی کوشش کے باوجود ایسا لڑکا نہیں مل رہا تھا۔

ایک دن سرلا کے پتا کو اُن کے ایک دوست نے ایک لڑکے کے بارے میں اطلاع دی۔ وہ دفتر کا کام ختم کرکے باہر آئے اور کار میں بیٹھ کر اس لڑکے کو دیکھنے کے لئے چل دیئے۔

سرلا کے پتا کا ڈرائیور کریم خاں شراب پیتا تھا اور جس دن کریم خاں کو مفت کی مل جاتی تھی۔ اُس دن تو اس کی باچھیں کھل جاتی تھیں۔ پیتے پیتے جب تک مدہوش نہیں ہو جاتا تھا۔ اُس کا دل نہیں بھرتا تھا۔ اس وقت چونکہ وہ ڈیوٹی پر تھا اس لئے مدہوش نہیں تھا۔ آج اس کے ایک دوست ڈرائیور نے جُوئے میں دس روپے جیتے تھے۔ اُسے ٹھکانے لگانے ہوئے انھیں آج شراب پینا پڑی۔

شراب کریم خاں نے پی اور سر پڑی سرلا کے پتا کے ... بیٹھے

سے پہلے وہ ہمیشہ کریم خاں سے پوچھ لیا کرتے تھے۔ آج چونکہ کچہری میں تھے اس لئے کریم خاں کا مشورہ لینا ممکن نہیں تھا۔

کریم خاں کار لے کر چلا۔ سامنے سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کی پیشانی پر لگی۔ شراب کا خمار کھل اٹھا۔ کریم خاں کو ایک ایک کے دو دو نظر آنے لگے۔

سامنے سے جو کار آ رہی تھی اس کے ڈرائیور نے بھی شراب پئے ہوئے تھا۔ دونوں کے سٹیرنگ لڑکھڑا گئے اور خوفناک ٹکر ہو گئی۔ کریم خاں اور جج صاحب کو بہت چوٹ آئی۔ جج صاحب بے ہوش ہو گئے۔ دوسری طرف ڈرائیور کی اسی وقت موت ہو گئی اور اس میں بیٹھی ہوئی عورت بے ہوش ہو گئی۔

ایکسیڈنٹ، ولنگڈن ہسپتال کے سامنے ہوا۔ اسپتال کی ایمبولینس کی گاڑی زخمیوں کو احتیاط سے اٹھا کر ہسپتال لے گئی۔

کریم خاں کو دو گھنٹے بعد ہوش آ گیا۔ اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور سر پر بھی کافی چوٹیں آئی تھیں۔

جج صاحب کے سر میں چوٹ آئی تھی وہ بے ہوش تھے۔

سرلا اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ آج اس کا دل بہت اداس تھا۔

تبھی اخبار والے نے سرلا کو "ایوننگ نیوز" لا کر دیا۔

ایوننگ نیوز میں صفحہ اول پر خبر تھی۔

"ولنگڈن ہسپتال کے سامنے دو کاروں کی آپس میں خوفناک ٹکر۔ ایک کار میں آگ لگ گئی۔ ڈرائیور مر گیا۔ ایک عورت کو شدید ضربات آئیں۔ دوسری کار کا ڈرائیور اور اس میں بیٹھا شخص دونوں بے ہوش ہیں۔ تینوں کو ولنگڈن ہسپتال کی ایمبولینس اٹھا کر لے گئی۔"

سرلا نے پڑھ کر اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ اس کی ماں سوئیٹر بن رہی تھی۔ سرلا

بولی ۔ "یہ ڈرائیور لوگ شراب پی کر اندھا دھند گاڑی چلاتے ہیں۔ اسی معاملہ میں ہمارا کریم خاں بھی بہت خطرناک ہے ۔ یہ ہمیشہ شراب پی کر گاڑی چلاتا ہے ۔"
سرلا کے منھ سے کریم خاں کے لئے تلخ و ترش باتیں سن کر سرلا کی ماں بولی
"آخر کریم خاں پر کیوں بگڑ رہی ہو بیٹی ۔ ؟"
"بگڑ نہیں رہی ماتا جی ۔ بات یہ ہے کہ شراب پی کر گاڑی چلانا بہت غلط بات ہے۔ آدمی اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالے تو کوئی بات نہیں ۔ لیکن دوسروں کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کا تو کسی کو حق نہیں ۔ !" ابھی میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ ایسے دو ڈرائیوروں نے دو کاروں کو ٹکرا دیا ۔ دونوں کاریں ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئیں ۔ کاروں میں بیٹھنے والی ایک عورت کو اور ایک بابو کو بہت چوٹ آئی ۔ !!"
سرلا کہہ ہی رہی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی ٹیلیفون کال ولنگڈن ہسپتال سے تھی ۔ کسی واقف شخص نے اُسے اطلاع دی کہ اُس کے پتا کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو جانے سے ان کو اور اُن کے ڈرائیور کو شدید ضربات آئی ہیں !
یہ سن کر سرلا کے پیر لڑکھڑانے لگے ۔ اس کا خدشہ صحیح نکلا ۔ بولی ۔ "ماتا جی چلئے ۔!! ابھی چلئے ۔ وہ ایکسیڈنٹ جس کے بارے میں میں ابھی ابھی آپ کو بتا رہی تھی اپنے کریم خاں کی ہی عنایت سے ہوا ہے ۔ بہت چوٹ آئی ہے پتا جی کو ۔"
"تمہارے پتا جی کو ۔ ؟"
سوئیٹر اور سلائیاں انہیں پتہ ہی نہ چلا کہ کب اُن کے ہاتھ سے گر گئیں ۔ وہ گھبرا کر بولیں ۔
"بیٹی سرلا ۔ ! مجھے فوراً اپنے پتا جی کے پاس لے چلو ۔" ... دھک دھک کرنے لگا ۔ اُن کے سانسوں کا توازن بگڑ گیا ۔ اُن کے سوچنے کی

قوت مفقود ہوگئی۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھاگئی۔ وہ بُری طرح خوفزدہ ہوگئیں۔

سرلا نے پھرتی سے چپلیں پیروں میں ڈالیں۔ اور اپنی ماں کو ساتھ لے کر باہر سڑک پر آگئی۔ ایک ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا اور دونوں اس پر سوار ہوگئیں۔

ولنگڈن اسپتال پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ سرلا اور اس کی ماں نے جاکر دیکھا جج صاحب بے ہوش پڑے تھے۔

ڈاکٹر آن ڈیوٹی سے سرلا کی ماں نے پوچھا۔ "کیا جب سے یہاں آئے ہیں بے ہوش ہی ہیں۔"

"جی — !"

"چوٹ زیادہ کہاں آئی ہے۔"

"بظاہر تو کوئی خاص چوٹ نظر نہیں آتی۔ لیکن سر کے اندر چوٹ ہے آپ گھبرائیں نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ ابھی ہوش میں آنے میں انھیں تین گھنٹے اور لگیں گے اب یہ خطرے سے باہر ہیں۔!!"

"تین گھنٹے —!" انھوں نے گھبرا کر کہا۔

سرلا کی ماں وہیں کرسی پر بیٹھ گئی۔

پتا جی کو دیکھ کر سرلا کو کریم خاں کا خیال آیا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ گئی۔ سرلا کے دل میں کریم خاں کے تئیں بہت غصہ تھا۔ لیکن جاکر اُس کی حالت دیکھی تو ہمدردی اور خلوص کے جذبات کے علاوہ اور کچھ ظاہر نہ کرسکی۔ اُس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اس پر پلاسٹر چڑھ چکا تھا ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور داہنے بازو پر بھی۔ لیکن وہ ہوش میں تھا۔

سرلا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر شرم سے اس کی گردن جھک گئی۔ آنکھ اوپر

نہ کرسکا ۔ اس کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر سرلا کا غصہ کافور ہو گیا ۔ سرلا پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر بکھیر کر بولی ۔ "کریم خاں کیا مفت کی پلادی تھی کسی نے ۔ ؟"

"اسی کم بخت کی کرتوت ہے یہ بی بی جی ۔ ! میں نے بہت منع کیا ۔ لیکن مانا ہی نہیں اُستاد کالے خاں ۔ "ایسی حرام کے پیسوں کی شراب پلائی کم بخت نے کہ بس اُلٹ کر رکھدیا ۔ "

کریم خاں اپنی کرتوت پر بے حد شرمندہ تھا ۔ وہ اوپر آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا ۔

"چوٹ بہت آگئی نہیں تمہیں ۔ ؟" سرلا بولی ۔

سرلا سے ہمدردی کے چار الفاظ سن کر کریم خاں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اُس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا ۔ سرلا کے پتا کے پاس رہتے اُسے پندرہ سال ہو چکے تھے ۔ تب سے یہی اس کے ماں باپ تھے ۔ آج اس کی بے وقوفی سے اُس کے مالک کو اس قدر شدید چوٹ آئی ۔ اسی کا احساس کرکے اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا وہ اپنے دلی درد و کرب کو بیان نہیں کر سکتا تھا ۔ وہ درد بھرے لہجے میں بولا ۔

"بی بی جی ۔ ! میرے کو تو اور چاہے جتنی چوٹ لگ جاتی ۔ چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاتا ۔ لیکن بابو جی کے نہ لگتی چوٹ ۔ "

کریم خاں کو اپنی گاڑی کے ٹوٹ جانے کا بیحد افسوس تھا ۔ جس دن سے وہ گاڑی خریدی گئی تھی ۔ اس دن سے یہ اُس کے ہاتھ کے نیچے ایسی ہی تھی ۔ کیا مجال کہ اس پر ایک بال بھی آیا ہو ۔ اپنی جان سے بھی پیاری سمجھ کر وہ اس کی حفاظت کرتا تھا ۔

سرلا بولی ۔ "بابو جی ٹھیک ہو جائیں گے کریم خاں ! تم آرام کرو ۔ !!"

سرلا کریم خاں کو یوں ہی بیٹھا چھوڑ کر اپنے پتا کے بیڈ کی طرف چل دی ۔

"ڈاکٹر کمار نے جج صاحب کو آ کر دیکھا - اب انھیں ہوش تھا -
"کہیئے کیسی طبیعت ہے آپ کی - "
"اب ٹھیک ہے کچھ - لیکن دل بہت گھبرا رہا ہے - !"
" وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا - آپ فکر نہ کریں - آرام سے سونے کی کوشش کریں - باتیں قطعی نہ کریں - میں ایک دوائی دلائے دیتا ہوں - آپ کو نیند آ جائیگی -"
وہ پھر سرلا کی ماں کی طرف گھوم کر بولے -
"آپ بھی اب آرام کریں اور انھیں بھی آرام کرنے دیں - "
تب تک سرلا بھی وہاں آ گئی -
ڈاکٹر کمار کی نظر سرلا کے چہرے پر پڑی تو اُن کے منھ پر لطیف سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی - انہوں نے لمحہ بھر کے لئے نظریں ٹھہرا کر سرلا کے چہرے کا جائزہ لیا -
سرلا کا دھیان اپنے پتا جی کی تکلیف پر تھا - اُس نے آہستہ سے پوچھا "ڈاکٹر صاحب اب کیسی طبیعت ہے پتا جی کی - "
"اس وقت آپ کے پتا جی بالکل ٹھیک ہیں - لیکن انھیں آرام کی سخت ضرورت ہے - آپ لوگ ان سے باتیں کرنے کی کوشش نہ کریں - مناسب تو یہی ہے کہ آپ کمرے سے باہر رہیں - !"
سرلا اور اس کی ماں کمرے سے باہر چلے گئے -
ڈاکٹر کمار نے ایک بار پھر سرلا کی طرف دیکھا - وہ بھی اس وقت کمرے سے نکل کر برآمدے میں آ گئے تھے -
سرلا نے آگے بڑھ کر پوچھا - " ڈاکٹر صاحب کوئی انتہائی شدید چوٹ تو نہیں آئی پتا جی کو ؟ "

"چوٹ تو شدید ہی تھی - لیکن غنیمت یہ ہوا کہ ایسی وقت ٹھیک ہسپتال کے

سامنے ہوا۔ میری کار ان کے پیچھے تھی۔ بمشکل تمام ہینڈ بریک لگا کر میں اپنی کار کو روک سکا۔ سامنے سے آنے والی کار بے تحاشا سپیڈ سے آ رہی تھی۔ آپ کے ڈرائیور نے بچانے کی کوشش بھی کی۔ لیکن اس کے ہاتھ بھی اسٹیرنگ کو سنبھال نہ سکے۔

"اب ٹھیک ہیں آپ کے پتا جی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔"

فوراً ہی انھیں کسی بات کا خیال آیا۔ بولے۔ "معاف کیجئے گا۔ میں ذرا اُن دیوی جی کو دیکھنے جا رہا ہوں جن کی کار کی آپ کی کار سے ٹکر ہوئی تھی۔ ان کی بھی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" کہہ کر وہ چل پڑے۔

اس بار باتیں کرتے وقت ڈاکٹر کمار کو سرلا نے قدرے دھیان سے دیکھا تھا۔ سرلا کو یہ جاننے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ اُس نے دو بار پہلے بھی ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔ لیکن آج کے دیکھنے اور اس دن کے دیکھنے میں بہت فرق تھا۔

سفید چُغے میں کھڑے ہوئے ڈاکٹر کمار آج سرلا کو نہایت دلکش نظر آئے۔ ان کا جسم بھی اب پہلے سے زیادہ سڈول ہو گیا تھا۔ اُن کی اُبھری ہوئی ناک اُن کے چہرے پر خوب کھلتی تھی۔ پھر آج وہ شادی کے لئے آئے ہوئے سرلا کی بیٹھک میں بیٹھنے والے کنڈیڈیٹ نہیں تھے۔ یہاں وہ ڈاکٹر کمار تھے۔ ہسپتال کے ہیڈ سپیشلسٹ۔ جن کے نام کی ملک بھر میں شہرت ہو چکی تھی۔

سرلا کچھ سوچتی ہی رہ گئی۔ آج اُسے ڈاکٹر کمار کی ہر بات پسند آئی اور خاص طور پر اُن کا مسکرا مسکرا کر باتیں کرنا۔

انہوں نے سرلا کو یقیناً پہچان لیا ہوگا۔ اس وقت سرلا کو ٹیلیفون پر بولنے والے شخص کی آواز کا خیال آیا۔ اس نے ڈاکٹر کمار کی اس وقت کی بات چیت سے اس کا مقابلہ کیا تو لگا وہ ڈاکٹر کمار کا ہی فون تھا۔ فون پر انہوں نے سرلا کو اس کے

بتایا تھا، ایکسی ڈینٹ کی اطلاع دی تھی۔

سرلا کو ڈاکٹر کمار آج بہت خوبصورت نظر آئے۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اُن کا پہلا اور آج کا دونوں رُوپ آکر کھڑے ہو گئے۔ وہ انھیں دیکھ کر آپ ہی آپ مسکرا دی۔

سرلا کو اپنے دل میں اُمنڈتے ہوئے یہ جذبات کچھ عجیب سے لگے۔ پانچ چھ سال تک ڈاکٹر کمار غیر شادی شدہ ہی بیٹھے رہے ہوں گے۔ ؟ گذشتہ پانچ چھ برسوں میں کیا اُن پر لاتعداد رشتوں کی بارش نہیں ہوئی ہو گی۔ اِس قدر خوبصورت نوجوان اتنا قابل، اور نامور، اور خوش حال۔ کیا کمی ہے ڈاکٹر کمار میں۔ ؟ ایسے قابل اور خوبصورت، ور ملتے ہی کہاں ہیں۔ !

سرلا کے منھ سے ایک گہرا سرد سانس نکل گیا۔ اُسے محسوس ہوا کہ وہ ابھاگنی ہی رہی اور ابھاگنی ہی رہے گی۔ گھر آئی قسمت کو ٹھکرا کر وہ قسمت ڈھونڈ نا چاہتی ہے۔ سرلا کے پتا نے ڈاکٹر کمار کو بہت پسند کیا تھا اور اس کی ماں نے رضامندی ظاہر کی تھی۔ صرف وہی پسند نہ کر سکی۔

سرلا کا دل اچانک کچھ اُداس سا ہو گیا۔ اُسے محسوس ہوا گویا اُس نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔

سرلا ڈاکٹر کمار کے بارے میں سوچنے لگی اور سوچتی رہی۔ بہت دیر تک وہ سمجھ نہیں سکی کہ آج ان کے اندر ایسی کیا کشش آ گئی ہے جو اس دن نہیں تھی جب وہ سرلا کے گھر پر آئے تھے۔ اس وقت وہ سرلا کو اتنے خوبصورت کیوں نہیں لگے جتنے آج لگے تھے۔

سرلا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ ڈاکٹر کمار کا مسکراتا ہوا چہرہ اُن کی نظروں کے سامنے تھا اور اُسے لگ رہا تھا کہ وہ اُس کی ڈھلتی ہوئی جوانی کا مذاق اُڑا رہے

رہے تھے۔ اُسے اُن کی نگاہوں میں کچھ مضحکہ خیزی سی نظر آئی۔

وہ سوچتی رہی کہ کیا سچ مچ ڈاکٹر سرکار کو اس بات کا پتہ ہے کہ وہ ابھی تک غیر شادی شدہ ہے۔ اُسے اپنی پسند کا وَر نہیں مل سکا ہے۔ وہ کسی شخص کو اپنے خاوند کی شکل میں قبول نہیں کر سکی ہے۔ اپنے خاوند میں وہ آخر کیا دیکھنا چاہتی ہے۔

سرلا نے سوچا کہ اگر انھیں پتہ ہے تو یقیناً اُن کی لطیف مسکراہٹ میں طنز ہے۔ تیکھا مضحکہ ہے اس میں۔ اور اگر معلوم نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کی پُر خلوص عادت ہی ہو۔ ہر وقت لبوں پر مسکراہٹ بکھیرے رہنے کی

سرلا فیصلہ نہ کر سکی۔!

سرلا کی ماں برآمدے میں پڑے بنچ پر بیٹھی بیٹھی اونگھ گئی تھی۔ اُن کے دل میں قدرے سکون تھا۔ ڈاکٹر کمار کے یقین اور دلاسے نے اُن کے پتی کا فکر دُور کر دیا تھا۔

سرلا برآمدے سے باہر نکل کر لان میں گھومنے لگی۔ سرسبز گھاس اور اس کے درمیان کیاریاں بنی تھیں۔ ان میں گیندا اور گلاب کے پھول کھلے تھے۔ سرلا آگے بڑھ کر پھولوں کی کیاری کے پاس پہنچ گئی۔ اس کی نظر ایک لال گلاب کے پھول پر گئی۔ اُسے دیکھ کر اُسے دھیان آیا کہ آج سے پانچ چھ سال قبل ڈاکٹر کمار اُن کے گھر آئے تھے تو انہوں نے اپنے کوٹ کے کالر میں ایسا ہی پھول لگایا ہوا تھا۔ اس وقت وہ پھول سرلا کو خاص خوبصورت نہیں لگا تھا لیکن آج جب اُسے اُس وقت کی بات کا دھیان آیا تو لگا کہ اس میں دلکشی تھی۔ کمی سرلا کی ہی رہی کہ وہ اس دلکشی کو پرکھ نہ سکی۔

سرلا [illegible] لیکن اُسے

پر کھنے والا نہیں تھا - کلا تھی لیکن اُسے پہچاننے کی نگاہیں تھیں - سرلا کی نظریں اس وقت صرف اپنے ہی حسن کو دیکھ سکتی تھیں کسی دوسرے کے روپ کو نہیں - وہ وہ پھول تھی جس پر منڈلانے والے بھونروں کی کمی نہیں تھی - لیکن اب وہ پھول زرد پڑنے لگا تھا - بھونروں کو اس میں رس کم دکھائی دیتا تھا - انہوں نے آنا جانا بھی کم کر دیا تھا - اس نے اس کی زندگی بے کیف اور تنہا رہ گئی تھی -

سرلا محسوس کر رہی تھی کہ جب پہلی بار ڈاکٹر کمار اُس کی کوٹھی پر آئے تھے - تو اس کے چہرے پر ایک عجیب قسم کی لطافت اور ملاحت تھی - جب دوبارہ آئے تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی - اس مسکراہٹ کا کیا مطلب تھا - یہ وہ سمجھ نہیں پائی - اُن کے چہرے پر سرلا نے آج بھی وہی مسکراہٹ دیکھی -

سرلا پھر اپنی ماں کے پاس آئی - انہوں نے پوچھا - "کریم خاں کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی سرلا - "

"زیادہ - ؟ وہ تو مرتے مرتے بچا ہے ماتا جی - ! اس کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی - پلاسٹر چڑھا ہے اُس پر - اور سر بُری طرح پھٹ گیا ہے - کم از کم ایک مہینہ تو اُٹھ نہیں سکے گا پلنگ سے - بچ گیا - بس یہی غنیمت سمجھو - !!"

"ایک مہینہ - "

"اور نہیں تو کیا - ؟ پتا جی کی چوٹ کے بارے میں مجھ سے سُنا تو رو پڑا - کہنے لگا بی بی جی، میں چاہے مر بھی جاتا - لیکن بابو جی کو چوٹ نہیں آنی چاہیئے تھی - "

"پگلا کہیں کا - !" سرلا کی ماں بولی - "چل ذرا ! میں بھی چل کے دیکھ آؤں اُسے - میں نے لاکھ بار کہا کہ شراب مت پیا کر - لیکن اس پر کچھ اثر ہی نہیں جب کسی کے چکر میں پڑ جاتا ہے تو پینے سے باز نہیں آتا - !!"

سرلا کی ماں سرلا کے ساتھ کریم خاں کو دیکھنے گئی - کریم خاں اُن کا بہت

پُرانا نوکر تھا۔ اور انتہائی معتبر آدمی تھا۔ اُس کی غلطی سے اُن کے پتی کے چوٹ آئی اِس کا رنج تھا انھیں۔ لیکن کریم خاں کے لئے بھی اُن کے دل میں درد پیدا ہوا۔

سرلا کی ماں مفروضہ غصّہ کے ساتھ کریم خاں سے بولی۔ "کیوں رے کریم خاں کے بچے! یہ کیا کر دیا تونے ۔ ؟ تجھ سے لاکھ بار کہا کہ شراب نہ پیا کر۔ لیکن تو باز نہیں آیا اپنی حرکت سے۔ آج دیکھ لیا تونے شراب پینے کا نتیجہ۔ !"

سرلا کی ماں کی بات سن کر کریم خاں رو پڑا۔

اُسے روتا دیکھ کر سرلا کی ماں کے چہرے پر مسکراہٹ عود کر آئی۔ وہ بولی: "اب روتا کیوں ہے پگلے۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ آئندہ کے لئے کان پکڑ کہ پھر شراب نہیں پیئے گا۔ "

کریم خاں شرمندگی سے بولا۔ "مالکن! کان پکڑتا ہوں جو پھر کبھی زندگی میں اس موئی شراب کو ہاتھ لگاؤں۔ !"

کریم خاں کی بات سن کر سرلا ہنس پڑی۔ بولی۔ "کریم خاں۔! آپ پہلے اچھے ہو تو تب کان پکڑنا۔ !"

سرلا اور سرلا کی ماں میاں کچھ دیر ٹھہر کر پھر سرلا کے پتا کے ہی بیڈ کے پاس برآمدے میں بینچ گئیں۔

سرلا کی ماں بنچ پر بیٹھ گئی اور سرلا برآمدے میں گھومتی رہی تبھی جانے کیا سوچتی سوچتی سرلا اُس جانب چل دی۔ جدھر ڈاکٹر کمار گئے تھے۔

سرلا کافی دُور آگے نکل گئی۔ وہ برآمدے کے آخری کمرے کے سامنے پہنچی تو اس نے دیکھا کہ ڈاکٹر کمار اس کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔ انھیں دیکھ کر سرلا رُک گئیں۔

ڈاکٹر کمار کی نظر سرلا پر گئی تو وہ بھی ٹھہر گئے۔ بولے "کیا بات ہے کوئی ہوا پیتا..."

کی سرلا دیوی۔!"

"جی نہیں!"

"تو پھر ادھر کس لئے آئیں۔۔!"

"میں نے سوچا کہ چلوں ذرا میں بھی اُن محترمہ کو دیکھ لوں جن کی کار پتا جی کی کار سے ٹکرانے پر انھیں چوٹ آگئی۔!"

یہ سن کر ڈاکٹر کمار ہنس پڑے۔ بولے۔ "اچھا۔! اچھا۔!! لیکن ان کے تئیں آپ کے دل میں اس قدر تجسس اور ہمدردی کیسے پیدا ہوگئی۔؟"

یہ سن کر سرلا کچھ شرما سی گئی۔

ڈاکٹر کمار کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ سرلا انہی کی تلاش میں ادھر آئی تھی۔ ہو سکتا ہے اُن کے وہاں سے چلے جانے کے بعد سرلا نے انھیں پہچانا ہو۔ وہ پہلی ملاقات میں ممکن ہے اُنھیں نہ پہچان سکی ہو۔ پھر اُن کے وہاں سے آنے کے بعد اُنھیں دھیان آیا ہوگا اور اس کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ یہاں آئی تھیں۔

سرلا نے نجانے کن نگاہوں سے ڈاکٹر کمار کی طرف دیکھا۔ اُس کی نظروں نے صاف کہدیا۔

"میں دیکھئے تو سچ مچ آپ کو ہی آئی تھی۔ لیکن آپ کے سوال کرنے پر میں یہ بہانہ بنا رہی ہوں۔!"

ڈاکٹر کمار نے سرلا کی طرف دیکھا، انھیں اس کے دلی جذبات پڑھنے میں مشکل پیش نہ آئی۔ اُن کے چہرے پر کچھ ایسی اُمنگ کی لہر سی دوڑی کہ انھیں اپنے اندر ایک عجیب سی تازگی محسوس ہوئی۔ وہ مسکرا کر لوٹتے ہوئے بولے۔

"چلو دکھا دوں آپ کو وہ محترمہ۔! اور آپ کا تعارف بھی کرا دوں۔ آپ کو یقیناً خوشی ہوگی۔ اُن سے ملاقات کر کے۔ چوٹ بہت آئی ہے بے چاری کو۔!!"

سرلا ڈاکٹر کمار کے ساتھ اُس عورت کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کی حالت اب پہلے سے کافی بہتر تھی۔

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔ "شیلا بہن! اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔؟"

"پہلے سے ٹھیک ہوں ڈاکٹر صاحب! میں آپ کی بہت ہی ممنون ہوں۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا دیئے۔ ان کا چہرہ کچھ بنا ہی ایسا تھا کہ ہر وقت مسکراتا سا ہی لگتا تھا۔ اُن کی نظر چہرے پر پڑتی تھی تو محسوس ہوتا تھا گویا وہ دل تک کے تمام اسرار نکال کر لے آئے گی۔

ڈاکٹر کمار بولے۔ "شیلا بہن! یہ سرلا دیوی ہیں۔ آپ کو دیکھنے کے لئے آئی ہیں۔ آپ ان سے واقف نہیں ہیں۔ لیکن واقفیت اتنی گہری ہو گئی ہے کہ آپ زندگی میں انھیں کبھی بھول نہیں سکیں گی۔" کہہ کر ڈاکٹر کمار ہنس پڑے۔

سرلا قدرے شرما سی گئی۔

ڈاکٹر کمار بولے۔ "آپ ہائی کورٹ کے جج شری کنور برجیندر سنگھ جی کی اکلوتی لڑکی ہیں۔ اور شری کنور برجیندر سنگھ جی وہ صاحب ہیں جن کی کار سے آپ کی کار ہمارے اسپتال کے سامنے سے ٹکرا گئی۔ انھیں بھی ابھی ہوش آیا ہے!"

شیلا دیوی نے سرلا کی طرف بہت ہی ندامت بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ سچائی سے اپنی غلطی کا خیال کرتے ہوئے بولی۔ "سرلا دیوی! میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔ میرے ڈرائیور نے آج بہت شراب پی لی تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کار ڈرائیو کرے۔ میں کسی کی غلط باتوں کا شکار ہو گئی۔ نتیجہ جو نکلنا تھا سو نکلا۔ میں نے اپنی غلطی سے آپ کا اس قدر نقصان کیا ہے اور آپ پھر بھی مجھ سے ہمدردی جتانے آئی ہیں۔ اِس تکلیف کے لئے میں آپ کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کروں۔!"

سرلا مسکرا کر بولی ۔ "آپ ٹھیک ہیں میرے لئے اِس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے ۔ پتا جی کی طبیعت بھی اب کافی ٹھیک ہے ۔ ہمارے ڈرائیور کی ایک ٹانگ ٹوٹی اور سر میں چوٹ آئی ۔ وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا ۔ لیکن افسوس اِس بات کا ہے کہ بے چارہ آپ کا ڈرائیور ۔ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ۔" یہ آخری جملہ کہتے وقت سرلا کی آواز میں درد و کرب کے جذبات نمایاں تھے ۔ اس کا دل مرنے والے ڈرائیور کی وجہ سے تڑپ تڑپ گیا ۔

اپنے ڈرائیور کے مرنے کا شیلا دیوی کو بھی بہت دُکھ تھا ۔ وہ بھی دُکھ بھرے انداز میں بولی ۔ "شراب پینے کی اُسے بُری لت تھی لیکن کار چلاتا خوب تھا وہ ۔ ڈرائیور بہت ہیں ہمارے یہاں ۔ لیکن اُس جیسا ایک بھی نہیں ہے ۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا وہ گاڑی چلانے میں ۔ !! پھر جو سب سے بڑی بات تھی اس کی وہ یہ تھی کہ آدمی بہت بڑھیا تھا ۔ "

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے ۔ "میں نے آپ لوگوں کا تعارف کرا دیا ۔ آپ لوگ باتیں کریں ـــ میں چلا ـــ آج بہت کام باقی رہ گیا ہے ۔"

ڈاکٹر کمار چلے گئے ۔ سرلا شیلا دیوی کے بیڈ کے پاس بڑے اسٹول پہ بیٹھ گئی ۔ لیکن زیادہ باتیں کرنے کی نہ تو جگہ ہی تھی نہ ہی مناسب موقع تھا ۔ اِس لئے سرلا جلد ہی اُٹھ گئی ۔ اصل بات یہ تھی جس کی وجہ سے اس کے قدم بے اختیار ادھر بڑھتے چلے آئے تھے ۔ وہ ہی نہ رہا تو وہ وہاں ٹھہر کر کیا کرتی ۔ !!

سرلا کی ویسے شیلا دیوی سے اچھی خاصی جان پہچان ہو گئی ۔ دونوں طرف سے خلوص ۔ محبت اور پیار کے جذبات کا اظہار کیا گیا ۔

سرلا اپنے پتا کے بیڈ کے پاس آئی تو اس نے دیکھا کہ اُس کی ماں اُسی طرح بے جان مورتی کی طرح سٹول پہ بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ چھوڑ گئی تھی ۔

"تم کہاں چلی گئی تھیں سرلا — "

"ڈاکٹر صاحب کے پاس پتا جی کی حالت کا پتہ لگانے گئی تھی ماں۔ کہتے تھے کہ آپ کو اتنا سا بھی فکر نہ کرنا چاہیئے۔ اب پتا جی کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔"

"اور کیا کہتے تھے ڈاکٹر بیٹی — ؟"

"کہتے تھے کہ کم از کم ایک ہفتے اسپتال میں رہنا ہوگا — !!"

"ایک ہفتے — ؟ چلو کوئی بات نہیں۔ ہم تین افراد ہی تو ہیں۔ کوٹھی پڑ نہ رہے یہاں رہ لیں گے۔ کسی طرح جلدی اچھے ہو جائیں تمہارے پتا جی — !!"

تقریباً چار بجے ڈاکٹر کمار پھر کنور برجیندر سنگھ کو دیکھنے آئے۔ اس وقت ان کی طبیعت بہت ٹھیک تھی۔ ابھی کچھ دیر پہلے انہوں نے ایک پیالی چائے پی تھی

"اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔؟"

"اب تو ٹھیک ہوں ڈاکٹر صاحب۔!!"

"اب ٹھیک ہی رہیں گے آپ۔؟ لیکن آپ کو کم از کم ایک ہفتے تک ہسپتال ہی میں رہنا ہوگا۔ ابھی جو آرام دکھائی دے رہا ہے۔ اس میں زیادہ تر اثر دوا کا ہے۔ دوا کا اثر کم ہونے پر پھر تکلیف بڑھ سکتی ہے۔!"

کنور صاحب بولے۔ "آپ جیسا مشورہ دیں گے ویسا ہی کروں گا۔ لیکن اس سے کام کا بہت نقصان ہوگا۔!"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔ "کام تو سب ہی ادھورے رہ جاتے ہیں کنور صاحب غنیمت سمجھئے کہ ایک ہفتے بعد تو پورے ہو سکیں گے۔ میں اس درمیان میں آپ کو کوئی کام کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ میں ریلیو ہی نہیں کروں گا آپ کو ہسپتال سے۔!"

تبھی ڈاکٹر کمار کی نظریں سرلا کی طرف گئیں جو برابر ہی کھڑی یہ باتیں سن رہی تھی۔
سرلا کا یہ انداز اُن کے دل میں سما گیا۔
اُنھیں اچانک کچھ یاد آیا۔ اور وہ اپنے کوٹ کی جیب سے ایک دعوت نامہ
نکال کر سرلا کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔

"یہ لیجئے سرلا دیوی۔! ہماری سالانہ تقریب ہو رہی ہے آج۔ کنور صاحب
کو بھی مدعو کرکے مجھے دلی خوشی ہوتی۔ لیکن آپ کو میں بیڈ چھوڑنے کی اجازت
نہیں دے سکتا۔!!"

سرلا نے مسکراتے ہوئے دعوت نامہ لے لیا۔

"ضرور تشریف لائیے۔ ہمارے اسپتال کی ڈرامہ کلب ایک ڈرامہ پیش
کر رہی ہے۔!"

"ڈرامہ۔ ڈرامہ دیکھنے تو سرلا یقیناً آئے گی ڈاکٹر صاحب! ڈرامہ دیکھنے
کا سرلا کو بہت شوق ہے۔!" سرلا کی ماں بولی۔

سرلا کو تفریحی تقریبوں میں شمولیت کرنے کا واقعی بہت ہی شوق تھا لیکن ادھر
ڈیڑھ دو ماہ سے اس نے کسی بھی تقریب میں حصہ نہیں لیا تھا۔ سرلا کی دلچسپی ان
کی طرف سے ایک دم ختم ہو گئی تھی۔

لیکن آج ڈاکٹر کمار کے دعوت نامے نے سرلا کی زندگی میں خوشی کی ایسی لہر
دوڑا دی تھی کہ اس کا دل ڈرامہ دیکھنے کو بے قرار تھا۔ اس کے چہرے پر اُمنگ
کی ہلکی لکیریں لہرا گئیں۔

سرلا کی ماں نے آج اتنے دن کے بعد سرلا کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا تھا انھیں
انتہائی خوشی حاصل ہوئی۔

ڈاکٹر کمار بولے

"ہمارا کلب اسپتال کے کمپاؤنڈ میں ہے۔ اگر آپ کو پریشانی ہو تو میں آکر لے جاؤں آپ کو۔۔!"

"آپ کو آنے کی تکلیف نہ کرنا ہوگی۔ میں خود پہنچ جاؤں گی۔ آپ یقین رکھیں میں ضرور آؤں گی۔۔!!"

ڈاکٹر کمار چلے گئے۔ اُن کے دل میں بے انتہا خوشی تھی۔ اُنھیں محسوس ہوا کہ اُن کے پاؤں ہلکے ہو گئے تھے۔

سرلا ڈاکٹر کمار کا دعوت نامہ ہاتھ میں لئے وارڈ سے باہر نکل گئی۔ وارڈ سے ہو کر وہ باہر لان میں نکل گئی۔ اور اس نے اس دعوت نامے کو کئی بار پڑھا۔ ڈاکٹر کمار کے ہاتھوں سے لکھا ہوا اپنا نام دیکھا۔ بہت خوبصورت لکھا اُسے۔ سرلا آج تک بے شمار ڈرامے دیکھ چکی تھی۔ لیکن اس ڈرامے کو دیکھنے کے لئے اس کے دل میں جس قدر بے قراری تھی اس قدر بے قراری اور کسی ڈرامے کو دیکھنے کے لئے نہیں ہوتی تھی۔

سرلا بہت خوش تھی۔ ابھی ڈیڑھ گھنٹہ تھا ڈرامہ شروع ہونے میں۔ اس ڈیڑھ گھنٹہ میں سرلا کو بیس مرتبہ گھڑی دیکھنا پڑی۔ اُسے ایسا محسوس ہوا گویا گھڑی کی سوئیاں بہت سست چل رہی تھیں۔

سرلا دل میں اُمنڈتی ہوئی خواہشوں اور اُمنگوں کو خود ہی دبانا چاہتی تھی۔ لیکن اس میں اُس نے لاچاری محسوس کی۔ وہ کئی بار برآمدے میں آئی اور پھر لان میں چلی گئی۔ وہاں اُس نے گلاب کی کیاری میں ایک سرخ گلاب کھلا دیکھا۔ دل میں آیا کہ اُسے ڈاکٹر کمار کو بھینٹ کرنے کے لئے توڑے۔ لیکن جھجک گئی۔ اسپتال کے باغیچے کا پھول وہ توڑ بھی نہیں سکتی تھی۔

سرلا ٹھیک وقت سے پانچ منٹ پہلے ٹیگور ہال کے سامنے پہنچ گئی۔ ڈاکٹر

کمار تھیٹر کے صدر دروازے پر ہی اُسے انتظار کرتے ملے۔ سرلا کو دیکھ کر لطیف مسکراہٹ اُن کے چہرے پر لہرا گئی اور وہ سرلا کے سواگت کو آگے بڑھ گئے۔

ڈاکٹر کمار اس وقت سلک کا بہترین سوٹ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ سرلا نے نظریں دوڑا کر اُن کے چہرے کی طرف دیکھا تو ایسا لگا گویا اس قدر پُر اسرار شخصیت کا مالک اور کوئی شخص اس کی نظر سے اب تک نہیں گزرا تھا۔ سرلا نے بڑے غور سے اُن کی اُبھری ہوئی ناک کو دیکھا تو اُسے لگا کہ وہ اُبھری ہوئی ناک ہی ان کے چہرے کی رونق ہے۔ جس اُبھری ہوئی ناک کو اُس نے ایک دن ان کی بدصورتی مانا تھا وہی ناک اُسے ایسے لگی۔ گویا سونے کے زیور پر ہیرے کی کنی ہو۔

ڈاکٹر کمار کی وہ اُبھری ہوئی ناک سرلا کے سینے میں گڑ کر رہ گئی۔

ڈاکٹر کمار نے سرلا کو تھیٹر ہال میں لیجا کر سٹیج کے سامنے پہلی قطار کے بیچوں بیچ صوفے پر لیجا کر بٹھایا اور بولے۔ "بیٹھئے، میں ابھی آیا۔"

سرلا صوفے پر بیٹھ گئی۔ اُسے ڈاکٹر کمار بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ سرلا نے تبھی کچھ سوچا اور ایک ہلکی سی اُداسی کی لہر اس کے چہرے پر لہرا گئی۔ اُسے اپنی وہ دل جیسی اور لگاوٹ بے کار ہی لگی۔ اُس نے ایک سرد آہ بھر کر دل میں کہا "سرلا! تو نے زندگی میں کتنی بڑی بھول کی۔ اس سے بڑی بھول تو زندگی میں کبھی کر نہیں سکے گی۔ تو خود کو بہت ہوشیار سمجھتی تھی۔ خود کو ہوشیار ماننا بھی دیکھو کتنی بڑی نادانی ہے۔"

سرلا کو یہاں بٹھا کر ڈاکٹر کمار باہر گئے تو سرلا نے سمجھا کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو لینے گئے ہوں گے۔

کھیل کا وقت ہو گیا۔ دوسری گھنٹی بجی تو ڈاکٹر کمار اندر آئے ـــــ وہ اکیلے ہی تھے۔ اُن کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ وہ سرلا کے ساتھ والے صوفے پر آ کر بیٹھ گئے۔

سرلانے پوچھا ۔ "آپ کی شریمتی جی نہیں آئیں ۔ "
"آ گئی ہوں گی وہ بھی ۔ !" ڈاکٹر نے لاپرواہی سے جواب دیا ۔
سرلا کچھ سمجھی نہیں ۔ اُسے ڈاکٹر کمار کا یہ جواب اچھا نہیں لگا ۔ اپنی بیوی کو اس قدر نظرانداز کرنے کی بات سرلا کو اچھی نہیں لگی ۔
ڈاکٹر کمار سرلا کی بےتابی کو دیکھ کر مسکرا دیئے ۔
اسی وقت تیسری گھنٹی بجی ۔ ڈراپ اُٹھ گیا ۔ اور کھیل شروع ہو گیا ۔
ٹھیک ڈیڑھ گھنٹے میں کھیل ختم ہوا ۔
"کھیل پسند آیا سرلا دیوی — ؟ امیچورز کے ڈرامے پروفیشنل جیسا مزہ نہیں دیتے بلکہ تازگی انھیں میں زیادہ ہوتی ہے ۔ "
سرلا کو ڈرامہ کی تکنیک پر اچھا خاصہ عبور حاصل تھا ۔ بولی ۔ "اس میں کوئی شک نہیں ۔ میں آپ کی رائے سے متفق ہوں ۔ پروفیشنلز کے موضوع گھسے پٹے سے ہوتے ہیں اُن میں وہ تازگی اور دلکشی نہیں ہوتی جو امیچورز کے کھیلوں میں ہوتی ہے " — مجھے آپ کی یہ کوششیں بہت پسند آئیں ۔ اس میں آپ نے ڈاکٹر کے ایک عظیم آدرش کا تخیل پیش کیا ہے ۔ "
ڈاکٹر کمار کو سرلا کے منھ سے اپنی کوششوں کی تعریف سن کر بہت خوشی ہوئی ڈاکٹر کمار اس کلب کے سیکریٹری تھے ۔ اُن ہی کی کوششوں سے یہ سب کچھ ہوا تھا ۔ انھوں نے سٹیج پر پہنچ کر ڈرامہ میں حصہ لینے والوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی کلب کی سرگرمیوں میں حصہ لے کر یہ دگراموں کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے ۔ "
ڈاکٹر کمار اسٹیج پر گئے اور انھوں نے چار الفاظ کہے تو سرلا کی اُن کا یہ ادب کس قدر دلکش لگا ۔ وہ بیان نہیں کر سکتی تھی ۔ اُسے ڈاکٹر کمار کی ہر بات

پسند آرہی تھی۔ ایسی معمولی سی باتیں بھی جن کی طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا تھا۔ ڈاکٹر کمار کی بھی باتوں میں وہ دلچسپی لے رہی تھی۔

ڈاکٹر کمار کا تھیٹر کے باہر ملنا، آگے بڑھ کر سواگت کرنا۔ آداب کرنا۔ اپنے ساتھ لے کر تھیٹر میں داخل ہونا۔ اُسے صوفے پر تپاک سے بٹھاتا۔ پھر ایک ادا کے ساتھ باہر جانے کی درخواست کرنا۔ ایک ادا کے ساتھ گھومنا اور مست چال کے ساتھ باہر جانا۔ پھر دوسری گھنٹی بجنے پر اندر آنا۔ اس کے پاس والے صوفے کے سامنے رُکنا۔ پھر مسکرانا اور پاس والے صوفے پر بیٹھ جانا۔ اس کے سوال کا مسکرا کر جواب دینا۔ اپنی بیوی اور بچوں کے تئیں اُداسی کا اظہار کرنا۔ کھیل کے درمیان سرلا کی طرف بار بار خاص نظروں سے دیکھنا۔ سرلا کی ساڑھی کا پلّو نیچے گر جانے پر اُسے سنوار کر اوپر اُٹھا دینا۔ پھر مسکرانا۔ . . . . . . اپنی چھوٹی چھوٹی مونچھوں پر دھیرے سے ہاتھ پھیرنا۔ سینے میں ذرا سا اُبھار لانا۔ اپنی پینٹ کی کریز کو سنوارنا۔ کھیل کے آخر میں ایک ادا کے ساتھ کھڑے ہونا۔ پھر سٹیج پر جا کر ایک انداز اور لہجہ کے ساتھ مسکرا کر اداکاروں اور ناظرین کا شکریہ ادا کرنا۔ ڈرامہ کے اداکاروں کے درمیان سٹیج پر کھڑا ہو کر سب کو نمسکار کرنا اور پھر دوبارہ سرلا کے پاس آکر ایک ادا کے ساتھ کہنا۔ "چلئے سرلا دیوی کھیل ختم ہو گیا !!" یہ سب اس قدر دلچسپ لگا کہ وہ جھوم جھوم اُٹھی۔ سچ سچ جب ڈاکٹر کمار نے اس سے چلنے کو کہا تو گویا وہ خواب دیکھ رہی تھی۔ اُسے ایسا لگا گویا سٹیج کے ڈرامے کے ساتھ ساتھ یہ ڈرامہ الگ کھیلا جا رہا تھا۔ یہ ڈرامہ اسٹیج کے ڈرامے سے کہیں زیادہ دلچسپ تھا۔

سرلا اور ڈاکٹر کمار ڈرامے کے بعد تھیٹر ہال سے باہر آگئے۔ سرلا نے گھڑی دیکھی ۔۔ آٹھ بج کر بیس منٹ ہو گئے تھے۔

"مجھے اجازت دیجئے اب ڈاکٹر کمار ۔!!"

"کیا چائے نہیں پیجئے گا آپ ۔ ؟"

"کیا چائے کا وقت ہے یہ ۔ ؟" سرلا مسکرا کر بولی۔

ڈاکٹر کمار قدرے جھینپ سے گئے ۔ بولے ۔ "وقت تو ڈنر کا ہو گیا سرلا دیوی ۔ لیکن میرا وقت کچھ سیٹ رہتا ہے سب دوسروں سے ۔ میں چائے بھی بہت ہی پیتا ہوں ۔ اور آج اس ڈرامے نے اُسے اور بھی سوا گھنٹے آگے بڑھا دیا ۔!!"

سرلا مسکرا دی ۔ بولی ۔ "ماتا جی انتظار کر رہی ہوں گی ۔ پتا جی بھی دیر ہونے پر فکر مند ہوں گے ۔ !"

"ان کے پاس میں نے اطلاع بھیج دی ہے ۔ وہ آپ کا انتظار نہیں کرینگے" سرلا بولی ۔ "تو آپ نے چائے پلانے کا فیصلہ ہی کر لیا ہے ۔ میں کیسے انکار کر سکتی ہوں ۔ لیکن، کہاں چلنا ہو گا ۔ !" سرلا کا آج باتیں کرنے کو دل کر رہا تھا ۔ آج تک سرلا نے خاموش رہ کر ہی نقصان اُٹھایا تھا لیکن اب اُسے لگ رہا تھا کہ ڈاکٹر کمار نے سورج کی مانند روشن رات کی انتہائی تاریکیوں کو ختم کر دیا تھا ۔

اُسی وقت ڈاکٹر کمار بولے ۔ "نزدیک ہی ۔ ! وہ سامنے ہی میرا بنگلہ ہے ۔ اُس میں ! "

"چلیے ۔ ! اسی بہانے آپ کے پریوار سے بھی میرا تعارف ہو جائے گا ۔ !"

ڈاکٹر کمار ہنس پڑے ۔

"آپ ہنسے کیوں ۔ ؟" سرلا نے پوچھا ۔

"یونہی ہے۔ میں نے سوچا ! اچھا ہی ہوگا آپ میرے پریوار سے بھی متعارف ہو جائیں گی !۔"

دونوں ساتھ ساتھ ڈاکٹر کمار کے بنگلے کی جانب چل پڑی۔

سرلا ڈاکٹر کمار کے کمرے میں داخل ہوئی۔ بنگلہ چھوٹا ہی تھا۔ لیکن بہت خوبصورت تھا۔ اُس کے اندر ڈاکٹر کمار کا ڈرائنگ روم بھی چھوٹا ہی تھا۔ لیکن بہت قرینے کے ساتھ آراستہ پیراستہ تھا۔ سامنے کارنس پر تازہ پھولوں کے دو گلدستے رکھے تھے۔ اُن کے درمیان کسی ڈاکٹر پرکاش کی ایک تصویر تھی بالکل اُسی کی طرح مسکراتا ہوا۔ اُس کے پاس ایک لڑکی کا فوٹو تھا۔ وہ بھی خوبصورت تھی۔ کمرے کی دیواروں پر کوئی تصویر آویزاں نہیں تھی۔ دروازوں پہ پردے پڑے تھے۔

سرلا سیدھا کارنس کے پاس گئی اور اُس لڑکی کی تصویر کی طرف دیکھ کر بولی "میرا خیال ہے آپ کی بہنی کا فوٹو ہے۔"

"نہیں!" ڈاکٹر کمار کے لبوں پر لطیف مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تب۔"

"یہ میری چھوٹی بہن کی تصویر ہے۔ بڑی اچھی تو وہ۔!" کہہ کر ڈاکٹر کمار کے چہرے

پر اُداسی کی لکیریں لہرا گئیں۔ اُن کا پھول سا شگفتہ چہرہ گویا مُرجھا گیا ہو۔

"بڑی اچھی تھی - یہ آپ نے کیوں کہا۔ ؟"

"کیونکہ اب ہے نہیں وہ - "

ماحول پر لمحہ بھر کے لئے قدرے سنجیدگی چھا گئی۔ سرلا کو لگا کہ ان جانے میں غلط موضوع چھیڑ دیا۔

تبھی نوکر نے آکر اطلاع دی کہ چائے میز پر لگائی جا چکی ہے۔

ڈاکٹر کمار بولے - "چلئے سرلا دیوی - چائے تیار ہے - "

دونوں اُٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔ سرلا نے کوٹھی کے اندر چاروں طرف جھانک کر دیکھا - اندر کوئی بھی نظر نہ آیا۔

سرلا بولی۔ "آپ کی پتنی نہیں آئیں ابھی - انھیں آجانے دینا چاہیئے اسی وقت چائے پینا مناسب ہوگا۔ "

"آتی رہیں گی وہ بھی - آپ چائے بنایئے۔ اُن کا انتظار کیا تو چائے برف ہو جائے گی۔ "

سرلا چائے بنانے لگی۔ لیکن ڈاکٹر کمار کی اپنی بیوی کے تئیں اس قدر لاپرواہی اُسے کچھ عجیب سی لگی۔ اُسے کچھ شک بھی ہوا۔ لیکن اتنے کم تعارف میں وہ کچھ پوچھ بھی نہیں سکتی تھی۔

دونوں چائے پینے لگے تو ڈاکٹر کمار نے مسکرا کر کہا۔ "سرلا دیوی! میں نے جب پہلی بار آپ کو دیکھا تو آپ مجھے آپ بہت اچھی لگیں۔ جب دوبارہ دیکھا تب بھی ایسی ہی لگیں۔ اس کے بعد بھی آپ کو کئی پارٹیوں میں دیکھا۔ تب بھی بہت اچھی لگیں - ابھی کل جب بھی دیکھا۔ تب بھی بہت اچھی لگیں - کل میں نے ہی آپ کو فون کیا تھا۔ آپ کو۔ اور میں ہی آپ کے پتا جی کو ہسپتال لایا تھا - !"

سرلا کچھ شرما سی گئی۔ اُس نے ایک بار بڑی مشکل سے ڈاکٹر کمار کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ چائے پینا بھول گئی۔

ڈاکٹر کمار بولے۔ "آپ چائے پینا نہ بھولئے۔ یہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔"

سرلا نے کہا۔ "میں نے پھر کبھی آپ کو نہیں دیکھا۔ آپ کا وہ فوٹو تو ہے میرے پاس۔ جو آج سے پانچ سال قبل آپ نے اپنے خط کے ساتھ بھیجا تھا۔ کل رات جب میں نے اپنا بکس کھول کر دیکھا تو وہ مجھے مل گیا۔"

اُسے دیکھ کر میں نے سوچا کہ اِن پانچ برسوں میں قدرت نے کس قدر دلکشی سمو دی ہے آپ میں۔ معلوم دیتا ہے اب آپ وہ نہیں رہے جو پانچ سال قبل تھے۔"

سرلا کی بات سن کر ڈاکٹر کمار کا دل گدگدا اُٹھا۔ اُن کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن کچھ کہہ نہیں سکے۔ انہوں نے سرلا کی طرف دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔ بس!

سرلا مسکرا دی۔ بولی۔ "آپ کو کیا میں بالکل ایسی ہی لگ رہی ہوں جیسی آج سے پانچ سال قبل تھی۔"

"کوئی خاص تبدیلی معلوم نہیں دیتی سرلا دیوی۔ مجھے آپ اس وقت سے بھی زیادہ حسین اور خوبصورت لگ رہی ہیں آج۔"

سرلا نے ڈاکٹر کمار کی طرف ڈبڈبائی نظروں سے دیکھا۔ ڈاکٹر کمار سہم سے گئے۔ انھیں لگا کہ شاید انہوں نے کوئی غیر مناسب بات کہدی۔ انھیں اس طرح سرلا دیوی کے حُسن کی تعریف نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اور اگر تعریف کی بھی تھی تو بھی اپنی دلی لگاوٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ پتہ نہیں کیا سمجھیں گی اپنے دل میں۔ ہو سکتا ہے سرلا جی کی اب تک شادی ہو گئی ہو۔

وہ کچھ کہنے ہی کو تھے کہ سرلا بول اُٹھی ۔ "میرا بچپن تھا اس وقت ڈاکٹر کمار ۔ میری نظریں اس وقت بہت بلند تھیں ۔ میں صرف اپنے آپ کو ہی دیکھ پاتی تھی ۔ زندگی کی حقیقتوں سے میں بے بہرہ تھی ۔ میں نے آپ کی توہین کی اس کا مجھے افسوس ہے ۔"

ڈاکٹر کمار کچھ بھی نہ سمجھ سکے ۔ یہ تو اُن کی سمجھ میں آگیا کہ سرلا کے دل میں کوئی تڑپ تھی ۔ لیکن کیا تھی ۔ وہ سمجھ نہ پائے ۔ سوچا شاید انہوں نے کسی غلط شخص کو منتخب کرلیا ۔ جس نے اُن کی زندگی تباہ کر دی ۔ یا جس سے ان کی شادی ہوئی اُسے بھگوان نے اپنے پاس بلالیا ۔ اس لئے یہ اتنے سادہ لباس میں ہیں ۔ ورنہ پہلے بھی میں نے انھیں دیکھا تھا ۔ کتنی چٹک بھڑک تھی ۔ اس وقت موسم بہار کی سحر آفریں ہوا کی عطر بیز رات کہاں تھی اُن کی زندگی میں ۔ وہ شگفتہ گلابی چہرہ آج اُداسی کا مرجھایا ہوا پھول بن گیا تھا ۔ ڈاکٹر کمار نے اور بھی توجہ سے سرلا کی طرف دیکھا ۔ اس وقت سے قبل اُن کی نظروں میں سرلا کا آج سے پانچ سال قبل کا حسن لہرا رہا تھا ۔ لیکن اب انہوں نے دیکھا کہ اس حسن کی اب محض چھایا ہی باقی رہ گئی تھی ۔

انہوں نے سرلا سے اس اُداسی کی وجہ پوچھنا چاہی ۔ لیکن ہمت نہ پڑی اُس کی ذاتی زندگی کے بارے میں سوال کرنے کا انہوں نے خود کو ذمہ دار نہ سمجھا وہ سنجیدگی سے بولے ۔

"سرلا دیوی ۔ میں قسمت کو نہیں مانتا ۔ لیکن کبھی کبھی ماننا بھی پڑ جاتا ہے میں روزانہ اخباروں میں شائع ہونے والے مسٹر سیمونیل کے کالم کو کبھی نہیں پڑھتا اس دن پتہ نہیں کیوں میں انھیں پڑھنے بیٹھ گیا ۔ پھر پتہ نہیں تمہارا نام مجھے کیوں اتنا اچھا لگا کہ میں خط لکھنے کے لئے بے تاب ہوگیا ۔ تم یقین مانو سرلا وہ اس

قسم کا پہلا خط تھا جو میں نے لکھا۔ میں آپ کے یہاں گیا۔ آپ کے پتا جی سے باتیں کیں۔ اور نہ جانے کیوں من میں وشواش ہو گیا کہ تم سے میری شادی ہو گی۔

واپس آیا۔ روزانہ ڈاک سے آپ کے پتا جی کے خط کا انتظار کرتا رہا لیکن ناامیدی اور مایوسی ہی ہاتھ لگی۔

اس کے بعد میں نے تمہیں دو پارٹیوں میں دیکھا۔

پھر میں روزانہ ہی میٹریمونیئل کے کالم کو دیکھتا رہا۔ ٹھیک ایک سال بعد جب تمہارے پتا جی کا دوسرا اشتہار دیکھا۔ تو آپ اندازہ نہیں لگا سکتیں کہ مجھے کس قدر دلی سکون ہوا۔

میں نے فوراً خط لکھا اور گیا بھی آپ کے بنگلے پر۔

وہاں سے واپس آنے پر مجھے یقین تھا کہ اس بار میں تمہیں حاصل کر سکوں گا۔ لیکن میری وہ اُمید بھی نااُمیدی میں بدل گئی۔ مجھے بہت دُکھ ہوا سرلا دیوی۔ میں سمجھ ہی نہ پایا کہ آخر آپ چاہتی کیا ہیں۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ نوجوانوں کے ساتھ مذاق کر رہی ہیں۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ لیکن پھر میں نے اپنے غصہ کو اپنی بے وقوفی سمجھا۔

میں سمجھ گیا کہ آپ نے کسی دیگر نوجوان کو پسند کر لیا ہو گا۔ یہی خیال کر کے میں نے اطمینان کر لیا۔

اس دن کے بعد میں نے کبھی کسی اخبار کا میٹریمونیئل کالم نہیں دیکھا۔ مجھے ان سے نفرت ہو گئی۔ میں ان کالموں کو اخبار میں بے کار سمجھنے لگا۔

کافی دن میرا من بہت اُداس رہا۔ اس کا زبردست ردِّ عمل میرے دماغ پہ ہوا۔"

"وہ کیا۔" یہ سرلا نے گھبرا سے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔

"وہ یہ سرلا دیوی کہ پھر میرے سینکڑوں رشتے آئے۔ بڑے بڑے لالچ مجھے دیئے گئے لیکن سب کار نہ۔"

"کیوں — ؟" استعجاب بھرے انداز میں سرلا نے پوچھا۔

ڈاکٹر کمار نے نجانے کیسی نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا۔ کچھ کہنا چاہا۔ لیکن کہہ نہ سکے۔

سرلا ڈاکٹر کمار کی آنکھوں کی پتلیوں میں چھائی ہوئی یاسیت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گئی۔ لیکن کچھ بھی پتہ نہ لگا سکی۔

ڈاکٹر کمار بولے۔

"اپنی اپنی پسند کی بات ہے سرلا دیوی۔ مجھے بڑا ناز تھا اپنی خوبصورتی پر — میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں کوئی ایسی لڑکی ہو ہی نہیں سکتی تھی جو مجھے پسند نہ کرے۔ میرے گذشتہ زندگی کے تجربات بھی کچھ اسی قسم کے تھے۔ لیکن آپ پسند نہ کر سکیں مجھے۔ !!"

سرلا مسکرا دی۔ بولی۔ "لیکن آپ نے میری بے وقوفی کا انتقام لیا ان کا بعد آنے والی لڑکیوں سے۔"

"انتقام نہیں سرلا دیوی۔ !" ڈاکٹر کمار تلملا اٹھے سرلا کی بات سن کر۔

"انتقامی جذبہ میری زندگی کو کبھی چھو تک نہیں گیا۔ پھر ان بے چاریوں نے میرا کیا بگاڑا تھا۔ جو میں ان سے انتقام لیتا۔ میں اپنی آنکھوں کو کوسا کرتا جنھیں آپ کے حسن نے جس رنگ میں رنگ دیا تھا اس پر کوئی دوسرا رنگ چڑھ کر ہی نہ دیتا۔ میں لاچار ہی رہا اور شرمندہ بھی ہوا۔"

ڈاکٹر کمار کی بات سن کر سرلا سن سی رہ گئی۔ اسے لگا کہ اس کے دل کی دھڑکن بند ہو جائے گی۔ اتنے اتھاہ آنند کے ساگر میں وہ پہلے کبھی کیوں نہیں ڈوبی

تھی۔ اس کے دل میں ہیجان و اضطراب کا طوفان سا اُمنڈنے لگا۔ اُس کی آنکھیں چھلچھلا آئیں۔ اس کا دل گدگدا اُٹھا۔ اُسے اپنے اندر ایک نئی روشنی نظر آئی اُس کی نگاہیں ڈاکٹر کمار کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔ اس کے جسم میں ایک عجیب قسم کی ترنگ لہرا گئی۔ اس کے ہونٹ مسکرانے لگے۔ اس کے دل کی کلی کھل اُٹھی اس کا من خوشی سے جھوم جھوم اُٹھا۔ اُسے لگا کہ وہ جی سکے گی۔ سرلا کو جینے کا سہارا مل گیا۔ وہ ڈوبتی ڈوبتی اُبھر آئی۔

ڈاکٹر کمار بولے۔

"پتا جی اور ماتا جی نے شادی کے لئے بہت زور دیا اور کہتے ہی کہتے گذشتہ پانچ برسوں میں وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ میری یہ چھوٹی بہن بھی اپنی بھابی کا منھ نہ دیکھ سکی۔ میں اکیلا رہ گیا سرلا دیوی — بالکل تنہا —!! آج یہاں آپ کو دیکھ کر سوچتا ہوں کہ کاش میں بھی ودھو گیا ہوتا، تو ماتا جی اور پتا جی کو کتنی خوشی ہوتی۔ میری بہن پھولی نہ سماتی —!!"

کہتے کہتے ڈاکٹر کمار کا دل بھاری ہو گیا۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ اُن کا دل تڑپ تڑپ اُٹھا۔ انہوں نے ایک گہرا سانس لے کر کہا "سرلا دیوی —! اِسے قسمت نہیں کہوں گا تو کیا کہوں گا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اس پر کسی کا زور نہیں چلتا۔ جو چیزیں من کو بھائے نہیں اُنہیں پیار کیسے کیا جائے —!!"

مجھے پہلے تم پر غصہ آیا۔ مجھے آپ کا سلوک بُرا لگا۔ لیکن بعد میں آپ کے نظریے کی تعریف کی۔ آپ کی بات مجھے پسند آئی۔ یہاں شادی کے بارے میں شروع کی ہچکچاہٹ بعد میں مصیبت کا باعث بن جاتی ہے۔

تو اب آپ سمجھ گئیں کہ میری حسن ہوی کو آپ کی نظریں یہاں تلاش کر رہی

تھیں - وہ یہاں آج سے پہلے آئی ہی نہیں کبھی - "

سرلا نے ڈاکٹر کمار کے آخری فقرے میں۔ " آج سے پہلے "کو بڑے دھیان سے سُنا - اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی - اس کے دل میں آس اور اُمید کا سمندر ہلورے لینے لگا - اُس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک لہرانے لگی - وہ کھڑی ہو کر بولی - "لائیے ایک پیالی چائے اور بنا دوں ---؟ آپ نے باتوں ہی باتوں میں اپنی چائے بھی ٹھنڈی کر دی - "

" اور آپ کی پیالی گرم ہی رکھی ہے شاید - !" ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔

سچ بات یہ ہے کہ باتوں ہی باتوں میں دونوں چائے پینا بھول گئے تھے ڈاکٹر کمار بولے۔

" ٹھہرو سرلا - ! دوسرا پانی منگا دوں - ! کیتلی کی چائے بھی ٹھنڈی ہو گئی ہو گی - اس بار ہم لوگ چائے زیادہ پئیں گے اور باتیں کم کریں گے ٹھیک ہے نا --- !"

سرلا مسکرا کر بولی - " بالکل ٹھیک - !!"

نوکر نیا پانی لے آیا - سرلا نے دو پیالیاں گرم چائے بنائی اور سچ مچ اس اس بار چائے پینے کے دوران کوئی بات نہ ہوئی -

چائے پی کر ڈاکٹر کمار سرلا دیوی کو اس کے پتاجی اور ماتاجی کے پاس چھوڑنے گئے -

کنور برجیندر سنگھ کی طبیعت اب کافی ٹھیک تھی۔ سرلا کی ماتا جی ان کے پاس اسٹول پر بیٹھی تھیں۔ اور وہ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔

کنور صاحب بولے۔ "تم نے ڈاکٹر کمار کو پہچانا۔"

"میں نے تو نہیں پہچانا۔" وہ بولیں۔

"وہ مسکرا دیئے۔ بولے۔ "جب ہم نے پہلی اور دوسری بار سرلا کی شادی کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے تھے تو یہ ہمارے گھر آئے تھے۔"

کنور صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ سرلا کی ماں کو سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ وہ بولیں۔

"ہمیں پسند آیا تھا وہ لڑکا۔ آپ نے تو بہت ہی پسند کیا تھا"

"لیکن تمہاری بیٹی تو پسند نہ کر سکی۔ کتنا سجیلا نوجوان ہے۔ سارے ہسپتال کی اکیلی رونق ہے۔ مریضوں سے باتیں کرتا ہے تو لگتا ہے کہ گویا اس کی تکلیف میں آرام آ رہا ہو۔!"

تبھی سرلا اور ڈاکٹر کمار وارڈ میں داخل ہوئے۔ سرلا کی ماں اسٹول سے

کھڑی ہوگئی۔

ڈاکٹر کمار نے کنور صاحب کی طبیعت کا حال پوچھا۔ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر دوسرے مریضوں کو دیکھنے چلے گئے۔

اس کے بعد کنور صاحب پانچ دن اور ہسپتال میں رہے۔ سرلا اور سرلا کی ماں کا بھی زیادہ تر وقت وہیں گذرا۔ اس بیچ سرلا اور ڈاکٹر کمار کی جان پہچان اور بڑھ گئی۔

سرلا نے شادی کر لینے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ اپنی ماں کو مزید تکلیف دینا چاہتی تھی۔ کنور صاحب نے اپنے بنگلہ پر لوٹ کر ایک دن ڈاکٹر صاحب کو چائے پر مدعو کیا اسی وقت اور بھی باتیں ہو سکیں۔

بالآخر سرلا اور ڈاکٹر کمار کی شادی ہو گئی۔

شادی ہوتے ہی گویا سرلا کی زندگی سے اُداسی ایک دم کافور ہو گئی۔ اس کا دل پھر سینما، سنگیت، تفریحات اور پارٹیوں میں حصّہ لینے کے لئے مچلنے لگا۔

سرلا کو ڈاکٹر کمار کا سلوک بہت پسند آیا۔ وہ سرلا کے ہر قسم کے آرام کا خیال رکھتے تھے۔

سرلا کی آزادروی سے وہ واقف تھے۔ اس لئے اُسے پارٹیوں میں آنے جانے کی بھی اُن کی طرف سے مکمل آزادی تھی۔ ایک مصیبت اُن کے ساتھ رہی کہ وہ یہ کہ سرلا کو ان پروگراموں کے لئے جس قدر وقت درکار تھا اتنا وقت وہ نہ دے پاتے انہیں اپنے ہسپتال کا کام بھی کچھ کم پیارا نہ تھا۔ انھیں اپنے مریض بھی بہت پیارے تھے۔

سرلا بھی ڈاکٹر کمار کو بہت پسند تھی۔ اُس کے حاصل نہ ہونے پر انہوں نے تاعمر شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اتنا کام انھیں اس سے بھی زیادہ عزیز تھا۔

شادی کے کچھ دن بعد تک تو ڈاکٹر کمار نے سرلا کے پروگراموں کا ساتھ دیا۔
ہر پارٹی میں اُس کے ساتھ شامل ہوتے ۔ لیکن یہ لگاتار نبھانا مشکل ہو گیا۔
اب اُنھیں آئے دن کچھ نہ کچھ بہانہ سا بنانے پڑنے لگا۔ جس کے وہ قطعی عادی
نہ تھے۔ اس سے اُن کی آتما کو کشٹ ہوا۔

وہ ایک دن بولے۔

"سرلا دیوی ۔! آج ایک بات کہوں آپ سے۔"

"کہیئے ۔!!"

"میں آپ کی زیادہ گھومنے پھرنے کی عادت کو بُرا نہیں سمجھتا لیکن مجھے افسوس
ہے کہ میں آپ کا ساتھ نہیں دے پاتا ۔ میرا کام   کرتا ہے تو میری آتما کو بہت
کشٹ ہوتا ہے ۔!"

"لیکن آپ کے ورکنگ آورز میں تو میں نے کبھی آپ سے چلنے کے لئے نہیں
کہا ۔ کام چوبیس گھنٹے کا نہیں ہوتا۔ میں پہلے آپ کے کام کو بہت اچھا سمجھتی تھی
لیکن اب یہ زندگی میں آیا تو دیکھ رہی ہوں کہ اس سے بُرا کوئی کام نہیں ۔"

سرلا کی اس بات سے ڈاکٹر کمار کے دل پر چوٹ سی لگی ۔ انہیں کوئی بھلا
بُرا کچھ بھی کہتا تو شاید وہ اس پر اتنا دھیان نہ دیتے ۔ لیکن اپنے کام کی بُرائی وہ
برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

ڈاکٹر کمار کو اپنے کام پر ناز تھا۔ وہ ڈاکٹری کے کام کو انسان کی سب سے
بڑی خدمت سمجھتے تھے۔ کسی شخص کو بے انتہا دولت دینے سے زیادہ ضروری
وہ سمجھتے تھے کہ کسی غیر صحت مند شخص کو صحت مند کر دیا جائے ۔ انسان کی صحت
ان کے نزدیک اُس کی سب سے بڑی دولت تھی۔ سب سے بڑی ضرورت تھی۔

اُن کا دل کچھ اداس سا ہو گیا۔

سرلا کو انتہائی افسوس ہوا کہ اس کی باتوں سے ڈاکٹر کمار کے دل کو تکلیف پہنچی
بولی۔ " میں نے آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے ان الفاظ کا استعمال
نہیں کیا تھا۔ میرا مطلب اس کام کی چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی سے تھا۔"
ڈاکٹر کمار نے سرلا کی طرف دیکھا وہ مسکرا دیئے۔

اس دن کے بعد سرلا پارٹیوں میں تنہا ہی جانے لگی۔ اس نے ڈاکٹر کمار
کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن اس سے بھی مسئلہ سلجھا نہیں اور الجھنے لگا
اب ڈاکٹر کمار بنگلہ پر آتے تو سرلا نہ ملتی۔ اور سرلا آتی تو ڈاکٹر مریض کسی
مریض کو دیکھنے کے لئے گئے ہوئے ہوتے۔ سرلا چاہے جہاں بھی گئی اور چاہے
جس کے ساتھ بھی پارٹیوں میں رہی ڈاکٹر کمار نے ایک لفظ بھی سرلا سے نہ کہا
علی الصبح سرلا کو سوتی چھوڑ کر وہ اپنے کام پر چلے جاتے تھے۔ کھانا اُن کا وہیں
پہنچ جاتا تھا۔ شام کو چائے پر آتے تو سرلا نہیں ملتی تھی۔ سرلا اکثر ڈاکٹر
کمار کے اسپتال جانے کے بعد ہی آتی۔

ایک دن شام کو سرلا کا کہیں انگیجمنٹ نہیں تھا۔ وہ بنگلہ پر ہی تھی
جب ڈاکٹر کمار چائے پر آئے۔ اُنہیں تعجب تو ہوا کہ آج سرلا دیوی بنگلے پہ
کیسے ہیں۔ لیکن اُنہوں نے کچھ کہا نہیں۔

پہلے سرلا ہی بولی۔ " غنیمت ہے آج آپ کے درشن ہوگئے۔ کئی دن سے
آپ سے ملاقات ہی نہیں ہو پاتی۔ سو کر اُٹھتی تھی تو پتہ چلتا تھا کہ آپ ہسپتال
چلے گئے۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔ " دیر سے آکر سوتی ہیں آپ اس لئے میں نے
آپ کو صبح کی کچی نیند سے جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ کیا آج کہیں کسی پارٹی کا
بلاوا نہیں تھا آپ کا یا آپ نے آج کہیں نہیں جانے کا پروگرام ہے۔"

سرلا نے ڈاکٹر کمار کی بات کو بڑے دھیان سے سُنا ۔ کچی نیند میں جگانا مناسب نہیں سمجھا ' کہنے کا مطلب تھا کہ میں رات کو کب بنگلہ پر سو سکتی ہوں آج کوئی انگیجمنٹ نہ ہونے کی بات بھی طنز بھری ہے ۔ اِن الفاظ میں کس قدر تلخی بھری تھی ۔ اس تلخی کی وجہ بھی سرلا سے چھپی ہوئی نہیں تھی ۔

سرلا نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ وہ انھیں سنکر مسکراتی ہی رہی ۔

ڈاکٹر کمار کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ سرلا بولی ۔

" کیا آپ دیوان چمن لال سے متعارف ہیں ۔ "

دیوان چمن لال کا نام سُن کر ڈاکٹر کمار کو پسینہ آ گیا ۔ اُن کے چہرے کا رنگ بدل گیا ۔ لیکن پھر بھی ٹھہرے ہوئے لہجہ میں بولے ۔

" کیوں ۔ دیوان چمن لال سے آپ کا کیا کام پڑ گیا ۔ "

" کچھ نہیں یونہی پوچھ رہی تھی ۔ مجھے اچھے آدمی لگے وہ ۔ آپ کے بارے میں بھی بہت اچھے خیالات تھے اُن کے ۔ کہتے تھے کہ آپ اُن کے ہم جماعت ہیں ۔ آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں وہ ۔ !! "

" لیکن میری رائے تو اُن کے بارے میں اچھی نہیں ہے ۔ میں تو انھیں بہت بھلا آدمی نہیں سمجھتا ۔ !! "

سرلا یہ سُن کر چونک پڑی ۔ بولی ۔ " کیوں کیا وہ ٹھیک آدمی نہیں ہیں ؟ "

ڈاکٹر کمار نے سنجیدہ لہجہ میں کہا ۔ " بالکل نہیں ۔ "

سرلا کچھ سوچنے لگی ۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا ۔ سوچا شاید اُس کے خاوند کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ بولی ۔ آپ کن دیوان چمن لال کے بارے میں کہہ رہے ہیں ۔ !! "

ڈاکٹر کمار بولے ۔ " میں ان دیوان چمن لال کے بارے میں کہہ رہا

ہوں۔ جن کے بارے میں آپ پوچھ رہی تھیں۔ جن کے یہاں آپ کل گئی تھیں۔ جن کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے چائے پی تھی۔ جن کی کار میں آپ یہاں تک آئی تھیں"
یہ سب سُن کر سرلا مسکرا دی۔ بولی۔ "تب آپ ٹھیک سمجھ گئے۔ کیا کوئی عیب ہے اُن میں۔" انتہائی نرم لہجہ میں سرلا نے پوچھا۔
"کیا عیب نہیں سرلا دیوی اُن میں۔ یہ پوچھئے۔ یہ نہ پوچھئے کہ کیا کوئی عیب ہے اُن میں۔"
تب تک نوکر چائے لے کر آ گیا۔ ڈاکٹر کمار بولے۔ "چائے بنائیں تو مجھے زیادہ اچھی لگے گی۔ ادھر کئی دن ہو گئے آپ کی ہاتھ کی چائے پیئے ہوئے"
سرلا مسکرا کر بولی۔ "اب باتیں آپ پہلے سے اچھی کرنے لگے ہیں۔"
"سنگت کا اثر تو ہوتا ہی ہے۔ میں نے سوچا آخر میں بھی باتوں میں کیوں پیچھے رہوں۔ پارٹیوں میں آپ کا ساتھ نہ دے سکا تو کم از کم باتوں میں تو دوں۔"
سرلا نے مسکراتے ہوئے چائے بنا کر ایک پیالی قرینے سے ڈاکٹر کمار کو پیش کی۔
دونوں نے اطمینان سے چائے پی۔ آج رات کو دونوں ساتھ ساتھ سینما دیکھنے گئے۔

دیوان چمن لال رنگین طبیعت آدمی تھے۔ حسن اور جوانی اُن کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ سرلا کے حسن نے اُن پر جادو کر دیا تھا۔

جس دن اُن کی سب سے پہلے سرلا پر نظر پڑی تھی تو وہ سکتہ کے عالم میں اُسے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے تھے۔ اُن کی زبان سے بے اختیار ہی نکل پڑا تھا۔ "اس قدر حسن۔ حسن و جوانی کی مورتی بھیجی ہے خالق نے ۔۔"

دیوان چمن لال خود پر قابو نہیں پا سکے تھے۔ وہ اُٹھ کر سیدھے سرلا کے پاس جا پہنچے اور لطیف مسکراہٹ لبوں پر بکھیر کر بولے۔ "کیا میں اس حسن کے مجسمہ کا تعارف حاصل کر سکتا ہوں۔"

"یقیناً کر سکتے ہیں آپ ۔۔۔ ؟" مسکرا کر سرلا نے کہا تھا۔ "میں ڈاکٹر کمار کی بیوی سرلا ہوں۔"

اسی وقت دیوان چمن لال نے انھیں اپنے یہاں آنے کا دعوت نامہ دیا اور کہا تھا ۔۔۔ "کیا یہ روپ میری بدصورت کٹیا کو خوبصورتی پیش کرے گا۔"

سرلا نے مسکرا کر کہا تھا۔ "یقیناً آ دُوں گی۔ آپ یقین رکھیں۔"
یہ جواب سُن کر دیوان چمن لال کا چہرہ کھِل اُٹھا تھا۔

دیوان چمن لال دلّی کے مشہور سرمایہ داروں میں سے تھے۔ اُن کی دو ملیں تھیں۔ اور سینکڑوں کوٹھیاں۔ بہت لمبا چوڑا کاروبار تھا۔
دیوان چمن لال کی عمر ڈاکٹر کماری کے برابر تھی۔ نوجوان تھے۔ ابھی ابھی چہرے پر خط اُبھرا تھا۔ اُن کے چہرے کی بناوٹ بہت خوبصورت تھی۔ سرلا کو اُن کی بہت سی باتوں نے متاثر کیا تھا۔
اُن کا باتیں کرنے کا انداز بہت ہی دل فریب تھا۔ اُن کی باتوں میں کوئی گہرائی نہیں پائی تھی۔ لیکن اس قدر لچھے دار باتیں کرتے تھے کہ دل خواہ مخواہ فریفتہ ہو جاتا تھا سُننے والے کا۔ عورتوں کے ساتھ باتیں کرنے میں وہ بہت ماہر تھے۔
سرلا دیوان چمن لال کے یہاں گئی تو دیوان چمن لال نے ان کی آؤ بھگت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔
اس وقت سرلا کا تعارف دیوان چمن لال کی بیوی سے بھی ہوا۔ اُن سے ملاقات کرکے سرلا کو بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔
دیوان چمن لال کی بیوی کو حسن کی دولت نہیں دی تھی قدرت نے۔ لیکن آواز اُن کی بہت ہی شیریں اور لطیف تھی۔ سرلا بہت ہی متاثر ہوئی تھی اُن سے۔ اُن کا رنگ ایک دم سیاہ۔ قد چھوٹا اور بدن سڈول تھا چہرے کی بناوٹ ذرا بھاری تھی۔ ماتھا اُبھرا ہوا تھا۔ گال پھُولے ہوئے تھے۔ دانت اس قدر لمبے تھے کہ زیریں ہونٹ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ناک

قدرے موٹی تھی اور اوپر کو اُبھری ہوئی ہونے کی وجہ سے اُس کے سوراخ سامنے دکھائی دیتے تھے۔ منہ پر چیچک کے گہرے گہرے داغ اور گڑھے تھے۔ گردن اس قدر چھوٹی تھی کہ چہرہ دھڑ سے مل گیا تھا۔ جسم بھاری اور سینہ چوڑا تھا۔ باہیں دو موٹی ڈوریوں کی مانند لٹکی ہوئی تھیں۔ پیٹ بہت بھاری تھا۔ کولھے بھی بہت بھاری تھے۔ جانگھیں ایسی معلوم ہوتی تھیں گویا کسی پہلوان کی تندرست و توانا باہیں اُلٹی لگادی گئی ہوں۔ ان سب کے ساتھ پنڈلیاں قدرے ہلکی تھیں اور پیر اُن سے بھی ہلکے۔ اگر کسی کی نظر پیر صرف پیروں کو ہی دیکھ پاتیں تو اُن کے اس عظیم الشان حُسن کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا۔

سرلا نے اُن کی خوبصورتی کو از سر تا پا دیکھا اور پھر اُن سے باتیں کیں تو انھیں لگا کہ قدرت اُن کے اندر دو شکل میں ظاہر ہوئی تھی۔ اُن کی آواز بہت ہی شیریں اور لطیف تھی۔ سرلا کو اُن کے آواز نے متاثر کیا۔ اور اس نے بہت دیر تک اُن سے بات چیت کی۔

دیوان چمن لال نے آج اپنے خلوص اور شخصیت کی ایسی چھاپ ڈالی تھی کہ وہ اُن سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکی۔ پھر انہوں نے سرلا کے حُسن کی تعریف کی۔ سرلا کو دیوان چمن لال کا اس طرح اپنے حُسن کی تعریف کرنا بھلا نہیں لگا لیکن اس کے باوجود وہ مسکراتی رہی۔

اس دن کی ملاقات کے بعد سرلا دیوی اور دیوان چمن لال میں تعلقات اور گہرے ہو گئے۔ سرلا کبھی کبھی تنہائی میں دیوان چمن لال اور اُن کی بیوی کے بارے میں سوچتی تو اُسے جانے کیوں بڑا عجیب سا لگتا۔ اُس کے دل میں دونوں کے تئیں ہمدردی اُبھرتی اور وہ دیوان چمن لال کی ہمت کی سراہنا

کرتی کہ جو اتنا خوبصورت جوان ہونے پر بھی اپنی بیوی کے تئیں محبت اور خلوص کا جذبہ رکھتا تھا۔

لیکن یہ راز زیادہ دن تک راز نہ رہ سکا۔ اُس نے ایک دن دیوان چمن لال سے براہِ راست سوال کیا۔

"دیوان چمن لال جی۔ بات آپ کی گھریلو ہے اور مجھے اس کے بارے میں سوال کرنے کا حق بھی نہیں ہے۔ لیکن تجسس اس قدر بڑھ گیا ہے کہ خود کو روک نہ سکی۔"

سرلا کی یہ بات سُن کر دیوان چمن لال سنجیدہ لہجے میں بولے۔ "سرلا دیوی! آپ دیوان چمن لال سے کیا سوال نہیں کر سکتیں یہ میں سمجھ نہیں پا رہا۔!"

سرلا مسکرا دی۔ بولی۔ "آپ کا اور آپ کی بیوی کا آپس کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہیں اور میں نے بخوبی دیکھ لیا۔ لیکن کیا میں جان سکتی ہوں کہ یہ تعلقات درحقیقت اتنے ہی خوشگوار ہیں۔"

سرلا کی بات سُن کر دیوان چمن لال مرجھایا ہوا سا منہ لے کر بیٹھ گئے اُن کا داہنا ہاتھ اُن کی پیشانی پر چلا گیا اور ایک گہرا سانس چھوڑ کر بولے۔

"سرلا دیوی۔ یہی تو زندگی کا مذاق ہے۔ میں آپ سے ہی پوچھنا چاہتا ہوں آپ نے مجھے دیکھا اور انھیں بھی۔ صحیح فیصلہ دیجئے کیا یہ عورت میری بیوی بننے کی حقدار ہو سکتی ہے۔!"

سرلا دیوان چمن لال کی درد بھری بات سن کر حیران رہ گئی۔ اُس نے دیوان چمن لال اور اُن کی بیوی کو اپنی نظروں کے سامنے اپنے تخیل میں کھڑا کر لیا۔ وہ کچھ دیر دونوں کو دیکھتی رہی۔ پھر اچانک ہی اُسے ہنسی آ گئی۔ اُسے محسوس ہوا کہ قدرت نے اِن دونوں کے ساتھ کس قدر عجیب مذاق کیا ہے۔

مذاق انسان ہی نہیں قدرت ہی کرتی ہے۔ ناٹک میں ویلن نہ ہو تو ناٹک کا مزا ہی کرکرا ہو جائے۔ قدرت نے اپنے اسٹیج پر لاتعداد ویلن پیدا کئے ہیں۔ اس لئے تو اس کے ناٹک کا مزا کرکرا نہیں ہوتا۔

"یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے سرلا دیوی ۔!" سنجیدگی سے دیوان چمن لال بولے۔ "میری زندگی کے ساتھ کھلواڑ ہوا ہے۔ مجھے دھوکا دیا گیا ہے۔"

دیوان چمن لال کی دردانگیز آواز سن کر سرلا کے دل میں اُن کے تئیں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ سرلا نے دیوان چمن لال کی دلکش خوبصورتی پر نظر ڈالی اور پھر اُن کی بیوی کا خیال کیا تو انہیں لگا کہ حقیقت میں دیوان چمن لال کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔

سرلا نے سوچا کہ یہ بے میل جوڑی بن گئی۔ اس میں پریم بھاؤ تو نہیں ہو سکتا ۔ اُن کی بیوی انہیں چاہے جتنا بھی چاہے۔ لیکن جب اُن کی نگاہیں اُن کی ظاہری شکل وصورت پر پڑتی ہوں گی تو یقیناً اُن کا دل بل جاتا ہوگا۔ لیکن سرلا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بات کی اندر گہرائی میں اُترتا چاہتی تھی ۔ بولی ۔ "ہمارے دیش میں ماں باپ اکثر ایسی بھول کرکے اپنے بچوں کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں۔"

سرلا کے اِن الفاظ پر دیوان چمن لال فوراً سے جوش میں آکر بولے "بالکل تباہ کر دیتے ہیں سرلا دیوی۔! زندگی ایک مذاق بن جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو زندگی سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ دل میں آتا ہے کہ اس زندگی سے کوئی فائدہ نہیں۔ اسے ختم ہی کر دینا اچھا ہے!"

دیوان چمن لال نے سرلا کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا اور ملتجیانہ لہجہ میں بولے "سرلا دیوی! میں اِن تعلقات کو ختم کر دینا چاہتا ہوں

آپ جیسی کوئی خوبصورت بیوی مجھے مل جائے تو میں انھیں طلاق دے دوں
طلاق بل پاس ہوگیا ہے۔ ہم دونوں ہی بالغ ہیں۔ ہمیں کون روک سکتا ہے"
یہ سن کر سرلا دنگ رہ گئی۔ وہ یہ نہیں سمجھتی تھی کہ بات اس حد تک
بڑھ چکی ہے۔ پھر بھی اُس نے خود کو قابو میں رکھا۔

دیوان چمن لال منھ لٹکا کر بولے۔ "سرلا دیوی! میں دیکھتا ہوں کہ جیسا مذاق
میرے ساتھ ہوا ہے۔ ویسا ہی آپ کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ ڈاکٹر کمار بہت
نیک آدمی ہیں۔ بہت قابل اور ہونہار ہیں۔ ہندوستان بھر میں اُن کی شہرت
اور ناموری بھی ہے۔ لیکن اُن کی عادت آپ کی عادت واطوار سے بہت
حد تک مختلف ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ آپ کو سکھی نہیں
رکھ سکتے۔ اُن کے پاس فرصت ہی نہیں ہے۔ آپ کے جیون کی اُمنگوں میں
اپنے جیون کو سُلا دینے کی۔!"

سرلا خاموش رہی۔ دیوان چمن لال کو لگا کہ اُنھوں نے سرلا کی دکھتی
رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ وہ قدرے اور جوش کے ساتھ بولے۔ "پتی پتنی کے
تعلقات بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں سرلا دیوی۔ اس میں ایک کو اپنا جیون
دوسرے کے جیون میں کھو دینا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کمار کو میں اچھی طرح جانتا
ہوں۔ وہ حسن کا لوبھی بھنورہ ہے۔ اس کے چاروں طرف نرسوں اور سسٹرز
کا ایسا جمگھٹ لگا رہتا ہے کہ اُسے فرصت ہی نہیں ملتی اُن سے۔ یہ ہسپتال کی
نرسیں بڑی ظالم ہوتی ہیں۔ کون ایسا ڈاکٹر ہے جسے یہ اپنے چنگل میں نہیں
پھنسا لیتیں۔"

دیوان چمن لال کی یہ بات سن کر سرلا مسکرا دی۔ اُس نے اُن کے
لہجے پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ ڈاکٹر کمار کے کردار پر نکتہ چینی انھیں اچھی

نہیں لگی ۔ لیکن دیوان چمن لال کے دُکھی دل کو ٹھیس پہنچانا نہیں چاہتی تھی ۔ اس لئے اس نے مسکرا کر سب ہی کچھ سن لیا ۔

سرلا کی مسکراہٹ کا مطلب دیوان چمن لال اپنے دل سے لگا رہے تھے ۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ سرلا اُن کی طرف کھنچ رہی تھی ۔ دیوان چمن لال کو اپنی خوبصورتی پر ناز تھا ۔ خوبصورت لڑکیوں کے دلوں میں گدگدی پیدا کرنے کے لئے اُن کی تندرست و توانا خوبصورتی میں دلکشی تھی ۔ پھر اُن کی شان و شوکت اور امارت بھی خاص اہمیت رکھتی تھی ۔ وہ جتنا سُکھ ، جتنا آرام ، جتنا سکون سرلا کو دے سکتے تھے اُتنا بے چارہ ڈاکٹر کمار کہاں سے دے سکتا تھا ۔ سرلا ایک بار "ہاں" کہہ دے تو وہ اُس پر بے انتہا دولت لُٹا سکتے تھے ۔

آج کی باتوں میں دیوان چمن لال نے سرلا دیوی پر یہی اثر ڈالنے کی کوشش کی ۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ سرلا اُن سے دھیرے دھیرے متاثر ہو رہی تھی ۔

سرلا دیوان چمن لال کے ہر لفظ اور ہر انداز کا انتہائی سنجیدگی سے مطالعہ کر رہی تھی ۔ وہ اُنسے ابھی تک سمجھ نہیں پائی تھی ۔ پھر بھی اُس کے کردار میں اُسے وہ باتیں نظر آ رہی تھیں ۔ جس قسم کے چال چلن پر شبہ کر کے اُس نے ایک بار اپنے پتا سے سوال کیا تھا ۔

سرلا مسکرا دی ۔

دیوان چمن لال اور سرلا کے تعلقات دھیرے دھیرے اور بڑھے دیوان چمن لال نے سنیما ، پارٹیوں ، کھیل تماشوں وغیرہ میں جانے کے لئے خود کو سرلا کی ڈسپوزل پر چھوڑ دیا ۔

سرلا کو ایک اچھا ساتھی مل گیا سوسائٹی کے لئے ۔ وہ فون کرتی اور دیوان چمن لال کار لئے حاضر ملتے ۔

سرلا جانتی تھی کہ ڈاکٹر کمار کی رائے دیوان چمن لال کے بارے میں بہت خراب ہے ۔ وہ قطعاً نہیں چاہتے تھے کہ سرلا دیوان چمن لال کے ساتھ کہیں جائے ۔ لیکن پھر بھی کبھی کہا نہیں ایک لفظ بھی ۔

سرلا پر ڈاکٹر کمار کی سنجیدگی کا گہرا اثر پڑا ۔

سرلا کو دیوان چمن لال کی تیزی نے بھی بہت پسند کیا ۔ اُن کا سلوک سرلا کے ساتھ ایسا ہی رہا ۔ لیکن اُن کے دل میں جو عزت ہونی چاہیئے تھی وہ سرلا حاصل نہ کر سکی ۔

دیوان چمن لال کی بیوی کا نام شانتا دیوی تھا ۔ شانتا دیوی اپنے خاوند کے پاس آنے والی عورتوں کو اچھے چال چلن کی نہیں سمجھتی تھی ۔ سرلا کے بارے میں بھی انہوں نے یہی سوچا ۔

اسی لئے وہ کبھی سرلا سے کھل کر باتیں بھی نہیں کر سکی ۔

سرلا نے آج وہاں کی حالت کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا ۔ شانتا دیوی نے اُس کا خاص سواگت نہیں کیا ۔ یہ بات اُسے اچھی نہیں لگی ۔ لیکن فوراً ہی اُسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے شانتا دیوی دیوان چمن لال کو بھی شک کی نگاہوں سے دیکھتی ہو ۔ اپنے خاوند کے پاس عورتوں کی آمد کی وجہ سے ہو سکتا ہے اُن کے دل میں غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو ۔

سرلا مسکرا دی اور بولی ۔ "آپ خوش قسمت ہیں ! قدرت بھی آپ پر بہر طور مہربان ہے ۔ !! "

شانتا نے اسے طنز سمجھا ۔ اُس نے سرلا کے چہرے کی طرف دھیان سے

دیکھا۔ اُسے سرلا کا چہرہ ایسا لگا گویا اُس کے اندر سے طنز و تشنیع سے پُر الفاظ نکلے ہوں۔

وہ مسکرا کر بولی۔ " دنیا میں جیسا جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ ویسا ہی نہیں ہوتا۔ سرلا دیوی۔ "

سرلا نے سنجیدگی سے شانتا دیوی کے چہرے کی طرف دیکھا۔

سرلا پوری بات نہ سمجھ پائی۔

دیوان چمن لال نے اب سرلا کے سامنے اپنی محبت کا اظہار اور بھی کھل کر کرنا شروع کر دیا۔ سرلا مسکراتی رہتی تھی اور وہ کہے جاتے تھے۔

" سرلا دیوی۔ ! آپ نے میری بے کیف زندگی کو پُر کیف بنا دیا۔ جس دن میں نے آپ سے پہلی بار ملاقات کی تھی۔ اُسی دن میرے دل میں جذبات و ہیجان کا طوفان اُمنڈ رہا تھا۔ آپ کے دلکش چہرے کے پُر اثر حسن نے اُس طوفان کو ٹھنڈا کر دیا۔ میں آپ کے احسانوں کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ سمجھ نہیں پاتا۔ "

سرلا مسکرا کر بولی۔ " شکریہ ادا کرنے سے بات ہلکی ہو جاتی ہے دیوان چمن لال جی۔ اس کا اظہار نہ کرنا ہی اچھا رہتا ہے۔ "

سرلا کے اِن لطیف الفاظ نے دیوان چمن لال کے دل کو بہت سکون پہنچایا وہ متشکرانہ لہجہ میں بولے۔ " سرلا جی! میں دو دلوں کے ملن کو بھگوان کی دین مانتا ہوں۔ اس میں بناوٹ نہ ہو تو یہ دو آتماؤں کا ملن انتہائی پُر کیف ہوتا ہے۔ اصل میں محبت کی یہی صحیح شکل ہے۔! "

" اِس میں کیا شک ہے۔ " سرلا مسکرا کر بولی۔

سرلا نے ان معمولی سے الفاظ میں دیوان چمن لال سے سب کچھ کہدیا

سرلا کے دل کا پیغام اُنھیں مل گیا۔

اب دیوان چمن لال سرلا پر اپنی محبت کی بوچھاڑ کرتے کرتے پاگل ہوا اُٹھتے تھے۔ اُن کے پاس ایسا کوئی لفظ نہیں رہ جاتا تھا جسے وہ استعمال نہ کر ڈالتے ہوں۔ ،

اب وہ سمجھنے لگے تھے کہ سرلا اپنی موجودہ زندگی سے بہت دُکھی ہے وہی اُسے اِس زندگی سے چھٹکارا دلا سکتے ہیں۔ وہ سوچتے تو بہت تھے لیکن جب سوچتے سوچتے اُنھیں اپنی بیوی کا خیال آجاتا تھا۔ وہ خوفزدہ ہو کر کانپ اُٹھتے تھے۔ اُن کی ساری محبت ٹھنڈی پڑ جاتی تھی۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جاتی تھی۔ اُن کے دل کی حرکت بند سی ہونے لگتی تھی اور وہ گھبرا اُٹھتے تھے۔

سرلا اُن کے اِس بدلتے ہوئے لب ولہجہ اور انداز کا مطالعہ کرتی رہتی تھی۔ اُن کے چہرے پر منقش ہونے والے خیالات کو پڑھتی تھی اور سمجھنے کی کوشش کرتی تھی۔ وہ اتنا تو یقیناً سمجھ گئی تھی کہ دیوان چمن لال اپنی بیوی سے ڈرتے ہیں۔ لیکن ڈرنے کی وجہ وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

سرلا نے یہ بھی دیکھا تھا کہ دیوان چمن لال کی بیوی اُن سے بہت الگ تھلگ رہتی تھی۔ اُن کا اپنا رہنے کا انتظام دیوان چمن لال سے الگ تھا۔

دیوان چمن لال اب خود کو سرلا کے بہت نزدیک سمجھنے لگے تھے۔ وہ اب اپنی معمولی خامیوں کو بھی سرلا سے چھپانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ کبھی کبھی وہ انتہائی جذباتی ہو جاتے تھے اور خاص طور پر اُس دن جس دن کہیں کوئی خاص پارٹی میں ایک آدھ شراب کا پیگ حلق میں اُنڈیل لیتے تھے۔

اب تک وہ اپنی شراب کی کمزوری کو بھی سرلا سے چھپا کر رکھتے تھے۔

لیکن جب ایک دن سرلا نے اُن کے سامنے تسلیم کر لیا کہ اُس کے پتا بھی شراب پیتے ہیں تو اُنھیں قدرے تسلی ہوئی۔

اس کا مطلب دیوان چمن لال نے یہ سمجھا کہ سرلا شراب پینے کی عادت کو بُرا نہیں سمجھتی۔ وہ اُسے بڑے آدمیوں کا محض ایک شوق سمجھتی ہوگی۔

آج دیوان چمن لال اپنے کچھ پُرانے دوستوں کی پارٹی میں گئے تھے وہاں شراب کا بھی دور چلا۔ اس دور کے درمیان وہ بھول ہی گئے کہ آج انھیں سرلا کے ساتھ بھی کسی پارٹی میں جانا تھا۔ اُنھیں یاد آجاتا تو شاید وہ آتی شراب بھی نہ پیتے۔ لیکن پینے بیٹھ گئے تو شراب کے خمار میں سب کچھ بھول گئے۔

اُنھیں کوٹھی پر لوٹنے میں دیر ہوئی تو آج سرلا کو اُن کی بیوی سے کافی دیر باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔

سرلا دیوان چمن لال کی بیوی کے احساسات و جذبات کو قدرے سمجھ کر بولی۔ "شانتا دیوی آپ خوش قسمت ہیں۔۔۔"

سرلا کی یہ بات سُن کر دیوان چمن لال کی بیوی آہستہ سے مسکرا دی۔ بولی۔ "آپ نے میری خوش قسمتی میں کیا کیا دیکھا؟ باتیں دیکھیں سرلا دیوی!"

یہ سوال سُن کر سرلا دیوی کو قدرے سنبھل کر بیٹھ جانا پڑا۔ بولی۔ "عورت کے لئے خوش قسمتی کی دو ہی باتیں ہوتی ہیں۔ اچھا خاوند اور خوشحال گھر۔ اور یہ دونوں ہی چیزیں آپ کو حاصل ہیں۔ دیوان چمن لال آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔"

سرلا کے آخری الفاظ سن کر دیوان چمن لال کی بیوی مسکرائی۔ اُس کی مسکراہٹ کو سرلا قطعاً نہ سمجھ سکی اُس نے سوالیہ نظروں سے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا اور دھیرے سے بولی۔ "میرے خاوند کو مجھ سے زیادہ اور کوئی نہیں سمجھتا

سرلا کچھ اور سُننا چاہتی تھی ۔ وہ اسی طرح اُس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی ۔

شانتا دیوی پھر سنجیدگی کے ساتھ بولی ۔ "میں بدصورت ہوں سرلا دیوی، مجھے اپنے ہی جیسے خاوند سے شادی کرنی چاہیئے تھی ۔"

سرلا نے دیکھا کہ اُس کے چہرے پر اس وقت بے انتہا درد و کرب چھایا ہوا تھا وہ بولی ۔ "تب کیا آپ نے اور دیوان چمن لال نے شادی سے قبل ایک دوسرے کو دیکھا نہیں تھا ۔ !!"

"دیکھا تھا ! اور خوب دیکھا تھا ۔ اپنے مقابلے میں انہوں نے مجھے بہت زیادہ قریب سے دیکھا تھا...... میری آنکھیں اتنی گہرائی تک نہ جا سکیں جتنی گہرائی تک اُن کی آنکھیں جا پہنچیں ۔!" کہہ کر شانتا دیوی کے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ کھیل اُٹھی ۔

سرلا حیران و ششدر رہ گئی ۔ اُس نے دیوان چمن لال کی بیوی کے اندر جھانک کر دیکھا تو اُس کے تئیں وہ متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکی ۔ اُس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی خواہش اُس کے دل میں انتہا کے ساتھ جاگ اُٹھی

وہ مسکرا کر بولی ۔ "تم عورت ہو سرلا دیوی ۔ تمہیں عورت کے تئیں ہمدردی ہونی چاہیئے ۔ میں تم ہی سے پوچھتی ہوں کہ تم نے جو بات کہی اُس کے آخری الفاظ غلط نہیں ہیں ۔! اگر تم نے اندازے سے نہیں کہہ دیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتی ۔ آپ میرے خاوند کو سمجھنے میں غلطی بھی کر سکتی ہیں ۔ کیونکہ اُن کے ظاہری برتاؤ سے اُنھیں سمجھ لینا مشکل ہے ۔"

سرلا اندر ہی اندر اپنے الفاظ پر پشیمان ہونے لگی ۔ اُس کے دل نے کہا کہ اُس نے جھوٹ کہا ۔ وہ بخوبی جانتی تھی کہ دیوان چمن لال اپنی بیوی سے محبت نہیں

کرتا۔ وہ اپنی بیوی کی شکل سے بھی بیزار ہے۔ لیکن پھر بھی کوئی بات اُنھیں الگ نہیں ہونے دیتی۔ بولی۔ "اِس میں تو کوئی شک نہیں کہ میں نے جو کچھ کہا وہ اُن کے ظاہری سلوک کو دیکھ کر ہی کہا۔ لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ اتنا اچھا سلوک کرنے والے شخص کے بارے میں اور کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔ میں نے اُن کا اور آپ کا آج تک جو آپس کا تعلق دیکھا ہے۔ اُس میں کہیں میں نے رنج اور کدورت کی بُو نہیں پائی۔

سرلا کی بات سُن کر اُنہوں نے پیار بھری نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا گویا اُن کی نگاہوں کی خاموش زبان میں کہا۔ "تم بہت بھولی ہو ابھی۔ ہر شخص کا ظاہر و باطن ایک ہی نہیں ہوتا۔ میرے خاوند کی ظاہری شکل و صورت جس قدر حسین اور دلکش ہے۔ اُن کا باطن اُتنا ہی سیاہ ہے۔۔۔ یہ بظاہر جس قدر پُرخلوص اور مزے دار جان پڑتے ہیں۔ اندر سے اتنے ہی کڑوے جان پڑتے ہیں اور کالے ہیں۔ تمہیں اُن سے بچ کر رہنا چاہیئے۔!!"

تبھی سرلا نے گھڑی دیکھی ـــ پارٹی میں جانے کا وقت ہو گیا تھا۔ سرلا بولی۔

"آپ کو دیوان چمن لال کے ساتھ میں نے کسی پارٹی میں جاتے نہیں دیکھا؟"

وہ مسکرا کر بولی ـــ "مجھے پرماتما نے اپنے گھر میں رہنے کے قابل ہی بنایا ہے۔ پارٹی میں جانے کے قابل نہیں بنایا۔!!"

سرلا اُن کا جواب سُن کر قدرے شرمندہ ہو گئی۔ اُسے لگا کہ اُس کے اس فقرے میں پارٹی میں جانے والی عورتوں کے تئیں انتہا نفرت بھری ہوئی تھی۔ وہ پارٹی میں جانے والی عورتوں کو آوارہ سمجھتی تھی۔

تبھی سرلا نے دیکھا کہ دیوان چمن لال کی کار سامنے آ گئی۔ دیوان چمن لال

کار سے اُتر کر افسوس کے ساتھ بولے ــــ "معاف کرنا سرلا دیوی! آپ کو میرا انتظار کرنا پڑا۔ میں آج کچھ کام میں ایسا پھنس گیا کہ پارٹی میں جانے کی بات ایک دم دماغ سے اُتر گئی۔!"

سرلا بولی۔ "آپ کو کیا یاد رہتا۔ آپ کے تو انگیجمنٹس ہی اتنے رہتے ہیں کہ لمحہ بھر کی فرصت نہیں ملتی ــــ" سرلا آگے بڑھ کر کار کے پاس پہنچ گئی دیوان چمن لال نے کار سے اُتر کر کار کی کھڑکی کھولی۔ اور انتہائی احترام کے ساتھ سرلا کو سامنے والی سیٹ پر اپنے ساتھ بٹھا کر بولے۔ "فرصت کیا سرلا دیوی۔ بزنس کا جھمیلا ایسا ہی ہوتا ہے۔ ایک پارٹی پھنس گئی تھی۔ میں نے سوچا دس پانچ ہزار جھاڑ لوں۔"

سرلا ہنس کر بولی ــــ "تب تو پارٹی کیا اچھا خاصہ روپیوں کا درخت تھا وہ۔!!"

دیوان چمن لال سرلا کی پُر لطف باتیں سن کر خوشی سے جھوم اُٹھے۔ انہوں نے سرلا کے چہرے پر نگاہیں ڈالیں تو دیکھنے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ بولے "سرلا تمہارا حُسن اس قدر تیزی سے قیامت ڈھانے لگے گا تو میرا کیا حال ہوگا۔!"

سرلا مسکرا کر بولی۔ "ابھی سے ہمت پست ہو چلی۔ ابھی تو ابتدائی حالت بھی پوری نہیں ہوئی۔!"

سرلا دیوان چمن لال کو اب اچھی طرح پہچان رہی تھی۔ ڈاکٹر کمار کے ساتھ دوسری بار جو نوجوان اُن کی کوٹھی پر آیا تھا اور جسے سرلا کی ماں نے بہت پسند کیا تھا۔ وہ دیوان چمن لال ہی تھا۔ سرلا نے اُس کی فوٹو کو بہت دھیان سے دیکھا تھا۔ اس کی ٹھوڑی سرلا کو پسند نہیں آئی تھی۔ دیوان چمن لال کے خوبصورت چہرے پر اُن کی بھاری ٹھوڑی ہی سب سے زیادہ بدصورت چیز تھی۔

دیوان چمن لال آج شراب کے نشے میں تھے۔ انھیں ہر چیز رنگین نظر آرہی تھی۔

سرلا اُنھیں آج بہت اچھی لگ رہی تھی۔ سرلا قدرے مسکراتی تھی تو انھیں لگتا تھا کہ اُس کے ہونٹوں سے پھول برس رہے تھے۔ وہ کچھ کہتی تھی تو وہ سمجھتے تھے کہ وہ اظہارِ محبت کر رہی ہے۔

پارٹی سے دیوان چمن لال اور سرلا انڈیا گیٹ کی طرف چل دیئے۔ آج وہاں کی خوبصورتی خاص طور پر دیکھنے کے قابل تھی۔ شاید کوئی غیر ملکی مہمان آیا

تھا - جس کے استقبال میں خاص روشنی کا انتظام تھا -

یہ خاص درشن دیکھ کر دیوان چمن لال کو لگا کہ گویا سرکار نے یہ سب کچھ اُن کے اور سرلا دیوی کے سواگت میں کیا تھا - دیوان چمن لال بولے - "سرلا دیوی آؤ چلو - اُس درخت کے پاس پڑے ہوئے اُس بنچ پر بیٹھیں گے کچھ دیر -"

سرلا اُن کے ساتھ ساتھ ہولی - دونوں جا کر بنچ پر بیٹھ گئے -

ٹھنڈی ہوا بہہ رہی تھی - آسمان پر ستارے چمک رہے تھے - اور یہاں رنگ برنگی بتیاں -

ٹھنڈی ہوا دیوان چمن لال کے ماتھے سے ٹکرائی تو نشہ ذرا اور کھل اُٹھا نشے کے ساتھ ساتھ اُن کے چہرے پر رونق آ گئی - وہ بولے - "سرلا دیوی - وہ کون سا دن ہوگا جب میں آپ کو اپنی کہہ سکوں گا -"

سرلا اُن کی طرف دیکھ کر آہستہ سے مسکرا دی - بولی - "کیا اب آپ مجھے اپنا نہیں سمجھ رہے ــــ"

دیوان چمن لال قدرے شرمندہ سے ہو گئے - سرلا کی بات سُن کر - لیکن فوراً ہی جذبات سے مغلوب ہو کر بولے - "سرلا دیوی - ! وہ دن کتنا شبھ ہوگا - جب تم ......" وہ کہتے کہتے رک گئے -

"میں سمجھی نہیں آپ کا مطلب - آپ کچھ کہتے کہتے رک گئے -"

دیوان چمن لال شرما کر بولے - "آپ کے پتا جی نے جب اخبارات میں آپ کے لئے ور تلاش کرنے کے خیال سے اشتہار بھیجا تھا - تو میں بھی آپ کی خدمت میں آپ کے یہاں گیا تھا - لیکن آپ کی نظرِ عنایت اُسی وقت مجھ پر تو پڑی -!"

سرلا یہ سُن کر اُچھل پڑی - بولی ــــ "ارے واہ -! یہ راز کی بات آپ نے پہلے نہیں بتلائی مجھے ـــ تب تو آپ پہلے سے مدعی ہیں - مجھ پر آپ کا پہلا

بھی دعوے ہے ۔"

دیوان چمن لال بولے ۔ "میں نے پھر بھی بارہا مرتبہ آپ کے نیاز حاصل کئے ۔ آپ سے بات چیت کرنے کا خیال آیا ۔ لیکن ہمت ہی نہ ہوئی کبھی ۔ میں نے سوچا پتہ نہیں آپ کیا سوچنے لگیں میرے بارے میں ۔ اس لئے ہر بار اپنے دل کو مسوس کر رہ گیا ۔!!"

"دیکھئے کیسی بد قسمتی رہی آپ کی اور میری ۔ آپ میں بھی محبت اُجاگر کرنے کی ہمّت اس وقت ہوئی جب میں اور آپ دونوں ہی دیگر دونوں اشخاص کے شکنجوں میں پھنسے ہیں ۔" کہہ کر سرلا ہنس پڑی ۔

نشے میں ہونے کی وجہ سے دیوان چمن لال میں باتیں کرتے کچھ جھجک سی ہو رہی تھی ۔ وہ شرمندگی سے بولے ۔ "سرلا دیوی ۔ اب آپ سے کیا چھپاؤں آج مجھ سے بڑی بھاری بھول ہو گئی !!"

"آخر کیا ۔۔۔ ؟"

"میں آج کچھ دوستوں کے جھمیلے میں ایسا پھنسا کہ شراب پینا پڑ گئی ۔ میں قطعی شراب پینا نہیں چاہتا تھا ۔ مجھے شدید نفرت ہے اس سے ۔ لیکن دوستوں نے اتنا مجبور کر دیا کہ مانے ہی نہیں کمبخت ۔"

سرلا مسکرا دی ۔ بولی ۔۔ "تو پھر کیا ہوا ۔ شراب غریب آدمیوں کے لئے عیب ہے ۔ آپ ایسوں کے لئے نہیں ۔ آپ تو شراب میں نہا بھی سکتے ہیں ۔"

سرلا کی منھ سے یہ باتیں سن کر دیوان چمن لال کا دل گدگدا اُٹھا ۔ وہ بولے "سرلا دیوی ۔ آپ بہت پاکیزہ خیالات کی مالک ہیں ۔ میری بیوی شانتا اس معاملہ میں انتہائی دقیانوسی واقع ہوئی ہے ۔ اُسے پتہ چل جائے

میں نے شراب پی ہے تو مجھ سے باتیں کرنا بھی پسند نہ کرے۔"

"ارے رام رام۔ تب تو ہر کی ندامت پسند ہی ہو۔ یہ جاپان میں بیٹھی ہوں شاید۔ ہندوستان میں تو سبھی بات کی بیویاں ایسی ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کی کوئی غلطی نہیں ہے" دیوان چمن لال بولا۔

"جی نہیں۔ سرلا دیوی یہ بات نہیں ہے۔" صرف اتنا کہہ کر دیوان چمن لال چپ ہو گئے لیکن سرلا بات کو یونہی ختم کر دینے والی تھی۔ وہ جب تک کسی بات کی تہہ میں نہیں پہنچ جاتی تھی اسے چین نہیں ہوتا تھا۔ اس کے خاوند ڈاکٹر کمار نے اگر دیوان چمن لال کا ساتھ اسی وقت ختم کر دیا ہوتا۔ لیکن اس کے دل میں یہ تجسس پیدا ہوا کہ کوئی ایسا بھی شخص ہے جو باہر سے اچھا کہنے کے سے کچھ ہو جاتا نہیں...!!"

سرلا دیوی:- "دیوان چمن لال جی۔ آپکی بیوی پرانے خیالات کی مالک ہوں لیکن آپ آپ سے بہت محبت کرتی ہیں۔"

سرلا کی بات سن کر دیوان چمن مضحکہ خیز انداز سے مسکرائے۔

"سرلا دیوی۔ اپنی بیوی کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ جیسی ادہر سے کالی ہے ویسی ہی اندر سے بھی کالی ہے۔ پر یا نہ نے اسے ظاہری باتوں سے ایک ایسا بھی بنا لیا ہے۔ میں بیوقوف ہوں۔ جو اس کی پیشانی پر لٹکے سائن بورڈ کو بھی نہ پڑھ سکا۔ اور پاگل کی طرح اس کے اندر گھستا ہی گیا۔

"سرلا دیوی۔ سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے وہاں تاریکیوں کے علاوہ کچھ بھی دکھائی نہیں دیا کچھ بھی نہیں ملا۔"

سرلا دیوی۔ "لیکن دیکھنے میں تو وہ مجھے خوش مزاج لگیں۔ مجھے تو ان کا بھاؤ بھی بہت اچھا لگا۔"

سرلا کی بات سن کر دیوان چمن لال مسکرا کر بولے۔ "ان میں یہی تو خوبی ہے سرلا دیوی۔"

وہ پھر اس شخص پر اپنی خوش مزاجی کی چھاپ ڈالتی ہے جو ان سے باتیں کرتا ہے۔ اس دیش کے بیچ تو میں بھی آ گیا تھا۔ یہ پھول نہ ہوتی تو میں ایک ہی چھلانگ میں اس خندق میں نہ کود پڑتا آنکھوں سے دیکھ کر کون گڑھے میں کود دے گا۔"

"تو آپ نے خندق میں چھلانگ لگا دی تھی جو تلاش کرنا چاہتے تھے آپ کو مل نہ سکا۔"

"پتھر سرلا دیوی! بالکل پتھر۔ میری قسمت ہی ساتھ نہ دے سکی۔" آہ بھر کر دیوان چمن لال بولے۔

سرلا کچھ بھی نہیں بولی۔ "تم شراب کے نشے میں شاعر بن رہے ہو ۔ ۔ ۔ ۔ صاف صاف باتیں نہیں کہہ رہے"۔

سرلا کی یہ بات سن کر دیوان چمن لال کو لگا کہ گویا سرلا روٹھ گئیں۔ وہ نرم دلی سے بولے۔ "سرلا دیوی آپ سے چھپانے کی کوئی بات نہیں رہ گئی ہے میں تنا تنا کر اپنے راستے سے ہٹا دینا چاہتا ہوں۔ اور میں اسے ہٹا کر ہی رہوں گا مجھے یہ کام کرنے سے شخص نہیں روک سکتا۔" دیوان چمن لال نے مخمور نگاہوں سے سرلا کی طرف دیکھ کر کہا۔ جب تک یہ کانٹا درمیان سے نہیں ہٹے گا تب تک میں اور آپ دونوں کیسے مل سکیں گے۔" نشے میں دیوان چمن لال کہہ گئے۔

پھر کچھ دیر بعد بولے۔ ایک بار تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک ڈاکٹر کے بچے نے اسے بچا لیا۔ میرا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔" درد بھرے لہجے میں دیوان چمن لال نے کہا۔۔۔" "دیکھتا ہوں کہ کون اب بچاتا ہے، کہیں اسے!!"

سرلا کانپ اٹھی۔ اس کا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے اپنے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات نہ آنے دیئے۔ وہ مسکرا رہی تھی اور مسکراتی رہی۔ بولی "مجھے آپ سے انتہائی ہمدردی ہے۔ آپ کی حالت واقعی بہت سنجیدہ ہے۔ آپ کو احتیاط برتنی چاہیئے۔!"

دیوان چمن لال نشے میں اور بھی جذباتی ہو گئے۔ بولے۔" سرلا دیوی:
—: آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے۔ میری حالت انتہائی خطرناک ہے۔ میں کسی سے کھل کر محبت بھی نہیں کر سکتا۔ میری اس حالت میں اگر آپ مدد کریں تو میں بہت جلد ہی اس مسئلہ کو سلجھا جا سکتا ہوں۔"

سرلا بولی :۔ "آپکے لئے سرلا کیا نہیں کر سکتی دیوان چمن لال جی"۔

" جب آپ اپنا سب کچھ مجھ پر نچھاور کرنے کو تیار نہیں تو کیا میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتی ؟"

سرلا کی بات سن کر دیوان چمن لال کو قدرے اطمینان ہوا۔ وہ بولے۔

"سرلا دیوی۔ اس کانٹے کو نکال پھینکا تو دونوں زندگی بھر عیش کریں گے۔ کروڑوں کی دولت ہاتھ آئے گی ایک نئی زندگی ہوگی ایک نئی دنیا ہوگی۔ اس دنیا میں تم ہوگی اور میں ہونگا ...... !!"

" اور آپ کی شراب ہوگی"۔ مسکرا کر سرلا بولی۔

دیوان چمن لال احساس شرمندگی کے بوجھ تلے دب کر بولے :۔ "سرلا دیوی سچ کہتا ہوں ان چند دنوں میں آپ نے میرے دل کو جتنا ہرا دیا اتنا شاید میں آج تک نہیں ہوا تھا !!"

سرلا مسکرا کر بولی :۔" .... انہیں چیزوں کو پڑھے بنا انہیں پہچانا نہیں جا سکتا۔ !!"

اب سرلا کو یہ سمجھتے ہوئے دیر نہ لگی کہ دیوان چمن لال نے اس بدصورت لڑکی سے شادی کرنا کیوں منظور کیا۔ اور کیوں ... یہ ... ہاشے گھر جوائی بن کر یہاں آئے ہیں یہی تو نقصہ اس کیس میں بھی تھا۔ جس کے بارے میں میں نے پتا جی سے سوال کیا تھا یہ منظور کرتے وقت دیوان چمن لال نے سوچ لیا ہوگا کہ بیوی کی شکل میں سے

قبول کر کے اس کے دل میں پریم کا دشواش جگا جائیگا۔ پھر کسی دن اسے زہر دے کر ختم کر دیا جائے گا۔ کروڑوں کی دولت ہاتھ آجائے گی۔

سرلا یہ خیال کر کے خوفزدہ ہوگئی۔ اس نے دیوان چمن لال کے چہرے پر دیکھا تو وہ خنک ہوا کے جھونکے کھا کر مستی میں جھوم رہے تھے۔ ان کی پیاسی آنکھیں سرلا کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ سرلا اندر ہی اندر تھرتھرا اٹھی۔ اچانک دیوان چمن لال کے منہ سے نکلا:-

"سرلا - آج تم اس قدر حسین کیوں نظر آرہی ہو؟"

سرلا بولی:- "جوں جوں آپ کے سوال میں میرے تئیں محبت کا جذبہ بڑھتا جائے گا توں توں میں آپ کو اور حسین نظر آنے لگوں گی۔"

سرلا کی بات سنکر دیوان چمن لال باغ باغ ہو گئے۔

سرلا کو آج ڈاکٹر کمار کے الفاظ کا خیال آیا۔ لیکن کیا جتنا گہرائی سے وہ دیوان چمن لال کو سمجھ پائی ہے۔ اتنی ہی گہرائی سے ڈاکٹر کمار کو بھی سمجھتی ہے؟ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اچھا آدمی نہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے ہوں گے کہ وہ ایسا آدمی کیوں نہیں ہے اس میں کس قدر خوبیاں پوشیدہ ہیں اور یہ کہاں تک آگے بڑھنے کی ہمت کر سکتا ہے۔

سرلا کو خوشی تھی کہ اس نے ایک نئی تلاش کی۔ اس نے آج وہ بات جانی تھی کہ ڈاکٹر کمار نہیں جانتے۔

دیوان چمن لال کے پاس سے رخصت ہو کر سرلا سیدھی اپنے بنگلے پر گئی۔ ڈاکٹر کمار وہاں نہیں تھے سرلا نے کئی دنوں سے انہیں نہیں دیکھا تھا۔ سرلا کی نگاہیں ان کے نیاز کو ترس رہی تھیں۔

"صاحب نہیں آئے کیا ابھی ہے" سرلا نے نوکر سے پوچھا۔

"آئے تو تھے میم صاحب! پھر ہسپتال چلے گئے!!"

سرلا رکی نہیں وہاں۔ سیدھی ہسپتال پہنچی۔ وہ ڈاکٹر کمار کے آفس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ڈاکٹر کمار کی نظر اس پر پڑی۔ وہ ایک دراز میں کھڑے کسی مریض کو دیکھ کر سسٹر کو کچھ باتیں سمجھا رہے تھے۔

سرلا کو دیکھ کر وہ آگے بڑھ گئے عزت و قدر کے ساتھ اپنے ساتھ وارڈ تک لے گئے۔ بولے:

"سرلا دیوی۔ یہ دیکھو یہ مریض اگر میں یہاں نہیں ہوتا تو پرلوک سدھار گیا ہوتا"

سرلا مسکرا کر بولی: "چلئے بچ گیا بے چارہ۔۔۔ اچھا ہوا کہ آپ کہیں کسی

پارٹی میں میرے ساتھ نہ ہوئے ..!! چلیے کام ختم ہو گیا ہو تو چلیں !!
"چلو چلیں ۔!" مسکرا کر ڈاکٹر کمار سرلا کے ساتھ اپنے بنگلہ کی جانب چل دیئے
ڈاکٹر کمار سیدھا بنگلے پر آ گئے۔ دونوں جا کر ڈرائنگ روم میں صوفے
پر پاس پاس بیٹھ گئے۔
ڈاکٹر کمار نے دیکھا کہ سرلا آج بہت خوش تھی۔ اس کی صورت دیکھ کر لگ رہا تھا
کہ گویا آج اُسے کوئی ایسی چیز مل گئی ہے جس کے پیچھے وہ کتنے ہی دنوں سے پاگل
بنی پھر رہی تھی۔
سرلا ڈاکٹر کمار کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی :۔
"آپ نے ایک دن کہا تھا کہ دیوان چمن لال اچھا آدمی نہیں ہے۔ کیا میں جان
سکتی ہوں آپ نے وہ بات کس بنیاد پر کہی تھی ۔!"
ڈاکٹر کمار سرلا کی بات سنکر مسکرا دیے۔. بولے :" معلوم دیتا ہے کہ سرلا
دیوی نے دیوان چمن لال کی دکالت کو ترکیا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں اسے ٹھیک نہیں
سمجھتا، لیکن جب آپ کہہ رہی ہیں تو میں آپ کو بتلا دوں کہ وہ آدمی نہیں جانور
ہے۔ اس کے ساتھ تمہارا میں اِدھر اُدھر جانا قطعی پسند نہیں کرتا۔"
سرلا مسکرا کر بولی ۔" یہ میں جانتی ہوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور یہ بھی جانتی
ہوں کہ یہ آپ کو اچھا نہیں لگ رہا ہے لیکن یہ بھی پتہ ہے کہ میں کیا کر رہی ہوں۔
میں کبھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی جس سے ڈاکٹر کمار کے وقار کو دھکا لگے۔
تہذیب و تمدن، سوسائٹی کا کوئی شخص زندگی بھر انہیں تحقیر آمیز نگاہوں
سے دیکھنے کی ہمت کرے"
سرلا نے ڈاکٹر کمار کی طرف احترام بھری نظروں سے دیکھا ان کی آنکھیں
ڈبڈبا آئیں۔ انہیں انتہائی افسوس ہوا کہ ان کی دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان

کی بیوی ان کی بے عزتی کا سبب بن کر رہے گی۔

ڈاکٹر کمار نے سرلا کو اپنی بانہوں کے حلقہ میں لیکر اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا۔ انہیں دکھ ہوا کہ انہوں نے کیوں اتنے دن نظر انداز کر لیا۔ سرلا کی گھومنے پھرنے کی عادت کو پسند نہ کرنا الگ بات تھی اور اس کے لئے اس کو الگ کرنا الگ۔ انہیں یہ ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا۔

سرلا کو آج اپنے خاوند کے سینے پر رکھ کر کس قدر سکون حاصل ہوا وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔

سرلا پھر ذرا سے سنبھل کر بولی۔

"میں آپ سے دیوان چمن لال کے بارے میں پوچھ رہی تھی"۔

ڈاکٹر کمار ہنس کر بولے:

"تم چمن لال کی پوری تاریخ جاننا چاہتی ہو تو سنو میں سناتا ہوں۔ دیوان چمن لال میرا بچپن کا ساتھی ہے ہم دونوں ساتھ ایک جماعت میں پڑھتے ہیں چمن لال کی بیوی شانتا دیوی بھی ہمارے ساتھ ہی پڑھتی تھی وہ مزاج کی بہت نرم اور دل کی بہت مسکین تھی۔

"شانتا دیوی پڑھنے میں ہوشیار نہیں تھی۔ ویسے ہی بہن بھائی بھی تھے۔ وہ شانتا دیوی بڑے دور کے ڈرائنگ فراق میں رہتے تھے۔ شانتا دیوی تمہیں بھی چمن لال کے تئیں کشش پیدا ہو چلی تھی۔ یہ سوچ کر دیوان چمن لال نے شانتا دیوی کے ماتا پتا سے بھی سانٹھ گانٹھ کر لی اور ان دونوں کی شادی سرانجام پا گئی۔

"شانتا دیوی کے پتی بن کر دیوان چمن لال گھر جوائی کی شکل میں ان کے گھر ہی چلے آئے کیونکہ ان کی اپنی حالت کچھ نہیں تھی۔ کچھ دن بعد شانتا دیوی کے ماتا پتا شر گباش ہو گئے ... شانتا دیوی کو دیکھ بھال کر ... دونوں

ختم ہو گئے۔ اب چمن لال بھی شانتا دیوی کے سب کچھ تھے۔

"شانتا دیوی اس کے چنگل میں آ گئی۔ اپنی جائداد کے بارے میں تو وہ ہوشیار رہی شانتا دیوی کو بخوبی علم تھا کہ دیوان چمن لال نے کثیر دولت کی خاطر اس سے شادی کی تھی لیکن وہ حقیقت سے بے خبر رہی کہ دیوان چمن لال کیا چاہتا تھا۔

"شانتا دیوی یہ جانتی تھی کہ اس میں خوبصورتی نہیں ہے اس نے اسے کبھی خوبصورت لڑکیوں سے ملنے کو بھی نہ روکا ذرا سوچو سرلا! کیا کوئی بیوی کبھی یہ برداشت کر سکتی ہے لیکن شانتا دیوی نے اس کے لئے اپنے سینے پر پتھر رکھ کر سب کچھ برداشت کیا۔ اس پر بھی اس کی تسلی نہیں ہوئی۔ یہ شانتا کا وجود ہی برداشت نہ کر سکا۔ اسے شانتا دیوی اپنی راہ میں کانٹا محسوس ہوئی۔ ایک دن یہ شانتا دیوی کو زہر دینے کا انتظام کر کے خود بمبئی اڑ گیا۔

"شانتا دیوی کا پرانا نوکر جو کالج میں اسی کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہ اطلاع دی۔ وہ بہت خوفزدہ تھا اسوقت میں نے کر دیکھا شانتا دیوی کو زہر دیا گیا تھا۔ سمجھئے کو ۲ ہزار روپیہ دے کر دیوان چمن لال نے یہ کام کرایا تھا۔ یہ راز چھپا نہ رہ سکا پولیس نے سب اگلوا لیا۔ لیکن آخیر میں بدنامی کے خوف سے پولیس کو کچھ دے دلا کر معاملہ وہیں دبا دیا گیا۔

زہر اس قدر گہرا نہیں تھا میں نے انٹی پائیزن ڈوز دیا اور زہر اترتا چلا گیا شانتا دیوی بچ گئی۔ تب سے شانتا دیوی اس سے بہت محتاط رہتی ہے شانتا دیوی اور یہ ایک کوٹھی میں لیکن بظاہر ایک دوسرے سے بالکل الگ رہتے ہیں شانتا کا کھانا پینا بالکل الگ ہے۔ ان میں بول چال بھی برائے نام ہی ہے۔ لوگوں کے دکھاوے کی خاطر باہر کے آدمی کے سامنے چاہے بھلے ہی میاں بیوی سے لگتے ہوں

لیکن ان میں میاں بیوی جیسی کوئی چیز نہیں۔ ناگن اور بندر ایک جگہ پر رہ رہے ہیں۔ ناگن سوچ رہی ہے کہ بس چلے تو اسے اپنی لپیٹ میں باندھ کر اس کی ہڈی پسلی برابر کر دے۔ اور بندر سوچ رہا ہے کہ پنجہ لگے تو اس کا سر پکڑ کر کچل دے دونوں اپنی اپنی جگہ چپ بیٹھے ہیں۔

اب کچھ زندگی نہیں ہے اس کی کوئی سہارا نہیں ہے اسکا۔ اس لئے شانتا کے ٹکڑوں پر مہرادان کاٹ رہا ہے وہ"

سرلا سوچ رہی تھی کہ شانتا دیوی کو زہر دینے والی بات کا راز وہ ہی دیوان چمن لال کی نشے کی حالت کی وجہ سے نکال کر لائی تھی۔ لیکن ڈاکٹر کمار کو سب کچھ پہلے ہی سے معلوم تھا۔

دیوان چمن لال نے شراب کے نشے میں بھی اتنا خیال رکھا کہ اس نے شانتا دیوی کو زندگی بخشنے والے ڈاکٹر کا نام نہیں بتایا۔

سرلا سنجیدگی سے بولی

"یہ زہر دینے کی بات دیوان چمن لال نے میرے سامنے بھی تسلیم کی"۔

ڈاکٹر کمار کو یہ بات سنکر بالکل حیرت نہ ہوئی۔ وہ چمن لال کی نس نس سے واقف تھے۔ بولے۔

"سرلا دیوی چمن لال انتہائی ظالم شخص ہے اسدن میں نے ہسپتال میں تمہاری شیلا دیوی سے ملاقات کرادی تھی وہ دیوان چمن لال کا پہلا شکار ہے اس کی زندگی اسی پاجی نے تباہ کر دی۔ اس کے پتی ایک کالج میں پرنسپل تھے۔ اس نے انہیں اپنی دولت کے چمک دکھا کر اور اپنی صحت و خوبصورتی کا جال بچھا کر راستے سے ہٹا دیا۔ اس کے خاوند نے اپنی دوسری شادی کر لی"

شانتا بہت دنوں تک ہسپتال میں ٹھہری رہی لیکن یہ کبھی اسے دیکھنے تک

نہیں آیا - اس سے نیز اس کے بعد ہزار درجہ اچھے نظیر جوانی بیوی کو ساتھ لیکر اُسے دیکھنے آئے اور ان سے بھی زیادہ ان کی نئی بیوی نکلی اور اس دن تک برابر ان کے ساتھ رہی جب تک وہ ہسپتال سے بیمار نہ ہو گئی۔

پھر لمحہ بھر کے لئے ہنس کر مسکراتے ہوئے بولے: "میں نے شانتا کو بچا لیا اس کی بھی جلن اس کے دل میں کم نہیں ہے سرلا تم سے تعلق پیدا کر کے تمہارا نمبر حاصل کرنے میں تمہارے حسن سے زیادہ کشش اس کے لئے یہ ہے کہ وہ مجھے بدنام کرکے تمہیں اپنے ساتھ ساتھ لگا کر پھر میرے دوستوں میں میری بدنامی کرے۔

ڈاکٹر کمار کی بات سُنکر سرلا نے اپنے خاوند کے دل کی حالت کا اندازہ لگایا اُسے انتہائی افسوس ہوا کہ اس کے کام سے اس کے خاوند کو تکلیف پہنچی تھی۔ وہ سنجیدہ لہجہ میں بولی: "ڈاکٹر کمار آپ کی اور میری عزت دو نہیں ہیں آپ کی عزت کرنے کا خیال کرنے والا شخص عزت دو تو قبر نہیں بخش سکتا تھا" کہتے ہوئے سرلا کی آواز میں عزم و استقلال پیدا ہو گیا۔

ڈاکٹر کمار نے دیکھا کہ اس وقت سرلا کے چہرے پر جو چمک اور رونق تھی اس کے انہوں نے پہلی بار درشن کئے تھے وہ چمک اور رونق دھیرے دھیرے لطیف مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئی۔ ڈاکٹر کمار اس حسین و دلکش شبیہ کو اپنے دل کی انتہائی گہرائیوں میں چھپانے کو بے قرار ہو گئے۔

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر کہا: "میری سرلا کبھی میرے دکھ کی وجہ نہیں بن سکتی۔ اس کا مجھے پورا یقین ہے اس لئے میں ہر طرح سے مطمئن ہوں"۔

"آپ کے دشمنوں کو کبھی ٹھیس نہیں لگے گی ڈاکٹر کمار" سرلا نے

لطیف آواز میں کہا

"ڈاکٹر کمار کا دل ادھر کچھ دنوں سے بہت پریشان سا رہتا تھا سچ بات تو یہ تھی کہ وہ سرلا کا چمن لال کے ساتھ جانا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ چمن لال اُن سے بدلہ لینے کے لئے سرلا پر اپنی محبت اور امارت کا جال بچھا رہے تھے۔ لیکن آج سرلا کی باتوں سے انہیں قلبی اطمینان حاصل ہوا انہیں یقین ہو گیا کہ سرلا دیوان چمن لال کو بیوقوف بنا سکتی ہے بن نہیں سکتی۔

وہ سرلا سے بولے

"تم نے جو کچھ کہا سرلا دیوی وہ سب ٹھیک ہے لیکن سانپ سے کھیلنے سے کیا فائدہ؟"

"پیرین سے شادی کر کے آپ کہہ رہے ہیں کہ سانپ سے نہ کھیلئے کہہ کر سرلا کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر بولی

"آپ کو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دیوان چمن لال مجھ پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دینے کا فیصلہ کر چکے ہیں میرے اور ان کے درمیان جو شادی کا کانٹا ہے آپ سے وہ بہت جلد دور کرنے کی فکر میں تھے" یہ کہہ کر سرلا چپ ہو گئی۔ گویا اسے جو کچھ کہنا تھا سب کچھ کہہ دیا۔

ڈاکٹر کمار بولے:۔ سرلا دیوی دنیا بہت عجیب ہے میں نہیں سمجھ رہا کہ میرے پھول کو کانٹوں میں گھسیٹنے کی کیا ضرورت ہے"

سرلا مسکرا کر بولی

"پھول کانٹوں پر ہی کھلتے ہیں ڈاکٹر کمار۔!"

وہ پھر بولی

"آپ نے میری بات نہیں سنی۔ میرا مطلب ہے کہ دیوان چمن لال تمہاری جان لینے کی سازش کر رہے ہیں۔۔!"

"میں جانتا ہوں۔"

"کیا شانتا دیوی بھی جانتی ہے اس راز کو؟"

"یقیناً جانتی ہے۔"

"پھر دونوں ساتھ ساتھ کیوں رہتے ہیں؟"

ڈاکٹر کمار بولے۔

"ایسی ہی بات نہیں ہے کچھ۔ شانتی دیوی کے پتا کی وِل ہی اس قسم کی ہے کہ نہ تو شانتا اسے نکال سکتی ہے اور نہ یہ جانا چاہتا ہے۔ اگر شانتا اسے اپنی مرضی سے الگ کرنا چاہے تو شانتا کو اپنی آدھی جائداد اسے دینا ہو گی۔ اس وقت یہ چاہتا بھی یہی ہے کہ شانتا دیوی اس سے تنگ آکر اسے الگ ہونے کے لئے کہہ دے۔ اور اسے اس کی نصف جائداد مل جائے۔"

سرلا بولی "تو پھر شانتا اسے اپنی آدھی جائداد دے کیوں نہیں دیتی۔ پنڈ چھڑا لیتی کیوں بے کار اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالے بیٹھی ہے۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا دیئے۔ سرلا کی بات سن کر وہ بولے

"یہ تو تم ہی سمجھ رہی ہو کہ اس نے خطرے کو اپنے سر پر بٹھا رکھا ہے۔"

"شانتا دیوی کیا کہتی ہے؟"

"وہ سمجھتی ہے کہ ایک سانپ کو پکڑ کر اسے دو گنوں کے سامنے ہی پٹاری میں بند کر لیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اب ایک سانپ کے دو دو سپیرے کھینچا تانی ہیں۔ سانپ بھی پھنکارنے سے باز نہیں آرہا۔ دیکھنا ہے کہ سپیرن سانپ کے دانت توڑ کر اس سے دل بہلانے میں کامیاب ہوتی ہے یا سانپ پھنکارتا ہوا ٹوکری سے نکل کر دونوں سپیروں کو ڈس لیتا ہے۔"

سرلا مسکرا کر بولی:۔ "سپیرنوں پر سانپ کا زہر نہیں چڑھے گا۔"

اور اگر حرج بڑھے گا بھی تو تمہارے پاس ڈاکٹر بھی ہے۔ پھر تمہیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟

سرلا کی یہ پُر مزاح بات سن کر ڈاکٹر کمار کا دل گدگدا اٹھا۔ اس نے سرلا کا سر اپنی آغوش میں رکھ کر اس کی آنکھوں میں ڈوب کر کہا۔

"سرلا دیوی:"

"آپ مجھے دیوی نہ کہا کریں۔ میں دیوی کلدھ سے ہوں۔ دیوی تو پتھر کی ہوتی ہے جو ہلے نہ ڈلے۔ میں تو چلتی ہوں۔ ڈولتی ہوں۔ ہنستی ہوں۔ مسکراتی ہوں۔ بولتی ہوں باتیں کرتی ہوں۔ اور بھی نجانے کیا کیا کرتی ہوں!!"

ڈاکٹر کمار بولے۔

"سرلا۔"

"ہاں!۔ اب ٹھیک ہے میں بھی اب آپکو صرف کمار ہی کہوں۔ ڈاکٹر کمار نہیں ڈاکٹروں کا تعلق آپ کے اسپتال سے ہے!!"

"سرلا....!"

"کمار....!"

"اچھا لگا آپ کو؟"

"بہت اچھا۔"

اور پھر سوچ کر ڈاکٹر کمار نے پوچھا

"تو اب چمن لال تم پر تحق دو ہے تمہارے کتے دن شانتا کو طلاق دے سکتا ہے؟"

"کہتے تو نہیں۔! دے سکتے ہیں یا نہیں یہ تو بھگوان ہی جانے۔ لیکن دے نہیں سکتے کیونکہ طلاق دی نہیں اور شانتی دیوی کی آدھی جائداد سے بے دخل ہوئے"

دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے

شانتا دیوی اب دیوان چمن لال کے تئیں مکمل طور پر بے فکر تھی وہ کیا کرتے ہیں۔ کون ان کے پاس بیٹھتا ہے۔ کیا وہ جانتے ہیں۔ ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ دیوان چمن لال کے ذریعہ خود کو زہر دیئے جانے سے قبل وہ ان کا بہت دھیان رکھتی تھی۔ ان کے آرام کا خیال ہر وقت اسے رہتا تھا۔

ان دونوں چمن لال کے پاس اگر کوئی لڑکی آتی تھی تو وہ ایکدم چوکنا ہو جاتی۔ اُسے اچھا بھی نہیں لگتا تھا وہ۔ اس کے دل پر ٹھیس لگتی تھی۔ لیکن دیوان چمن لال کے ذریعہ خود کو زہر دلا کر مار ڈالنے کی سازش ہونے کے بعد اس نے ان باتوں پر توجہ بند کر دی تھی۔ اُن کے پاس آنے والی عورتوں کو وہ تنگ نظر سے تو دیکھتی تھی لیکن چاہتی بھی تھی کہ کسی طرح دیوان چمن لال ان میں سے کسی کے پھندے میں پھنس جائیں اور اُسے آزادی مل جائے۔

شانتا دیوی بیکار بات کو بڑھانا نہیں چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح دیوان چمن لال اپنا منہ کالا کر کے یہاں سے نکل بھاگے۔ وہ انہیں کھو ئی

آنکھوں بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی تھی لیکن اس کے چہرے سے اس کے ان تاثرات کو جان لینا بہت مشکل تھا۔ اس بارے میں بھی کسی سے باتیں نہیں کرتی تھی۔

دیوان چمن لال بھی گھات لگائے تھے۔ وہ ایک ایک تیر سے تین تین چڑیوں کو زخمی کرنے کے فراق میں تھے۔ انہیں اب پختہ یقین ہو چکا تھا کہ سرلا ان کے جال میں پھنس چکی ہے۔ سرلا کے سلوک اس کی بات چیت کے ڈھنگ اس کی ڈاکٹر کمار سے بے رخی یہ سبھی باتیں ایسی تھیں جن کے نتیجے کے طور پر دیوان چمن لال سمجھ چکے تھے کہ سرلا دیوی اب ان کے اشارہ پر ناچے گی۔ ان کے دل کو پورا یقین تھا کہ سرلا ان کی خوبصورتی اور انتہا امارت پر لٹو ہے۔ اُسے اب ڈاکٹر کمار میں کوئی کشش نظر نہیں آتی تھی۔ سرلا کے سلوک کو دیکھ کر ڈاکٹر کمار بھی سرلا کو نظر انداز کرنے لگے تھے۔ انہوں نے سرلا کے ساتھ پارکوں میں آنا جانا چھوڑ دیا تھا۔ یقیناً سرلا اور ڈاکٹر کمار کے دلوں میں گانٹھ پڑ چکی تھی۔ ایسی حالت میں دیوان چمن لال کو سرلا سے پورے امید تھی کہ وہ سرلا ان سے وفا کرے گی۔

آج سرلا جب دیوان چمن لال کی کوٹھی پر گئی تو انہوں نے سرلا کا اپنی بیوی شانتا دیوی سے تعارف کرایا۔ دیوان چمن لال جانتے تھے کہ شانتا اب ان کا یقین بالکل نہیں کرتی۔ اس لئے انہیں ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو شانتا کا اعتماد حاصل کر سکے۔ انہیں یقین تھا کہ جب شانتا کو سرلا دیوی کا تعارف حاصل ہوگا تو وہ اس کی طرف کھنچے بنا نہ رہ سکے گی۔ وہ کمار کا بہت احترام کرتی ہے اور اسے قابل احترام سمجھتی ہے۔ اس بات نے بھی راستے کا کانٹا ہٹنے سے روکا تھا۔ کم بخت نے بھیجو کی دوستی کا بھی خیال نہیں کیا۔

دیوان چمن لال کے دل میں ڈاکٹر کمار کے تئیں بہت ناراضگی تھی۔ انہوں نے چمن لال کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

سرلا کا شانتا دیوی سے تعارف کرا کر دیوان چمن لال کہیں چلے گئے۔ سرلا بھی

سرلا بھی یہی چاہتی تھی کہ اُسے تنہائی میں شانتا دیوی سے باتیں کرنیکا موقعہ ملے۔

شانتا دیوی کو جب یہ پتہ چلا کہ سرلا ڈاکٹر کمار کی بیوی ہے تو اس کے دل میں جذبات کا بے پناہ طوفان امڈنے لگا۔ اس کا دل سرلا کیطرف کھنچ گیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

سرلا نے شانتا دیوی کے چہرے پر ہونے والے اس تبدیلی کو بڑے غور سے دیکھا۔

آج سرلا دیوی شانتا سے خاص محبت اور عزت سے ملی۔ وہ سرلا کے اندر جھانکنے لگی۔ اس کے دل میں آیا کہ فوراً ڈاکٹر کمار کے پاس جاکر اس راز کو جانے لیکن جلد بازی کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

سرلا نے آج سے پہلے کئی بار شانتی دیوی اپنے یہاں آنیکا دعوت نامہ دیا تھا لیکن اس نے سوچا نہیں تھا اس بارے میں۔ وہ سرلا کو شریف عورت نہیں سمجھتی تھی آج وہ خود ہی بولی۔

"سرلا دیوی! تم نے مجھے اپنے یہاں آنے کی بارہا مرتبہ دعوت دی۔ لیکن کبھی یہ نہ بتایا کہ آپ ہیں کون؟ آج شام کو میں آپ یہاں آؤنگی۔ آپ کو کسی پارٹی میں تو نہیں جانا ہے"۔

شانتا دیوی کی بات سُنکر سرلا کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ شانتا دیوی نے آخری فقرہ طنز کے طور پر کہا تھا پھر بھی وہ اس کے اندر چھپے طنز کو محسوس کرکے گدگدا اٹھی۔

سرلا کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کا مطلب سمجھنے میں شانتا دیوی کو مشکل پیش نہ آئی۔ وہ سنجیدہ لہجہ میں بولی:۔ "سرلا دیوی ڈاکٹر کمار کی بیوی کے ساتھ شانتا طنز یہ گفتگو نہیں کرسکتی۔ ڈاکٹر نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے"۔

سرلا سب کچھ سمجھ کر بھی ان جان سی بنی رہی۔ بولی۔

"م ں — کیا آپ بیمار ہو گئی تھیں۔

"بہت بیمار سرلا دیوی - موت کے منہ میں چلی گئی تھی۔ اس سے زیادہ آپکو کچھ جاننا ہو تو آپ اپنے پتی سے پوچھ لیں۔ میں نے ان کی رائے مانی ہوتی تو میری زندگی کیوں تباہ ہوتی میں بہت بڑی بے وقوفی کر چکی ہوں سرلا دیوی۔

سرلا آہستہ سے بولی۔

"آپ کی باتیں بہت پراسرار ہیں شانتا دیوی میں سمجھ نہیں سکتی کچھ بھی۔ آپ کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے سینے میں انتہائی درد ہے اور آپ اسے چھپائے ہوئے ہیں۔ آپ کے دل میں جو آگ سلگ رہی ہے لیکن وہ کیا ہے یہ سمجھنے سے میں قاصر ہوں۔"

سرلا کی ہمدردی بھری باتیں سن کر شانتا دیوی نے ڈبڈبائی نگاہوں سے سرلا کی طرف دیکھا۔ بولی:

"سرلا دیوی جب بھگوان نے مجھے روپ نہیں دیا تھا تو مجھے شادی نہیں کرنا تھی۔ شادی کرنیکا حق صرف خوبصورت عورتوں کو ہی ہے"۔

"لیکن شادی کا خوبصورتی سے کیا تعلق ہے؟"

"بہت بڑا تعلق ہے سرلا دیوی! نفس پرست مرد عورت کے دل سے اس کے ظاہری حسن کو زیادہ اہمیت دیتا ہے" کہتے کہتے وہ رک گئی پھر بولی۔

"ایسا وہ کرتا ہے تو بے شک کرے۔ اس پر مجھے افسوس نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جب وہ کسی عورت کو بے صورت سمجھ کر بھی اس کی دولت ہتھیانے کے لئے اس کے سامنے جھوٹا اظہار محبت کرتا ہے اور پھر اس کی جان تک سے بھی درپے ہو جاتا ہے۔

شانتا دیوی کی دردناک بات سُنکر سچ مچ سرلا کا دل بھر آیا۔ سرلا نے بہت ہی ہمدردی بھری نظروں سے شانتا کی طرف دیکھا

دیوان چمن لال ایک خوبصورت نوجوان ہیں شانتا دیوی حسین عورت نہیں ہے اس کے تئیں دیوان چمن لال کے دل میں کشش نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے انہیں قصوروار نہیں گردانا جا سکتا۔ لیکن یہ بات چمن لال کو شادی سے قبل ہی سوچ لینا چاہئے تھی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شانتا دیوی سے کبھی محبت نہیں کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ شادی کرنا غیر مناسب حرکت تھی۔

سرلا بولی:۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ دیوان چمن لال نے صرف آپ کی دولت پر لٹو ہو کر آپ سے شادی کی"۔

شانتا دیوی مسکرا دی ۔ بولی

"اور کیا تھا میرے پاس .. میری دولت اور میں دونوں چیزیں ان کی آنکھوں کے سامنے کھلی پڑی تھیں۔ میں خوبصورت نہیں تھی۔ ان سے چھپا نہیں تھا"۔ کہتے کہتے اُسے قدرے غصہ آ گیا۔ بولی "یہ سنگدل انسان نہیں پتھر ہے" شانتا دیوی کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اس کا تمام جسم لرزنے لگا۔

سرلا بولی: "شانتا دیوی۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔ جب آپ دونوں میں اس قدر کشیدگی ہے تو آپ ساتھ ساتھ کیسے رہ رہے ہیں"

سرلا دھیرے سے بولی "تو آپ آدھی جائداد کے لالچ میں اپنا حال کو چھپاتی ... بیٹھی ہیں"۔

شانتا نے سرلا کے چہرے پر دیکھا اور مسکرا کر بولی :۔

"حضور نے کیا خوب فرمایا۔ ہو کر میں خود کو زہر دیتی ... کہ اپنی جائداد

عیاشی میں اڑا دینے کے لئے دے دوں۔ اس پاجی نے جب بھٹے حال میں ایکدن اس کوٹھی میں قدم رکھا تھا ایسے ہی پھٹے حالوں جب تک کوٹھی کے دروازے سے باہر نکال کر کھڑا نہیں کردوں گی مجھے شانتی نہیں ملے گی۔"

یہ کہہ کر شانتا دیوی مسکرا دی بولی "سرلا دیوی۔ ہر چیز کی کوئی حد ہوتی ہے کمینہ پن بھی کسی حد تک برداشت ہوتا ہے۔"

سرلا بولی۔

"دیوان چمن لال نے واقعی بہت غلط کام کیا تھا شانتا دیوی وہ آپ سے شادی کرتے یا نہ کرتے اس کا انہیں مکمل اختیار تھا۔ اگر آپ انہیں بدصورت نظر آتی تھیں اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ آپ سے محبت نہیں کر سکتے تو انہیں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہیئے تھی اگر کر لی تو اسے نبھانا چاہیئے تھا"

سرلا دیوی کی انسان پسند باتیں سنکر شانتا دیوی کے دل میں انتہائی قلبی اطمینان محسوس ہوا۔

سرلا کھڑی ہوتے ہوئے بولی

"اب اجازت چاہیئے، ڈاکٹر کمار میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔" کھانے کے وقت میں اگر وہاں نہیں ہوں گی تو انہیں کھانے میں لطف نہیں آئے گا۔"

شانتا دیوی مسکرا کر بولی

"معاف کیجئے سرلا دیوی .... اپنے خاوند کے پاس رہنے والی دوسری عورتوں کی طرح پہلے میں آپ کو بھی ......

اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں۔"

سرلا مسکرا کر کھڑی ہو گئی۔ چلتے ہوئے اس نے کہا۔

شام کو ہمانہ بھولیئے گا۔ ورنہ ہمیشہ کی بھر شام کی پارٹی خراب ہو جائے گی۔ آج کی پارٹی کے ہم تین ہی ممبر ہوں گے۔ آپ، میں، اور ڈاکٹر کمار!"

"ضرور۔ آؤں گی!"

شانتی دیوی نے انہیں یقین دلایا۔

-※-

سرلا شانتی دیوی کے پاس سے اٹھ کر چلی اور ٹیکسی اسٹینڈ پر پہنچی تو دیکھا کہ دیوان چمن لال اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔ سرلا کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔

"آج تو شانتا دیوی سے بہت گھٹ گھٹ کر باتیں ہوئیں سرلا دیوی؟"

"بہت!"

"ہماری ہی بڑائیاں ہوئی ہونگی آپ کی باتوں میں؟"

"بالکل نہیں آپ کے بارے میں تو انہوں نے باتیں کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ میں نے کئی بار باتوں کے دوران آپ کے بارے میں ذکر کرنا چاہا لیکن بہت صفائی کے ساتھ وہ ٹال گئیں۔"

"تب کیا میرے بارے میں کوئی بات ہی نہیں ہوئی بہنے"

"ہوئی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ آپ میں اور ان میں بے انتہا محبت ہے۔ آپ دونوں کے آپسی کے تعلقات انتہائی خوش گوار ہیں"

سرلا دیوان چمن لال کی کار میں ان کی برابر والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔ سرلا اب بیکار ٹیکسی کے پیسے کیوں خارج ۔۔۔ کئے جائیں"

دیوان چمن لال بولے

"میرے بارے میں کیا کہا انہوں نے؟"

وہ بولی کہ وہ آپ بہت عزت کرتی ہیں آپ کے تئیں ان کے دل میں بے انتہا عزت و احترام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے پتا نے آپ کو بہت ہی کسمپرسی کے حالت میں اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔ آپ کی خوبصورتی سے متاثر ہوکر انہوں نے اپنی اکلوتی لڑکی کی شادی آپ سے کر دی تھی۔"

دیوان چمن لال اندر ہی اندر کڑھ کر رہ گیا یہ بات سن کر۔ لیکن چہرے پر ان کے کسی قسم کے جذبات نہیں آئے۔

"انہوں نے اور کیا کہا سرلا دیوی۔ اس زہر والے واقعہ کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا۔"

سرلا ہنس پڑی۔ بولی:

"ہاں۔ یہ تو میں بھول جا رہی تھی میں خود بھولی جا رہی تھی۔ میں نے خود اس زہر والے واقعہ کو ان کے سامنے رکھا تو وہ میرا مذاق اڑانے لگیں بولیں۔

"سرلا دیوی یہ دنیا بڑی باؤلی ہے جس کے جو کچھ منہ میں آتا ہے بکتا ہے بھلا کوئی پتی اپنی پتنی کو زہر دے سکتا ہے؟

"بموا دنگ رہ گئی ان کی بات سن کر۔ یعنی انہیں یہ یقین ہے کہ آپ کبھی
نشے میں بھی ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔"

یہ سن کر دیوان چمن لال جی سنتے ہی بولے
"مکار کہیں کی۔ اس نے آپ کو بہکایا ہے مسز لا دیوی کا اب آپ اس
سے اس کی چالاکی کا اندازہ لگا لیجئے۔ بڑی گہری ہے وہ۔ پہلے میں بھی اسے
شریف سمجھنے کی غلطی کرتا تھا لیکن اب وہ غلطی دوہرا نہیں سکتا۔

ان لوگوں نے مجھے تباہ کر دیا ہے مسز لا دیوی۔ مجھے گھر جوائی بنا کر ان
لوگوں نے مجھ سے میرے گھر والوں کو الگ کر دیا۔ میرے پتا شانتی
ایسے اشخاص کو خرید سکتے تھے آج بھی ان کے نام کون نہیں جانتا
دلی کے سب سے بڑے سٹہ باز تھے وہ اپنے زمانے میں۔ وہ بازار سے
نکلتے تھے تو سارا بازار دہل جاتا تھا وہ بیچتے تو سارا بازار گر جاتا تھا وہ
خریدتے تھے تو سارا بازار چڑھ جاتا تھا۔ سارا بازار ان کے ہاتھ میں رہتا
تھا۔ بازار کا بھاؤ گویا ان کے ہاتھ کی لکیر تھا۔

مسز لا مسکرا کر بولی۔

"اچھا۔ تو دیوان امرناتھ جی آپ کے پتا تھے؟"

"ہاں۔"

فخر کے ساتھ دیوان چمن لال اپنا سر بلند کر کے بولے

"تم انہیں جانتی ہو دیوی؟"

"کیوں نہیں!"

"کیوں نہیں"

دیوان چمن لال جی بولے

"یہ باتیں کہہ کے شانتا دیوی نے مجھے آپ کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی ہے سرلا دیوی۔ وہ بڑی چالاک عورت ہے۔"

سرلا مسکرا کر بولی

"کسی سمجھدار عورت کی نظروں پر اگر کوئی شخص ایک بار چڑھ جائے تو وہ گرتا نہیں دیوان چمن لال جی۔ میں بھی خود کو بے وقوف نہیں سمجھتی"

دیوان چمن لال نے محبت بھری نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا "مجھے آپ سے یہی امید ہے سرلا دیوی۔ اپنا فرض نبھاتے ہوئے آپ کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گی۔" "اس کا مجھے پورا یقین ہے۔"

دیوان چمن لال کی موٹر سرلا کے بنگلہ سے ایک فرلانگ دور ایک جھٹکے سے رک گئی۔ وہ بولے

"آپ کا اسٹیشن آگیا سرلا دیوی!"

"نہیں۔ آپ مجھے ٹھیک بنگلہ کے سامنے چھوڑ آئیے۔ میں اب کسی سے نہیں ڈرتی۔"

یہ سن کر دیوان چمن لال قدرے گھبرائے بولے "اگر وہاں ڈاکٹر کمار ہوئے تب؟"

"تب کیا بات ہے؟ کیا آپ مجھے سمجھتے ہیں کہ وہ میرے اور آپ کے تعلقات سے بے خبر ہیں۔ میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔"

سرلا کی اتنی پُر اعتماد باتیں سن کر دیوان چمن لال کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ انہوں نے اپنے دل میں سوچا کہ کمار کو کڑھانے کے لئے اور اچھا رہیگا وہ بھی تو دیکھے دیوان چمن لال کوئی چیز ہے۔ وہ دیوان چمن لال کے راستے کا کانٹا ہو سکتا ہے تو چمن لال بھی تو اس کے سینے میں چھری گھونپ سکتا ہے۔

دیوان چمن لال نے کار اسٹارٹ کر دی اور ٹھیک بنگلہ کے سامنے جا کر رکی۔
ڈاکٹر کمار بنگلہ سے باہر نہیں آئے انہیں دیوان چمن لال کی شکل سے نفرت تھی۔
سرلا نہ کہ بولی:۔
"اچھا۔ نمستے دیوان جی آپ جائیے آپ سے کل ملاقات ہوگی۔"
"کل"
"ہاں"
"شام کو آج میں کہیں نہیں جاؤنگی۔ اور میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں آج شام کی پارٹی میں آپ کو تنہا نہیں جانا پڑے گا اس کا مجھے سخت افسوس بھی ہے۔ آج جانے کیوں میرے سارے بدن میں درد ہو رہا ہے۔
دیوان چمن لال نے زور سے گہرا سانس لیا اور بولے"۔ درد تھا تو پہلے ہی کیوں نہیں کہا۔ راستے میں ڈاکٹر کو دکھا لیتے"
سرلا مسکرا کر بولی۔
"نہیں ٹھیک ہو جائے گا۔"
سرلا نے بنگلہ میں قدم رکھا۔ ڈاکٹر کمار نے بنگلہ سے باہر آکر سرلا کا سواگت کیا۔ اور محبت کے ساتھ سرلا کی کمر میں باہیں ڈال کر اسے اندر کمرے میں لے گئے۔
سرلا مسکرا کر بولی
"دیوان چمن لال تشریف لائے تھے اپنی کار پر چھوڑ گئے ہیں۔ مجھے شام کو چھ بجے شانتا دیوی آئیں گی۔ میں نے مدعو کیا ہے انہیں۔"

مرلا کی بات سن کر ڈاکٹر کمار مسکرا دیے۔ بولے " اندر نہیں آیا چمن لالا:۔ میں تو انتظار میں تھا اس کے۔ ذرا دیکھتا تو اس کی صورت "؟

" آپ کے سامنے آنے میں کچھ جھجک سے رہے تھے وہ۔ میں نے محسوس کیا وہ چاہتے تھے کہ مجھے چھوڑ جائیں۔ لیکن میں نے سوچا کہ آخر ڈیوٹی کیوں نہ لی جائے ان سے میں نے یہاں تک آنے کو کہا " بولے۔

" اگر وہاں ڈاکٹر کمار ہوتے تب؟"

میں بولی تب کیا بات ہے؟ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے اور آپ کے تعلقات سے بے خبر ہیں۔ میں ان کی بالکل پرواہ نہیں کرتی "

" کار سے اتر کر میں نے انہیں نمستے کی اور انہیں رخصت کیا۔ اندر آنے کیلئے اصرار نہیں کیا۔ بے کار آپ کے کھانے کا وقت ضائع ہوتا اور آپ کو اسپتال جانے میں دیر ہوتی "۔

" میرے اسپتال کا تمہیں اس قدر خیال ہے مرلا "

مرلا مسکرا کر بولی۔

" جس دن آپ نے مجھ سے پارٹی میں پارٹیوں میں میرا ساتھ نہ دینے کی بات کی تھی تو اس دن مجھے ایسا نہیں لگا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب میں نے آپ کے کام کی اہمیت کا مطالعہ کیا تو مجھے لگا کہ مجھے انہیں گننا چاہیے تھا۔ آپ کا کام سچ مچ اور پارٹیوں میں جانے سے کہیں اہم ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر آپ اس دن کسی پارٹی میں گئے ہوتے جب شانتا دیوی کو زہر دیا گیا تھا تو اس کی زندگی کیسے بچائی جا سکتی ... اگر اسی دن جب پتا جی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا آپ نہ ہوتے تو پتہ نہیں پتا جی کی جان بچتی یا نہیں۔ پھر کل ہی آپ نے بتایا کہ اگر آپ شام کو یہاں نہ ہوتے تو وہ مریض بے ہوش کی سد ھار گیا ہوتا۔

سرلا کی بات سن کر ڈاکٹر کمار کو اس قدر خوشی ہوئی جتنی ممکن ہے انہیں جب نہ ہوئی ہو جس دن انہیں پتہ چلا تھا کہ سرلا نے ان کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت اپنے ماتا پتا کو دے دی۔ وہ خوشی سے جھوم جھوم اٹھے۔ انہوں نے سرلا کو اپنی آغوش محبت میں جکڑ لیا۔" تمہیں سمجھنا اس قدر آسان نہیں جتنا میں نے تمہیں پہلی بار دیکھ کر سمجھا تھا۔ تم جتنی سریلی اور مدھر ہو اس سے کہیں زیادہ گمبھیر ہو۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا میں واقعی تمہیں سمجھ سکا ہوں؟"

سرلا مسکرا کر بولی:۔

"تمہیں کچھ وہم ضرور ہے کمار! لیکن میں بے وفا نہیں ہو سکتی۔ سرلا جیسی ظاہر میں ہے ویسا ہی اس کا دل بھی ہے۔۔۔

ڈاکٹر کمار نے سرلا کا سر اپنی چھاتی سے لگا کر کہا:" سرلا:۔ اب ثبوت کی ضرورت نہیں رہی مجھے۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں دے سکتیں۔ میں سرلا کو اب ٹھیک ٹھیک سمجھ رہا ہوں۔ غلطی میں نے کی تھی لیکن وہ جلدی ختم کر دی تم نے!"

ڈاکٹر کمار کی صاف گوئی نے سرلا کے دل کو گدگدایا۔ سرلا نے محبت بھری نظروں سے ڈاکٹر کمار کی طرف دیکھا اور بولی۔

"تمہیں اس غلطی کے جرم میں رکھ کر کیا میں تمہاری زندگی تباہ ہونے دیتی۔ تمہارے من کو اور دل کو جلنے دیتی۔ تمہیں کیا پتہ کمار کہ یہ دس دن میں نے کس قدر پریشانی سے کاٹے۔ جب تم صبح اٹھ کر، نہا دھو کر اور چائے پی کر چلے جاتے تھے۔ تم یہ سمجھ کر کہ میں سو رہی ہوں مجھے نہیں جگاتے تھے۔ تم کیا جانو میری آتما کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے تم سمجھتے تھے کہ میں سوتی رہتی ہوں اور میں سوچتی رہتی تھی کہ تم اب مجھے جگانے آنے والے ہو جاتے

پینے کے لئے۔ تم چلے جاتے تھے تو میں جانتی تھی کہ تم میرے بغیر چائے نہیں پیتے تھے۔ میں اٹھ کر تمہاری چائے کی میز پر جاتی تھی۔ دیکھتی تھی کہ چائے کا آدھا پانی کیتلی میں اور چائے کی پیالی جوں کی توں پڑی رہ جاتی تھی۔ ٹوسٹ کا ٹکڑا بھی ٹوٹا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

اسی دن میں تمہارا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا میں تاڑ گئی اسے دیکھ کر۔ کل میں نے فیصلہ کیا کہ اگر تم نے مجھے چائے اور مکان پر بلا نا چھوڑ دیا تو آج میں تمہیں بلا کر رہوں گی۔ اس لئے میں اسپتال سے کل تمہیں بلا کر لائی تھی۔"

سرلا کی بات سنکر ڈاکٹر کمار کا دل کھل اٹھا۔ انہیں لگا کہ سرلا کے ساتھ انہوں نے نا انصافی کی۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ بولے۔ "سرلا بہت بڑی غلطی ہوئی۔ کیا سچ مچ تم نے میرا قصور معاف کر دیا۔"

"غلطی ---!"

سرلا سنجیدہ لہجہ میں بولی:۔

"غلطی تم نے صرف ایک کی ہے اور وہ قابل معافی نہیں!"

سرلا کی بات سن کر ڈاکٹر کمار سکتہ کے عالم میں کھڑے کے کھڑے رہ گئے انہوں نے متجسس نظروں سے سرلا کے چہرے کی طرف دیکھا۔

سرلا دھیرے دھیرے مسکرا اٹھی۔ اور ڈاکٹر کمار کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولی۔

"تم نے سرلا سے محبت کی۔ یہی تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے اس کے لئے سرلا کبھی معاف نہیں کر سکتی تمہیں تا زندگی اس جرم کی سزا بھگتنا ہو گی!"

ڈاکٹر کمار بمشکل تمام اپنی مسکراہٹ روک کر سنجیدگی کے ساتھ بولے

"اس جرم کی کیا سزا بھگتنی ہوگی۔ سرلا؟"

سرلا مسکرا کر بولی۔

"کچھ نہیں ابھی ایک بار مسکرا کر میری طرف دیکھنا ہوگا"

ڈاکٹر کمار کی نظروں میں سرلا کی شبیہ رقص کرنے لگی

تبھی ڈاکٹر کمار نے گھڑی دیکھی بولے۔

"لو باتوں ہی باتوں میں کتنا وقت نکل گیا اچلو کھانا کھا لیں"

کھانا کھا کر ڈاکٹر کمار اسپتال جانے لگے تو سرلا بولی۔ "چھ بجے شانتا دیوی آئیں گی بھول لیئے گا نہیں!!!"

"میں جلد ہی آنے کی کوشش کروں گا۔ پھر بھی اگر تھوڑی دیر ہو جائے تو وہ مجھ سے ملے بنا جائیں نہیں۔۔ آج ایمرجنسی ڈے ہے۔ اس کام میں کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہے۔"

—:—

ڈاکٹر کمار کے اسپتال چلے جانیکے بعد سرلا نے نوکر سے ڈرائنگ روم کو صاف کرا دیا۔ گزشتہ کئی دنوں سے اس نے اس طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ نوکر سے مالی کو بلوایا۔ مالی گلدستوں میں تازہ پھول لگا کر لایا۔ ڈرائنگ روم کے سب پر لگے کرسیوں کی سب گرد پوش کے غلاف۔ میز پوش اور دروازوں کے پردے دھلے ہوئے چڑھائے.... دھوپ دانی میں دھوپ جلائی اور اگربتی دان میں اگر کی بتیاں۔ دیواروں پر آویزاں تصویریں بھی صاف کرائیں۔

صفائی کے کام میں سرلا پہلے سے ہی ماہر تھی۔ ہر چیز کو قرینے سے لگانا اسے خوب آتا تھا۔

ڈاکٹر کمار ٹھیک چھ بجکر دس منٹ پر آگئے۔ انہوں نے آکر بنگلے کی شکل دیکھی تو ان کی طبیعت باغ باغ ہو گئی۔

سامنے ریشم کی سفید ایک دو پھول کڑھی ہوئی ساڑھی پہنے سرلا کے

اوپر ان کی نگاہ گئی تو حیران دششدر رہ گئے۔ اس قدر سادہ لباس میں اس قدر حسین، وہ سکتے کے عالم میں کھڑے رہ گئے۔

آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر سرلا کے دونوں کندھے پکڑتے ہوئے اس کے کان میں بولے، "آج تو تم سہاگ سے بھی زیادہ حسین نظر آ رہی ہو سرلا آج بنگلہ بھی سہاگ رات سے زیادہ خوبصورت لگ رہا ہے"

پھر قدرے توقف کے بعد وہ بولے:۔

"سچ مچ سرلا خوبصورتی ہی خوبصورتی کو سنوار سکتی ہے۔ تمہارے مبارک ہاتھوں سے سنور کر دیکھو تو یہ چھوٹا سا بنگلہ بھی کھل اٹھا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا تم نے چہار طرف زندگی کا حسن ہی حسن بکھیر دیا ہے"۔

تبھی ان کے بنگلے کے دروازے پر ایک کار کا ہارن بجا۔

"شانتی دیوی آگئیں معلوم ہوتا ہے"

"نہیں بھیا۔ میں اس کی کار کے ہارن کی آواز خوب پہچانتا ہوں۔"

انہوں نے ہاتھ سا تھ باہر نکل کر شانتا دیدی کا استقبال کیا۔ اور انہیں احترام کے ساتھ اندر بیٹھک میں لے آئے۔

شانتا دیدی خفگی کے انداز میں بولیں:۔

"اجی! یہ آپ نے کیا حرکت کی؟"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔

"کیا غلطی ہو گئی شانتا بہن؟"

"غلطی کیا چھوٹی ہوتی ہے۔ شادی کر لائے اور شانتا کو پتہ بھی نہیں"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے

"ہو گئی تو بھول ہی شانتا بہن! لیکن اس میں میرا اتنا سا بھی قصور نہیں

سہیلی!

"تو پھر کس کا ہے؟"

ڈاکٹر نے سرلا کی طرف اشارہ کر دیا۔

"میرا؟"

استعجاب بھری نظروں سے دیکھ کر بولی

"اور نہیں تو کس کا ہونا چاہیے۔ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہوگا کہ قصور کس کا ہے؟"

"جب میں نے سرلا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا اور میں ان کے پاس گئی تو انہوں نے مجھے پسند نہیں کیا۔ مگر پانچ سال تک میں انتظار کرتا رہا ان کے آنے کی۔ یہ آئیں چھٹے سال اور پھر ان کی جلد بازی دیکھ کر۔" آج، اس وقت شادی کرنی ہے تو کرو!!

"بتائیے میں کیا کرتا اس وقت ٹھہرنے کو کہتا تو یہ ڈر تھا کہ کہیں روٹھ گئیں تو چھ سال تک انتظار کرنا ہوگا۔ میں نے سوچا شادی کر لو۔ یہاں ملاقاتیں تو ہوتی ہی رہیں گی۔ بتائیے میں نے ٹھیک کیا نا۔

"اچھا اور سب باتیں چھوڑو شانتا دیوی: پہلے یہ بتاؤ کہ آپ کو میرا سلیکشن پسند نہیں آیا کیا؟"

شانتا دیوی مسکرا کر بولیں "آپکا سلیکشن ہوا ہے کبھی؟"

"تو کیا پہلے میں کبھی کوئی سلیکشن کیا تھا انہوں نے شانتا دیوی کا؟" سرلا مسکرا کر بولیں۔

ڈاکٹر نے ہنس کر کہا۔ "اب دیجئے جواب شانتا دیوی؟" سرلا بھی مسکرا کر بولی۔

ڈاکٹر کمار نے ہنس کر کہا۔ "اب دیجئے جواب شانتا دیوی۔ سرلا کے سامنے ایک نقطہ بھی اِدھر اُدھر ہوا کہ پکڑ میں آیا۔"

شانتا دیوی مسکرا کر بولی۔ "بہو خوبصورت بھی ہے اور ہوشیار بھی۔ ڈاکٹر کمار نے بالکل اپنے عین مطابق بہو تلاش کی ہے۔ یہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا" اور پھر سرلا کی طرف دیکھ کر بولی۔ "سرلا دیوی! سلیکشن کیا بیوی کا ہی ہوتا ہے۔ سلیکشن تو زندگی میں ہر چیز کا کرنا ہوتا ہے۔"

شانتا دیوی کی بات سن کر سرلا مسکرا دی۔

شانتا دیوی بولی۔ "ڈاکٹر کمار مجھ سے ایک بڑی بھول ہو گئی۔ میں نے سرلا دیوی کو چمن لال کے ساتھ دیکھا تو میں نے اِن کا بھی شمار اُن ہی عورتوں میں کر لیا جنہیں میں اچھا نہیں سمجھتی۔ اِس لئے گذشتہ دس بارہ دن میں ... یہاں آئیں مگر میں ان کا سواگت نہ کر سکی۔ مجھے اصل میں اِن کا تعارف آج ہی حاصل ہوا ہے۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔ "غلطی صرف آپ سے ہی نہیں ہوئی شانتا دیوی جو غلطی آپ نے کی وہی مجھ سے بھی ہوئی۔"

یہ سن کر تینوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ شانتا دیوی کو اِس طرح ہنستے سرلا دیوی نے پہلی بار دیکھا تھا۔ پہلی بار وہ سمجھتی تھی کہ وہ اپنے جسم کی طرح بہت ہی سنجیدہ ہوں گی آج اُسے پتہ چلا کہ شانتا دیوی ہنسنے، مسکرانے، باتیں کرنے اور کسی کا مذاق اُڑانے کے سلسلے میں بھی کم نہیں ہے۔ اُن کے گداز جسم میں کافی لوچ تھا اُن کی آواز انتہائی شیریں تھیں اور وہ باتیں کرنے میں بھی بہت ہوشیار تھیں۔

ڈاکٹر کمار بولے۔ "اب کیسے حال چال ہیں چمن لال کے۔"

شانتا دیوی مسکرا کر بولی۔ "یہ آپ مجھ سے نہ [illegible] اُن کے

پروگراموں کو ۔ آپ کے پاس تو فسٹ ہینڈ اطلاع حاصل کرنے کا آلہ موجود ہے۔ ویسے وہ اتنا ہوشیار ہے کہ اپنی بات کسی پر عیاں ہونے نہیں دیتا۔“

شانتا دیوی نے سرلا کےلئے فسٹ ہینڈ اطلاع حاصل کرنے کا آلہ“ کا لفظ استعمال کیا تو ڈاکٹر کمار اور سرلا دونوں کے چہروں پہ مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔

ماحول انتہائی خوشگوار ہو گیا۔ تینوں کے چہرے پہ لطیف مسکراہٹ کھلنے لگی، سرلا بولی ”شانتا دیوی! یہ دیوان امرناتھ کون ہیں۔“

”دیوان امرناتھ۔“ قدرے تعجب سے کہہ کر شانتا دیوی مسکرا دی اور بولی — ”ہاں ہاں۔ دیوان امرناتھ کی بات کہہ رہی ہیں آپ۔ اُن کا ذکر کیسے آیا۔؟“

سرلا ہنس پڑی۔ بولی!۔“ میں صبح آپ کے پاس سے چلی تو دیوان چمن لال ٹیکسی اسٹینڈ پر کھڑے ہوئے منتظر ملے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ میری اور آپ کی باتوں کو جاننے کے بہت خواہشمند تھے۔

”میں نے انھیں دیکھ کر سوچا کہ چلو اب کیوں ٹیکسی کی جائے میں اُن کے برابر کار میں جا کر بیٹھ گئی۔ وہ بولے۔ ”آج تو شانتا دیوی سے بہت گھٹ گھٹ کے باتیں ہوئیں۔ میرے بارے میں کیا کہتی تھی شانتا دیوی؟“ میں نے کہا کہ وہ کہتی تھیں کہ وہ آپ کا بہت احترام کرتی ہیں۔ آپ کے لئے اُن کے دل میں بہت محبت ہے۔ اُنہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اُن کے پتا جی نے آپ کو بہت ہی غریبی کی حالت میں اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔ آپ کی خوبصورتی اور ذہانت سے متاثر ہو کر انہوں نے آپ کے ساتھ اپنی اکلوتی لڑکی کی شادی کر دی تھی۔

”یہ بات سن کر دیوان چمن لال اندر ہی اندر کڑھ گئے۔ لیکن چہرے کی بناوٹ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ گویا اُن پہ اس بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا

بولے۔ "انہوں نے اور کیا کہا سرلا دیوی! اس زہر والے واقعہ کا تو کوئی ذکر نہیں کیا۔"

میں ہنس پڑی۔ بولی — "ہاں! یہ تو میں بھولے ہی جا رہی تھی۔ میں نے زہر والے حادثہ کا ذکر اُن سے کہا تو وہ میرا مذاق اُڑانے لگیں۔ بولیں۔ سرلا دیوی یہ دنیا تو پاگل ہے جس کے جو منھ میں آتا ہے بکتا ہے۔ بھلا کہیں کوئی تعاقدر بھی اپنی بیوی کو زہر دے سکتا ہے۔"

"میں دنگ رہ گئی اُن کی بات سن کر۔ یعنی انھیں یہ دشواش ہی نہیں کہ آپ کبھی خواب میں بھی ایسا نیچ کام کر سکتے ہیں۔"

یہ سن کر دیوان چمن لال چھوٹتے ہی بولے۔ "مکار کہیں کی۔ اُس نے آپ کو چکمہ دیا سرلا دیوی۔ اس سے آپ اُس کی چالبازی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ بڑی گہری ہے وہ! پہلے میں بھی اُسے سیدھی اور شریف سمجھتا تھا لیکن اب دیسی بھول پھر زندگی میں نہیں کر سکتا۔

شانتا نے مجھے بالکل تباہ کر دیا سرلا دیوی۔ ! مجھے گھر جوائی بنا کر اس نے مجھے اپنے خاندان سے ایکدم الگ کر دیا۔ میرے پتا جی شانتا کے پتا جی البیلا کو... خرید سکتے تھے دیوان امرناتھ کا نام کس نے نہیں سنا ہے۔ دلی کے مشہور سٹے باز تھے وہ۔ اور بھی بہت سی تعریف کر کے آخر میں بولے کہ آپ کے پتا ایسے تو ان کے منیم تھے۔

شانتا دیوی مسکرا کر بولی "تو یوں دیوان امرناتھ کا نام پیش ہوا آپ کے سامنے۔ تو میں بتا دوں کہ دیوان امرناتھ کا کوئی ایسا سپیدا نہیں ہوا۔ بالکل غلط نام ہے۔ نام سے پہلے دیوان کا لفظ جوڑ کر آپ کو غلط فہمی میں ڈال دیا ہے مکار نے۔ اس نے سوچا نہیں کہ آپ کے اس کے بارے

ہیں اتنا چھان بین کریں گی اس نے فوراً آپ کی بات کا جواب دیکر آپکی بخشش ختم کر دی۔" یہ کہہ کر شانتا دیوی کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر بولی۔

"سرلا دیوی - آپ واقعی بہت تیز ہیں۔ چمن لال ایسے آدمی کو آپ ہی سنبھال سکتی ہیں۔ بہت پاجی ہے وہ۔ اس نے کئی لڑکیوں کی زندگی تباہ کر دی ہے۔"

کہتے کہتے شانتا دیوی کو دیوان چمن لال پر غصہ آگیا۔

شانتا دیوی چاہے بدصورت تھی لیکن ایک مہذب و متمدن گھرانے سے اس کا تعلق تھا۔ اس کا خاوند بدچلن ہے اس کے لئے شرم کی بات ہی اس کے دل میں اس کے لئے بہت بڑی جلن تھی۔

سرلا نے پوچھا " تو کیا چمن لال کے ماں باپ کا کوئی پتہ نہیں۔"

"بالکل یہی بات ہے سرلا دیوی ۔ پتا جی اسے گنگا گھاٹ سے جب اٹھا کر لائے تو یہ بالکل بدشکل تھا تاتا جی نے اپنے بچے کی طرح پالا۔"

سرلا ہنس پڑی ۔ شانتا دیوی اور ڈاکٹر کمار کو بھی ہنسی آگئی

سرلا بولی ۔

"تو آپ نے لاوارث سے شادی کی ۔ پتی تو برا تلاش نہیں کیا آپ نے لیکن چمن لال نبھا نہیں سکا ۔ ورنہ آدمی بن جاتا ۔ اس کی محبت بڑھ گئی ہوتی۔"

"محبت نہیں سرلا دیوی ۔ وہ فطرتاً نیچ ہے۔"

. . . .

"یہ ٹھیک ہے جو آپ نے کہا لیکن مزاج بھی صحبت کے مطابق اچھی اور برا ہوتا ہے۔ میں نے اس کے بیچ میں ان کے سب ساتھیوں کا مطالعہ کیا ہے ۔ ان میں دو دکیل بھی تھے انہیں روزانہ آپ سے جھگڑا

کرنے کے لئے ہتھ اٹھاتے ہیں کئی ڈاکٹر ہیں۔ کئی بیوپاری ہیں سب انہیں غلط راہوں پر لے جانے والے ہیں۔"

شانتی دیوی بولی

"یہ سب چیزیں غلط ہیں سرلا دیوی۔ ابھی دیوان چمن لال کو سیٹھ سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ سب دینے والی آسامی نہیں۔ لینے والی ہیں دینے والے اب ان سے باتیں بھی نہیں کرتے۔ میں نے ابھوا ابھی ان سب کو رجسٹرڈ نوٹس بھجوا دیا ہے۔"

"سب کے سب بہت مکاری کی ہے انہوں نے۔ چالیس ہزار روپیہ بار بیوپاریوں سے ادھار لیکر کھا گئے کسی نے رقم جمع نہیں کرائی۔ بار بیوپاریوں کے نام رجسٹرڈ نوٹس کئے۔ ان کے جواب آنے سے پتہ چلا کہ جناب نے فرم کا نام بدنام کیا ہے صرف روپیہ وصول ہی نہیں کیا اس نے پندرہ ہزار ادھار بھی لے لیا بیوپاریوں سے ایک سال میں چالیس ہزار روپیہ خرچ کر دیا اس نے اب اب دیکھتی ہوں کہ اس سال کہاں سے روپیہ آئیگا۔"

سرلا نے بڑی سنجیدگی سے شانتا کی طرف دیکھا اور احساس کیا کہ انسان کے ہر پہلو کی پکڑ میں شانتا دیوی بہت ہوشیار نکلیں۔ بولی۔

شانتا دیوی۔ "آپ نے صحیح کیا اور فرم کی طرف توجہ دیکر فرم کو بچا لیا ہے ورنہ آج تک اگر پتہ بھی نہ ہوتا تو فرم کا سب کچھ ہو گیا ہوتا۔ وہ انتہائی خطرناک اور چالباز شخص ہے۔

"لیکن ہے کیوں یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔"

شانتا دیوی گھڑی دیکھ کر بولی۔

"یہ سب میری غلطی ہے سرلا دیوی۔ اب چلنا چاہیئے۔ شام کے

نفت کچھ دیر بھگوان کا نام لے لیتی ہوں۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے "شانتا دیوی پوجا پاٹھ چھوڑ کر کوئی ایسا کام کرو جس سے ملک کی بھلائی ہو۔"

ڈاکٹر کمار کی بات سن کر شانتا دیوی کا دل بھر آیا۔ بولی۔

"ڈاکٹر کمار چاہتی تو میں بھی ہوں کہ مجھے بھی کوئی کام مل جائے۔ دیکھو میں کتنی موٹی ہوتی جا رہی ہوں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اتنی بھاری ہو کر کہاں جاؤنگی"

ڈاکٹر کمار بولے

"تب تو ایسا کرو شانتا دیوی کہ آپ آج اپنے پاٹھ یہیں پر کریں۔ اس کے بعد ہم لوگ ایک ڈرامہ دیکھنے چلیں گے۔ ہمارے کلب کے ممبر اور ڈائریکٹر لوگ ہی میں پارٹ کریں گے۔"

سرلا دیوی:۔ شانتا دیوی آپ کو یہ ضرور دیکھنا ہی ہوگا۔ کلب کی لڑکیاں بہت ہی خوبصورت ڈرامہ کرتی ہیں مجھے ایک بار دیکھنے کا موقع حاصل ہو چکا ہے۔"

شانتا دیوی نے بھی دلچسپی ظاہر کی۔ سرلا نے ان کی پوجا کے لئے ایک الگ کمرے میں انتظام کر دیا۔

--:o:--

شانتا دیوی کی پوجا کا انتظام کرکے مسز لا ڈاکٹر کمار کے پاس آگئی۔
اور بولی:۔

"اس کا مطلب ہے کہ شانتا دیوی اور دیوان جیون لال کا بھتیجا بھی ساتھ گزرا تھا۔

"ساتھ ساتھ! یہ دونوں ایک ہی کار میں بیٹھ کر کالج آیا کرتے تھے۔ اس وقت کوئی دیکھتا تو اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس قدر قیمتی کردار بھی کہہ سکتا ہے۔"

"ہم لوگ اس کا مذاق اڑاتے تو یہ مسکرا کر دیتا تھا۔ اس کی مسکراہٹیں بہت گہری ہوتی تھیں۔ میں اس کا صحیح مطلب سمجھتا تھا۔ اور شانتا اس کا مطلب جانے کیا لگاتی تھی۔

جیون لال نے شانتا کی شادی کرنے کے بعد [illegible] نہیں تھے۔

شانتا دیوی اس کی اداکاری سمجھنے سے قاصر رہی۔ بہاس کی زندگی کی بھیانک بھول تھی۔

"ہم جماعت ہونے کے ناطے میں نے شانتا دیوی سے یہ شادی کرنے کے لئے صاف صاف منع کیا۔ یہ پہلا وار تھا جو میرے ذریعے چمن لال پر ہوا۔ کہہ نہیں سکتا کہ کیوں اور کیسے میرے منہ سے اس وقت نکلا تھا۔ شانتا! چمن لال تمہیں زہر دے سکتا ہے۔

"یہی ہوا بھی۔! پھر شانتا میرے علاج سے بچ گئی۔ یہ اطلاع جب چمن لال کو ملی تو وہ بوکھلا اٹھا اور اس نے کہا۔

"کمار! تمہارا میں نے کیا بگاڑا تھا جو اس طرح میرے راستے میں آیا۔ لیکن میری مخالفت کر کے چین سے نہیں بیٹھ سکیگا۔

"جس دن تم نے میرے سامنے دلوادتا چمن لال کا نام لیا تھا۔ اُسی دن میری کیا حالت ہوئی اس کو بیان نہیں کر سکتا میرے پیروں کے نیچے زمین نکل گئی۔ میرے دماغ نے کام کرنا بند کر دیا۔ میں نے دل ہی دل میں چمن لال کی کمینگی کی داد دی اور صبر کر کے بیٹھ گیا میں نے کہا۔

"کمار! تو نے کوئی غلط کام نہیں۔ کسی کو غلط کام کرتے دیکھ کر آگاہ کرنا جرم نہیں کسی کو مرنے کو بچالینا کوئی پاپ نہیں۔ اس کے لئے اگر سزا بھی برداشت کرنی پڑے تو بخوشی برداشت کر دوں گا۔"

"تو اتنا پکا ارادہ باندھ کر آپ اپنی سرلا کا امتحان لیتے بیٹھے۔" سرلا مسکرا کر بولی۔

"امتحان لینے نہیں۔ دینے بیٹھا تھا سرلا۔"

سرلا نے محبت آمیز نظروں سے ڈاکٹر کمار کو دیکھا۔ ڈاکٹر کمار بولے۔

"سرلا۔ سچ مچ چمن لال سے بچنے نے مجھے اتنا زوردار جھٹکا دیا کہ میں بمشکل تمام سنبھل سکا۔ اس دن اگر تم استپتال نہ آئی ہوتیں تو یقیناً اس دن میری طبیعت خراب ہوگئی ہوتی ہاں دن میں نے ٹھیک چھ دن بعد تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔ کھڑا منہ کو ڈستا تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا۔

سرلا ڈاکٹر کمار کے اندر جب نکسہ ہی تھی۔ کتنا یہ خلوص گویا چھپا نے کے لئے اس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں پھر اس کی نظریں دیوان چمن لال پر گئیں تو وہ لرز اٹھی۔ گویا وہ سرتاپا پر اسرار تھا اس کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔

سرلا نے ڈاکٹر کمار کی طرف ایسی محبت آمیز نظروں سے دیکھا کہ ڈاکٹر کمار کو لگا سرلا مسکرا کر کہہ رہی تھی سرلا تمہاری ہے کمار اور مرتے دم تک تمہاری ہی رہے گی۔ سرلا کی چھایا کو بھی تمہارے علاوہ کوئی چھو نہیں سکیگا

ڈاکٹر کمار کا سینہ چوڑا ہو گیا وہ بولے

"سرلا بہتیرے جسے قدرت حسن و جوانی قدرت نے بخشی ہے اُسی قدر تیز دماغ ہے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ جتنا سیر شانی ہے وہ قابل پرستش ہے۔"

سرلا شرما کر بولی۔

"اتنی زیادہ تعریف نہ کیجئے۔ کہیں میں بھول کر کیا نہ ہو جاؤں؟"

یہ باتیں چل رہی تھیں کہ شانتا دیوی اپنی پوجا پاٹ ختم کر کے آگئی۔ اور یہ تینوں تھیٹر چلے گئے۔

کھیل تینوں کو بہت پسند آیا۔ ناٹک میں ایک گاڑی کے اندر علاج کے مرکز کا افتتاح کیا گیا تھا۔ کچھ آرکسٹرا والا اور چند ہیرو ولا

نے اِس مرکز کی بُنیاد ڈالی تھی۔ اِس صحت کے مرکز کے ذریعہ اب انہوں نے گاؤں اور اس کے آس پاس کے دیہات کے اندر چند دنوں کے اندر رجوت۔بی کی اُسے دیکھ کر شانتا دیوی جھوم اُٹھی۔ بولی۔ "ڈاکٹر کمار۔! کیا ایسے صحت کے مرکز کی بنیاد ہم لوگ نہیں ڈال سکتے۔ کیا یہ صرف ڈرامے ہی کی بات ہے۔"

"کیوں نہیں کر سکتے سرلا دیوی۔ یہی دکھلانے کے لئے میں آپ کو اِس ڈرامے میں لایا تھا۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہندوستانی ڈاکٹروں کو اسپتال میں نہ لاکر دیہاتوں میں ایسے صحت کے مرکز قائم کرنے چاہئیں۔"

ڈاکٹر کمار کے خیالات سن کر شانتا دیوی سرلا بھی بہت متاثر ہوئی۔ شانتا بولی۔ "ڈاکٹر کمار! مجھے آپ کی یہ بات بہت پسند آئی۔ آپ اِس جانب جب بھی قدم اُٹھائیں۔ شانتا کو نہ بھولیں۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ میرا یہ اتنا موٹا جسم بھی کچھ کام آنے لگے۔"

شانتا دیوی کی باتیں بڑی دلچسپ اور مزاح سے پُر تھیں۔

تھیئٹر سے تینوں بنگلہ پر آ گئے۔ اور آج تینوں نے ساتھ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

کھانے کے دوران شانتا دیوی بولی۔ "سرلا دیوی! آج بچارے چمن لال کو آپ کے ساتھ نہ رہنے سے بڑی مشکل ہوئی ہوگی۔"

"کیوں۔" سرلا نے تعجب سے پوچھا۔

"شانتا دیوی مسکرائی اور بولی۔ "اِن دنوں لالہ کی حالت ذرا پتلی ہے آپ کے ساتھ رہنے سے ذرا اُن کی آبرو بھی رہتی۔ آج آپ نہیں ہیں تو آج کوئی پارٹی بھی ایک کوڑی کو نہیں پوچھے گی انھیں۔"

سرلا شانتا دیوی کی بات کو ذرا بھی نہ سمجھ سکی۔ ڈاکٹر کمار سن کر مسکرا دیئے

تب سرلا کو خیال آیا تو بولی۔ "کیا سچ مچ تم نے اتنی نازک پوزیشن کر دی ہے اُن کی۔"

"ابھی اُس سے بھی زیادہ نازک ہونے والی ہے سرلا دیوی۔ یہ کمینہ مجھے دُنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ یہ نہیں جانتا کہ جو دوسرے کو مٹانے کی بات سوچتا ہے اُسے بھی مٹانے والا مل سکتا ہے۔"

سرلا نے سنجیدگی سے شانتا دیوی کی طرف دیکھا۔ انتقام کی آگ دھک دھک کرکے اُس کے کلیجہ میں جل رہی تھی۔ اُن کی آنکھوں کے ڈورے لال ہو گئے تھے بالکل چنڈی کا روپ دھارن کر لیا تھا اُس نے۔

آہستہ آہستہ اُس کے چہرے کے تاثرات معمول پر آ گئے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ بولی۔ "سرلا دیوی۔ ! تم بچ کر رہنا اس پاجی سے۔ بڑا دھوکہ باز شخص تھا۔ انسان نہیں خونخوار حیوان ہے یہ۔" کہہ کر کانپ اٹھی شانتا دیوی۔

سرلا مسکرا کر بولی۔ "شانتا دیوی۔ ! میں پیار نہیں کرتی انھیں اسی لئے پھنس بھی نہیں سکتی۔ پھر میرے لئے کوئی کشش بھی نہیں ہے اُن میں کشش جتنی بھی ہے اُن کے دل میں ہی ہے میرے لئے۔ میں اُن سے کوئی کام بھی نکلوانا نہیں چاہتی۔ کام بھی وہی مجھ سے نکلوانا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھنسنا اُن کے لئے ممکن ہے میرے لئے نہیں۔ میں اپنی طرف سے بالکل محتاط ہوں"

شانتا کی نفسیاتی دلیل سن کر سرلا اور ڈاکٹر کمار کے دل کھل اُٹھے۔

ڈاکٹر کمار بولے۔ "شانتا دیوی۔ ! سرلا کی طرف سے اب مجھے کوئی فکر نہیں مجھے یقین ہے کہ سرلا اب چمن لال کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے۔ یہ دھوکہ کھانے والی نہیں اُن سے۔ دھوکہ دینے والے کے لئے ہی دھوکہ کھانا ممکن ہے۔!"

آج شانتا دیوی کا زیادہ وقت ڈاکٹر کمار کی کوٹھی پر خوشگوار ماحول میں گذر گیا۔ چلتے وقت شانتا دیوی بولی۔ "سرلا دیوی - ! آپ کی بدولت آج بہت دن بعد اس قدر خوشگوار ماحول حاصل کر سکی ہوں - ! میں اپنی کوٹھی میں رہتی ہوں لیکن بڑی گھٹن ہے اس ماحول میں۔ تم سچ کہہ رہی تھیں کہ چمن لال کو اپنے پاس سے کھانے کی قیمت کثیر دولت کی شکل میں دے دی جائے تو بھی بُرا نہیں ہے بڑا بھاری بوجھ ہے یہ میرے سر پہ - بڑی زبردست فکر ہے یہ میرے لئے۔ ہر وقت سوچتی رہتی ہوں کہ پتہ نہیں کیا کر رہا ہے یہ - کیا سوچ رہا ہے یہ اور کیا کر گذرنے کا ارادہ ہے اس کا - "

آخیر میں بولی "لیکن بڑا ہی ڈرپوک قسم کا آدمی ہے یہ سرلا - ! اس سے ڈرنا یا جھجکنا قطعی نہیں چاہیئے - آپ جس دن اِسے زور سے ڈانٹ دیں گی اُسی دن کتّے کی طرح دُم ہلانے لگے گا آپ کے سامنے کھڑا ہو کر۔"

سرلا ہنس پڑی یہ سُن کر - ! بولی - "آپ پورا مطالعہ کر چکی ہوں دیوان چمن لال کا - اور میں دھیرے دھیرے کرتی جا رہی ہوں۔ دیکھیئے کون آگے نکلتا ہے - ! "

سرلا کی بات سن کر ڈاکٹر کمار مسکرا دیئے - بولے "معلوم ہوتا ہے کہ دیوان چمن لال کا مطالعہ کرنا سرلا دیوی کے لئے بہت ضروری ہے ! "

سرلا مسکرا کر بولی - "پہلے محض معمولی سا تجسس ہی پوشیدہ تھا - اس میں کما۔ لیکن اب تو یہ ضروری ہو گیا ہے - ! "

"کیوں - !" شانتا دیوی نے تعجب سے پوچھا۔

"کیونکہ جہاں تک آپ نہیں پہنچ سکیں - وہاں تک پھر کون پہنچے گا - وہ کیا اور کب کرنا چاہتا ہے اِس راز کو جانے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوتا - "

شانتا دیوی نے متشکرانہ نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا۔
سرلا اور ڈاکٹر کمار نے شانتا دیوی کو عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔
شانتا دیوی کے چلے کے بعد سرلا خوفزدہ سے لہجہ میں بولی۔ "شانتا دیوی کی زندگی خطرے میں ہے۔ اسے اس کوٹھی میں رہنا چاہیئے۔ جس میں رہتی ہے۔"
ڈاکٹر کمار نے بھی اس بات کو سنجیدگی سے سوچا۔ بات سرلا کی معقول تھی۔ ایسے زہریلے ماحول میں ہرگز رہنا نہیں چاہیئے۔ اس کی صحت پر کبھی بڑا اثر پڑسکتا ہے۔

سرلا کے حشرہ سے تو دیوان چمن لال پر جادو ہی ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ ان کی آتما کو اس سے بہت شانتی ملی کہ اُن کے اور سرلا کے تعلقات خوشگوار ہو جانے نے سرلا کو کمار سے اپنا تعلق منقطع کرنے میں مدد دی۔ سرلا کو اُن کا سہارا نہ ملتا تو سرلا اتنی تیزی کے ساتھ ڈاکٹر کمار کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہ ہوتی۔

دیوان چمن لال آپ ہی آپ مسکرانے لگے۔ اُن کے دل نے کہا۔ "کمار۔! تو بھی کیا یاد رکھے گا چمن لال کو۔۔۔! تیری گھاتیں چمن لال ہی پہچانتا ہے۔ تو نے کوشش کی شانتا مجھ سے شادی نہ کر سکے۔ تو اپنی چال میں کامیاب نہ ہو سکا۔ میں اپنے کام میں کامیاب ہوا۔ میں نے شانتا کو ختم کیا تو تو نے اُسے بچا لیا۔ تو نے میرا سکون حرام کیا۔ تو تو بھی دیکھ لے اپنی کرتوتوں کا مزا۔ تیری بھی آبرو کو میں نے دلی کی مہذب و متمدن سوسائٹی میں دو کوڑی کا نہ کر دیا تو میرا نام چمن لال نہیں۔"

دیوان چمن لال نے دیکھا کہ گھڑی میں چار بج چکے تھے تو سرلا ابھی تک نہیں آئی تھی۔ اُن کے دل میں بے چینی سی بڑھنے لگی۔ کل سرلا اور شانتا دیوی کی جو باتیں ہوئیں اُن کی تھی گہرائی میں وہ ابھی تک نہیں جا سکے تھے۔ کوئی اُن کے مطلب کی بات اُس میں دکھائی نہ دی۔

وہ سرلا سے فوراً ملنے کے لئے بے قرار ہو گئے۔ شانتا سے باتیں کر کے سرلا کا سیدھا اپنے بنگلہ پر جانا اور پھر شام کی پارٹی میں نہ آنے کے لئے طبیعت خراب ہونے کا بہانہ کر دینا اُنھیں کچھ عجیب سا لگا۔ اُن کے دل نے کہا: "یقیناً کچھ دال میں کالا ہے۔"

وہ اِسی فکر میں تھے کہ سرلا انھیں سامنے کھڑی دکھائی دی۔ سرلا کے چہرے پر معمول کی سی مسکراہٹ تھی۔ آج سرلا کی ڈریس اور بناؤ سنگھار دیکھ کر دیوان چمن لال دیوانے ہو گئے۔ ڈریسنگ اور میک اَپ کے فن میں سرلا بچپن ہی سے ماہر تھی۔ وہ دیوان چمن لال سے آج تک جب بھی کبھی ملی تھی۔ تو کبھی اُس کا لباس پہلے لباس سے نہیں ملا تھا۔ وہ ہر بار نیا لباس تبدیل کر کے آتی تھی۔

دیوان چمن لال کھوئی کھوئی نظروں سے سرلا کی طرف دیکھ کر کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ گئے۔ بولے۔ "آپ آگئیں سرلا دیوی۔ آپ پانچ منٹ اور نہ آتیں تو میں گاڑی لے کر آپ کو لینے پہنچ جاتا۔!!"

سرلا مسکرا کر بولی۔ "آپ کو اتنی فرصت کہاں کہ آپ مجھ کو لینے آئیں مجھے آنا تھا تو طبیعت خراب ہونے پر بھی آگئی ہوں۔"

سرلا کی بات سُن کر دیوان چمن لال باغ باغ ہو گئے۔ بولے۔ "سرلا دیوی! یہ کیا کہا آپ نے۔ آپ کے اوپر تو میری جان بھی نچھاور ہے۔ میں تو

روزانہ بلاناغہ آپ کو جاکر لاؤں اور خود جاکر چھوڑ آؤں۔ لیکن ذرا یہ نہیں چاہتا کہ فضول ڈاکٹر کمار کے دل کو ٹھیس لگے۔ آخر وہ ہم جماعت رہا ہے کبھی نہ اپنا۔"

سرلا تنک کر بولی۔ "ہم جماعت رہا ہے تو کیا ہوا۔ جب میں مجسٹریٹ کے سامنے بیان دوں گی کہ میں نے ڈاکٹر کمار کو طلاق دیا۔ اور آپ کے ساتھ اُسی وقت شادی کا ایگریمنٹ پیش کروں گی تو کیا تب ڈاکٹر کمار کے دل کو ٹھیس نہیں لگے گی۔ کسی کے دل پر کیسے ٹھیس لگتی ہے اس سے میرا اور آپ کا کیا واسطہ۔ ہمیں تو وہ بات سوچنی ہے کہ جس سے میرے اور آپ کے دلوں پر ٹھیس نہ لگے۔"

سرلا کی بات سُن کر دیوان چمن لال کو لگا کہ سرلا نے ان کے دل کی بات اپنی زبان سے کہدی۔ اُنہوں نے للچائی نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا اور نرم لہجہ میں بولے۔ "کل سے یہ بھول نہیں ہو گی سرلا دیوی! ڈاکٹر کمار کو چاہے کتنا بھی بُرا نہ لگے۔ میں روزانہ صبح آپ کو لینے اور شام کو چھوڑنے آجایا کروں گا۔"

سرلا بولی۔ "اب کیا یہیں بیٹھے رہیں گے دن بھر۔ مجھے آپ سے کچھ بہت ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

دیوان چمن لال بے قراری سے بولے۔ "کہو سرلا! کیا کوئی خاص بات ہے"

"بہت خاص ہے۔" سرلا نے کہا۔ "اس قدر سنجیدہ باتیں اس کوٹھی میں نہیں ہو سکتیں۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔"

سرلا کی سمجھداری کی باتیں سُن کر دیوان چمن لال کا دل اس کے تئیں یقین و اعتماد سے بھر گیا۔ بولے۔ "آپ نے ٹھیک سوچا سرلا دیوی!

پچھلی بار بھی یہی ہوا تھا۔ شانتا کے نوکر کے کان میں زہر دینے کی بھنک پڑ گئی اُس نے دودھ کا گلاس دو گھونٹ پینے پر ہی شانتا کے ہاتھ سے گرا دیا تھا ہمیں راز کی باتیں یہاں ہرگز نہیں کرنی چاہئیں۔"

دیوان چمن لال نے سرلا کو اپنے اور بھی نزدیک پایا۔ اُنھیں دنیا سے کیا لینا دینا۔ وہ تو اپنی رنگین دنیا الگ ہی بسائیں گے۔ انہوں نے سرلا کی طرف دیکھا تو سرلا اُنہیں سچ مچ بڑی ہی پیاری لگی۔ وہ اُسے اپنے دل کی ملکہ بنا کر رہیں گے۔

سرلا اور دیوان چمن لال کار میں بیٹھ کر سیدھے امپریل ہوٹل پہنچے۔ اکیلے کیبن میں جاکر گرم کافی کا آرڈر دیا۔

بیرا چلا گیا تو دیوان چمن لال بولے۔ "آپ کچھ کہہ رہی تھیں سرلا دیوی!"

سرلا بولی۔ "کل شام کو شانتا دیوی ہمارے بنگلہ پر آئیں۔ آج سے قبل میں نے اُنھیں کئی بار اپنی کوٹھی پر مدعو کیا تھا۔ لیکن جانے کا نام نہیں لیا اُنہوں نے۔ کل جب آپ نے یہ بتایا کہ میں ڈاکٹر کمار کی بیوی ہوں تو کل شام ہی کو ہمارے یہاں آ براجیں۔!!"

"میں آپ سے پوچھتی ہوں کہ کیا شانتی دیوی نے اِس طرح میرا اپمان نہیں کیا۔"

"قطعی طور پر کیا۔" دیوان چمن لال سنجیدگی سے بولے۔ "شانتا کو اپنی امارت پر بڑا فخر ہے۔ وہ بہت ہی مغرور ہے۔!!"

سرلا بولی۔ "مغرور میں بھی کم نہیں ہوں دیوان چمن لال جی۔ شانتی دیوی کو اپنی امارت پر فخر ہے تو مجھے اپنے حُسن اور اپنی ذہانت اور فہم و فراست پر فخر ہے۔!"

دیوان چمن لال بولے:۔ "واہ واہ کیا بات کہی آپ نے سرلا دیوی پیسہ حسن اور ذہانت کے پاؤں چومتا ہے۔ کیا میری اور آپ کی عقل پیسے کو اپنے قدموں تک پہنچانے میں جو رکاوٹ ہے اُسے دُور نہ کر سکے گی۔"

"کیوں نہیں کر سکے گی دیوان چمن لال جی۔! یہ تو کرنی ہی ہوگی ہمیں ورنہ آپ کے پاس اب اور رکھا ہی کیا ہے اب! مجھے انتہائی ہمدردی ہے آپ کے ساتھ۔!"

سرلا کی یہ بات دیوان چمن لال جی کی سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ کچھ حیران سا ہوکر بولے۔ "میں سمجھا نہیں سرلا! تم کیا کہنا چاہتی ہو۔"

سرلا بولی۔ "میں کیا کہنا چاہتی، وہ کہہ رہی ہوں جو کل شانتا دیوی نے کہا تھا۔ انہوں نے کل ڈاکٹر کمار کو بتایا کہ انہوں نے آپ کی فرم سے تعلق منقطع کرلیا ہے۔ گذشتہ سال کہیں آپ نے فرم کا چالیس ہزار روپیہ اپنے کسی نجی کام سے خرچ کر دیا ہوگا۔ اس کو لے کر انہوں نے آپ کو الگ کر دیا آپ کو اب فرم سے ایک پیسہ بھی نہیں مل سکتا۔

اور کئی ماہ سے انہوں نے آپ کا ماہواری خرچہ بھی ختم کر دیا ہے۔!"

یہ سُن کر دیوان چمن لال کی گردن جھک گئی۔ سچائی کو سرلا کے سامنے جھٹلانے کی اُن میں ہمّت نہیں تھی کس مپرسی کے عالم میں بولے "سرلا دیوی! یہ بات سچ ہے۔ شانتا نے میرے پیروں میں بیڑیاں ڈال کے رکھ دی ہیں۔ دیکھتا ہوں پچھلے سال میرے جتنے دوست تھے، اس سال اُس میں سے آدھے بھی نہیں رہے۔ جہاں جہاں سے مجھے اُدھار مل سکتا تھا میں نے قرض لے لیا اور سب خرچ بھی ہوگیا۔ اِس وقت بہت مشکل میں ہوں۔"

سرلا مسکرا کر بولی۔ "چلو مشکل ہی سہی۔ یہ کیا ہمیشہ چلنے والی ہے

جب پریم ہی کر لیا آپ سے، تو یہ کیا دیکھنا کہ آپ سیٹھ ہیں یا کنگال۔!"

سرلا کی بات سن کر دیوان چمن لال سرلا کی طرف متشکرانہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ انھیں سرلا دیوی کا روپ نظر آئی۔ ان نازک لمحوں میں سرلا کے حسن کی روشنی دکھائی دی۔

سرلا بولی ــــ "دیوان چمن لال جی! سرلا اپنے ارادے بار بار نہیں بدلتی۔"

"وعدہ میں بھی ایک ہی بار کرتا ہوں سرلا دیوی!"

"تو آپ شانتا دیوی کو طلاق دے کر مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے لئے میں چاہتی ہوں، کہ آپ مجھے اپنی تحریر دے دیں۔ جس سے ہم بے فکر ہو کر اپنی زندگی کو سکھی اور خوشحال بنانے کے راستے پر بڑھ چلیں۔ کچھ سوچ سکیں۔ کچھ کر سکیں۔!"

دیوان چمن لال نے فوراً ایک خط لکھ کر سرلا دیوی کو دے دیا۔ اس میں لکھا۔

"جانِ من سرلا دیوی!

میں شانتا کو طلاق دے کر تم سے شادی کر دوں گا۔ میرے تعلقات شانتا سے منقطع ہی سمجھو!"

تمہارا عاشقِ صادق

دیوان چمن لال

سرلا نے خط ہاتھ میں لے کر پڑھا اور مسکرا کر بولی ــ "اب بات ہماری اور آپ کی پکی ہو گئی دیوان چمن لال جی۔ اب دیکھئے کیا گل کھلاتی ہوں چند دنوں میں ہی۔"

دیوان چمن لال بولے۔ "پہلے ہمیں شانتا کو اپنے راستے سے ہٹا دینا چاہیئے۔!"

"بالکل ۔! مجھے پہلے اُن کے دل میں ذرا اپنے لئے وشواش پیدا کر لینے دیجئے ۔!!"

دیوان چمن لال بولے ۔ "ہاں ۔ تبھی ٹھیک ہوگا کچھ کرنا ۔ آپ چاہیں تو شانتا دیوی سے ملتے جائیں ۔!"

"کہاں ۔ ؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شانتا دیوی اِس وقت اپنی کوٹھی پر ہوں گی ۔ وہ تو پہنچ گئی ہوں گی ڈاکٹر کمار کے پاس ۔"

"ڈاکٹر کمار کے پاس ۔ !" تعجب سے دیوان چمن لال بولے ۔ "تو اب یوں چکر چل رہا ہے ۔ یہ سب کچھ پاجی پن شانتا نے کمار کے سکھانے پر ہی کیا ہے ۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ شانتا میں اتنی عقل کہاں سے آگئی ۔"

"تو کیا آپ انھیں عقلمند نہیں مانتے ۔ !"

"مانتا تو ہوں ۔ لیکن اتنا نہیں کہ ادھر جو کچھ اُس نے کیا وہ سب کچھ کر پاتی ۔ ان سب میں کمار کا ہاتھ ہے ۔ !"

رلا مسکرا کر بولی ۔ "تب تو آپ کو دو دو راستوں پر ساتھ ساتھ لڑنا پڑ رہا ہے ۔!"

دیوان چمن لال بولے ۔ "دو دو پر نہیں ۔ تین تین پر ۔ شانتا کا مُنیم ان دونوں سے زیادہ بدمعاش ہے ۔ وہ تو کمبخت مجھ جیسے کھاٹ سے نہیں اُکھڑ سکا ۔ اُسی دوران میں یہ سب کچھ کر گیا ۔ وہ ہوتا تو کبھی ایک پائی بھی ادھر سے اُدھر نہ ہونے دیتا ۔ خود کو باپ سمجھتا ہے شانتا کا ۔ ادر میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کسی دن وہ ساری فرم کو ہضم کر جائے گا ۔ بہت موٹا ہے پیٹ اُس کا ۔ !"

سرلا سنجیدگی کے ساتھ بولی ۔ "بڑی مصیبت میں ہیں آپ ! مجھے سچ سچ

بڑی ہمدردی ہے آپ سے۔ لیکن مُنیم جی اور ڈاکٹر کمار کی ہوشیاری سے کیا بنے گا۔ جب شانتا دیوی ہی راستے سے نکل جائے گی۔ اس سے آپ کا تعلق ہی کیا رہے گا۔"

دیوان چمن لال نے اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ جب ڈاکٹر کمار کھُل کر اس طرح اس کا مخالف ہو گیا تو اُسے بھی دنیا داری برتنے کی کیا ضرورت ہے" اب وہ سرلا کو اُس کی آنکھوں کے سامنے کار میں بٹھا کر لائے گا۔ وہ جلتا ہے تو جلے۔ اور خوب جلے۔ میں خوش ہوں گا اُسے جلتا دیکھ کر۔

دیوان چمن لال سرلا کو کار میں لے کر بنگلہ پر پہنچے تو ڈاکٹر کمار بنگلہ میں ہی تھے۔ دیوان چمن لال نے چاہا کہ وہ ڈاکٹر کمار کے سامنے سینہ اُبھار کر پہنچے۔ لیکن ہمّت نہ ہوئی۔ سرلا کار سے نیچے اُتر کر بولی۔ "آئیے دیوان چمن لال جی۔ ڈاکٹر کمار کی اب آپ کو اتنی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ ہم دونوں ہی بالغ ہیں۔ ہم دونوں نے اپنی مرضی سے اپنے تعلقات بنائے ہیں۔ ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔!"

لیکن دیوان چمن لال جی کار سے نیچے نہ اُتر سکے۔ اُن کے دل میں ڈاکٹر کمار کے سامنے جھجک سی پیدا ہوئی۔ بولے۔ "پرواہ کیا کرنی ہے کمار کی سرلا دیوی۔ اُسے میں کل کا بچّہ سمجھتا ہوں۔ میں ٹھہرتا۔ لیکن ایک بہت ہی ضروری کام یاد آ گیا۔ معاف کرنا اس وقت سرلا دیوی۔!"

سرلا مسکرا کر بولی۔ "اچھا نمستے! کل شام کو کتنے بجے آئیں گے آپ۔ کل تو کمار بھی شاید نہیں ہوں گے یہاں۔ کل اُن کا آپریشن ڈے ہے۔ آپریشن ڈے والے دن وہ شام کو نہیں آتے۔

یہ سن کر دیوان چمن لال بہت خوش ہوئے۔ بولے۔ "میں ٹھیک ساڑھے

ساڑھے چار بجے یہاں آجاؤں گا ۔" اور اتنا کہہ کر اُنہوں نے
کار اسٹارٹ کردی ۔

دیوان چمن لال کے چلے جانے کے بعد سرلا بنگلہ میں داخل ہوئی۔ دیکھا ڈاکٹر کمار اور شانتا دیوی آپس میں گپ شپ کر رہے ہیں۔
سرلا کو آتے دیکھ کر دونوں کھڑے ہو گئے اور ڈرائنگ روم کے دروازے پر آکر دونوں نے سرلا کا سواگت کیا۔
شانتا دیوی مسکرا کر بولیں۔ "سرلا دیوی! اس بات کی میں آپ کو داد دیتی ہوں کہ آپ نے دیوان چمن لال سے خوب خدمت لی۔ جب دیکھو بے چارہ اردلی کی طرح آپ کے حکم کا تابعدار نظر آتا ہے۔ چوبیس گھنٹے کا خدمتگار مل گیا ہے آپ کو۔"
سرلا مسکرا کر بولی - "اردلی نہیں شانتا دیوی آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔ دیوان چمن لال میرے پریمی ہیں۔ وہ آپ کو طلاق دے کر مجھ سے شادی کرنے جا رہے ہیں!"
یہ سنکر شانتا دیوی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ ڈاکٹر کمار بھی مسکرا رہے

بھتے۔ بولے ۔ "معلوم دیتا ہے کہ آج تم دونوں کا عہد بھی کسی قطعی فیصلہ پہ پہنچ گیا ہے تبھی میں تمہارے چہرے پر رونق دیکھ رہا ہوں سرلا ۔ !"

سرلا بولی ۔ "میں نے اب کام پکا کر لیا ہے .... ۔ میں کچا کام پسند نہیں کرتی ۔ ان سے شادی کرنے کے لئے مجھے آپ کو طلاق دینا ہو گا۔ ایسا ڈراسٹیک اسٹیپ لینے سے پہلے سب باتیں پہلے ہی طے ہو جانی انتہائی ضروری تھیں ۔"

شانتا قدرے سہم کر بولی۔ "یہ سب تم کیا کر رہی ہو سرلا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا سرلا ۔"

سرلا سنجیدہ انداز بنا کر بولی۔ "آپ چھٹکارہ چاہتی ہیں نہ دیوان چمن لال سے ۔ بس مجھ سے شادی کے لئے انھیں آپ کو طلاق دینا ہو گا آپ چاہتی بھی یہی ہیں ۔ میں نے آپ کا راستہ صاف کر دیا ۔ !"

ڈاکٹر کمار ہنس کر بولے ۔ "شانتا ۔ ! یہ تو باتوں ہی باتوں میں بات بن گئی ۔"

شانتا نے پوچھا ۔ "آخر کیا بات بن گئی ۔ آپ لوگ جانے کیسی عجیب غریب باتیں کر رہے ہیں ۔ صاف صاف بتاؤ سرلا ۔ آج کیا باتیں ہوئیں تمہاری دیوان چمن لال سے ۔"

سرلا بولی ۔ "آج آخری فیصلہ کر لیا میں نے ۔ میں نے سب کچھ لکھوا لیا اُن سے ۔ !"

"لکھوا لیا ۔ وہ کیا ہے سرلا دیوی ۔ ذرا دکھیں تو لکھوا لیا آپ نے" سرلا نے اپنے پرس سے نکال کر دیوان چمن لال کا خط ڈاکٹر کمار کے ہاتھ میں دے دیا ۔ ڈاکٹر کمار نے پڑھا ۔

"جانِ من! سرلا دیوی۔

میں شانتا کو طلاق دے کر تم سے شادی کر دوں گا۔ میرے تعلقات شانتا سے منقطع ہی سمجھو!

تمہارا عاشقِ صادق

دیوان چمن لال

خط کو پڑھ کر تینوں بہت ہنسے — "گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ یہی حالت چمن لال کی بھی ہے اس وقت۔!"

سرلا ڈاکٹر کمار کی طرف دیکھ کر بولی — "تمہیں بھی وہ خوب سمجھتے ہیں۔ اُنہیں یقین ہے کہ شانتا دیوی اُن کے سکھانے پر جو برتاؤ کر رہی ہیں وہ سب تمہیں کرا رہے ہو میا"۔

اب انہوں نے بھی تمہارے ہم جماعت ہونے کے تعلقات بھُلا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب وہ کھُل کر تمہارے سامنے آنے والے ہیں۔"

مالی مشکلات کو بھی انہوں نے تسلیم کیا۔ میں نے اُن کے تئیں ہمدردی کا اظہار کر کے کہہ دیا کہ اُن کی مالی مشکلات سے ہماری محبت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ سرلا بات کا ایک بار ہی فیصلہ کرتی ہے بار بار نہیں۔"

یہ سُن کر وہ خوشی سے جھوم اُٹھے۔

ڈاکٹر کمار سرلا کی باتیں سُن سُن کر مسکرا رہے تھے۔ کتنی دلچسپ، کتنی شیریں۔ کتنی واضح۔ کتنی دل فریب اور کتنی حقیقت پر در حقیقت سرلا کی چمن لال کے لئے بھی وہ واضح تھیں۔ وہ سب کچھ اپنے معنوں میں سمجھ رہا تھا اور سرلا جو کچھ کہتی اپنے معنوں میں کہہ رہی تھی۔

شانتا دیوی سرلا کی باتیں سُن کر باغ باغ ہو گئی۔

اور اصل میں یہ سچ تھا کہ شانتا دیوی ابھی تک سمجھی ہی نہیں تھی کہ

سرلا نے کتنا بڑا کام کر دیا تھا۔ ان کا۔"

ڈاکٹر کمار بولے —— "شانتا دیوی۔ سرلا نے جو کام کیا ہے آپ اصل میں ... ابھی سمجھی نہیں۔ سرلا نے وہ کام کر دیا ہے۔ جسے میں۔ آپ اور آپ کے سیٹھ جی لاکھوں بار سوچ سوچ کر ہار گئے۔"

شانتا سنجیدگی کے ساتھ بولی۔ "وہ کیا ؟"

ڈاکٹر کمار ہنس کر بولے —— "آپ نے یہ خط پڑھا۔ یہ خط معمولی اظہارِ محبت نہیں ہے۔ اس خط سے آپ کے پتا جی کی دِل کے ذریعے جو حقوق چمن لال کو ملتے ہیں وہ سب ختم ہو جاتے ہیں!

سرلا —— ! میں کن الفاظ میں تمہارا شکریہ ادا کروں کہ تم نے ایک مسئلہ کا قرارِ واقعی حل ڈھونڈ نکالا۔"

شانتا نے جانے کن نگاہوں سے سرلا کی طرف دیکھا اور کھڑی ہو کر اُس کو اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔

شانتا دیوی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس کے ہونٹوں کے الفاظ ٹکرا ٹکرا کر واپس چلے گئے۔ وہ بول نہ سکی ایک لفظ بھی۔ وہ سرلا کی تا زندگی احسان مند رہے گی۔ سرلا نے اُسے بخیر و خوبی اس کمینے کے چنگل سے چھڑا لیا۔

سرلا بولی۔ "شانتا دیوی! آپ کو میں نے جس دن سے دیکھا ہے۔ ہمیشہ احترام و عزت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ آپ کے دل میں جو درد پوشیدہ تھا۔ اُس کو بڑے غور سے پڑھا۔ آپ کے ذہن کی پریشانی کو سمجھا اور دیکھا کہ ڈاکٹر کمار اس بارے میں کیا چاہتے ہیں۔

آپ لوگ اپنی کوششیں کرتے رہے۔ میں نے سوچا۔ میں بھی زندگی میں ایک کوشش کر کے دیکھوں۔ دیکھوں کہاں تک کامیابی ملتی ہے۔

پتاجی کے پاس اس قسم کے بہت سے کیس آتے تھے۔ میں اُن کے فائیلوں کو پڑھا کرتی تھی۔ اُن میں ایک دن ایک کیس ایسا ہی آیا تو مجھے بہت تعجب ہوا۔ میں نے اپنے گھر میں پتاجی اور ماتاجی کی شکل میں پتی پتنی کا تصور کیا تھا اُن کے تعلقات ایک جان دو قالب کے سے تھے۔ اس کیس میں میں نے خاوند کے ذریعے بیوی کو زہر دیئے جانے کی بات پڑھی تو میں سن سی رہ گئی شادی کے بعد یہاں آئی تو یہاں پتاجی کے وہ فائل تو نہیں آئے لیکن ایک کیس ایسا ہی آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے سوچا چلو اِن فائیلوں میں جو کچھ پڑھا ہے اور سمجھا ہے۔ اُس کی بنیاد پر اس کیس کو بھی سمجھنے کی کوشش کرو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔"

ڈاکٹر کمار اور شانتا دیوی نے سرلا کی عقلمندی کی کھلے دل سے تعریف کی۔

شانتی دیوی بولی۔ "ڈاکٹر کمار! کل آپ سے ایک سوا سنگھ کیندر کی بات کہی تھی۔ اس کے بارے میں کیا کیا آپ نے۔"

ڈاکٹر کمار بولے۔ "اِس بارے میں میں شیلا دیوی سے بات چیت کر رہا ہوں۔ انہوں نے ایک بال کیندر کھولا ہوا ہے۔!" پھر سرلا کی طرف منہ کر کے بولے۔ "تم سے تو تعارف کرایا تھا میں نے شیلا دیوی کا۔ اُنہی کی کار سے تو آپ کے پتاجی کی کار کی ٹکر ہوئی تھی۔"

سرلا بولی۔ "سمجھ گئی میں۔ دیکھئے اِس دوران دیوان چمن لال کا ایسا جھمیلا رہا کہ اُن سے ملنا ہی نہیں ہوا۔ بہت خوش اخلاق ہیں وہ۔"

شانتا دیوی بولی۔ "خوش اخلاق نہ ہوتیں تو کیا چمن لال انہیں بے وقوف بنا سکتا تھا۔"

ڈاکٹر کمار بولے - " دوسروں کو بے وقوف بنانے والا دنیا کا سب سے بڑا بے وقوف ہے سرلا دیوی! "

سرلا بولی - " چلئے آج اُنہی کی طرف کیوں نہ چلا جائے - "

ڈاکٹر کمار بولے - " آپ دونوں چلنے کی تیاری کیجئے - اس وقت تک میں آفس میں اطلاع بھجوا دوں کہ درمیان میں کوئی کیس آجائے تو مجھے مطلع کر دیا جائے - ! "

ڈاکٹر کمار نے شیلا دیوی کے بنگلہ کا ٹیلیفون نمبر اسپتال میں نوٹ کرا دیا۔ بنگلے پر لوٹے تو سرلا اور شانتی دیوی دروازے پر ہی تیار کھڑی ملیں۔

تینوں جا کر کار میں بیٹھ گئے اور سیدھی شیلا دیوی کے بنگلہ کی راہ لی۔

وہاں پہنچے تو شیلا دیوی کا بال کیندر چل رہا تھا۔ کچھ بچے پڑھ رہے تھے۔ کچھ کھیل رہے تھے اور کچھ کے ساتھ شیلا خود کھیل رہی تھی۔ شیلا کا بنگلہ ایسا لگتا تھا گویا چھوٹی سی پھلواری تھی۔ خوبصورت گلاب کے پھول کھِلے ہوں - ایک ایک بچہ دیکھنے کے قابل تھا۔ ایسا لگتا تھا گویا شیلا دیوی نے چھانٹ چھانٹ کر بچے اپنے بال کیندر میں لئے تھے۔

شیلا دیوی نے تینوں کا سواگت کیا۔ اُنھیں اپنا کیندر دکھایا اور پھر چاروں شیلا دیوی کے ڈرائنگ روم میں آگئے۔

ڈاکٹر کمار بولے - " دیکھا شانتا دیوی آپ نے شیلا دیوی کی کوششیں کتنی خوبصورت پھلواری لگا کر بیٹھی ہیں یہ - پریوار کی پھلواری بھی ایک پھلواری ہے۔ لیکن یہ پھلواری اس سے بہت بڑی ہے۔ شیلا دیوی سے دیکھئے کیسے اپنی زندگی کو گھلا ملا لیا ہے۔ "

شیلا دیوی مسکرا کر بولی - " اس میں کوئی شک نہیں ڈاکٹر کمار - !

کہ مجھے اب اس بال کیندر کے علاوہ اور کوئی چیز پیاری نہیں۔ اس کے ایک ایک بچے کو میں بڑے دھیان سے دیکھتی ہوں۔ اس سے باتیں کرتی ہوں۔ بچوں کا مزاج جان لینا بھی اتنا آسان کام نہیں ہے جتنا بظاہر نظر آتا ہے۔

میں بچوں کو کبھی مارتی نہیں۔ اُن سے کوئی بھول یا غلطی ہوتی ہے تو میں سوچتی ہوں کہ کیوں ہوئی اس وجہ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔"

مرلا شیلا دیوی کی بات بڑے دھیان سے سن رہی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ شیلا دیوی نے سچ سچ اپنی زندگی کا مقصد بہت خوبصورت بنا لیا ہے۔ بولی شیلا دیوی! آپ کا بال کیندر دیکھ کر دل مسرت ہوئی۔ آپ کے کیندر کے دیکھنے سے لگا کہ ان میں عام بچوں سے کہیں زیادہ تازگی۔ تہذیب۔ مٹھاس اور خوبصورتی ہے۔ ان سب قابلیتوں کو یکجا کر کے آپ نے بچوں کی جو ٹیم بنائی ہے۔ وہ سچ مچ ہی قابلِ تعریف ہے۔"

شانتا دیوی اسے دیکھ کر اتنی خوش ہوئی تھی کہ مسرت کے باعث اُس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔

ڈاکٹر کمار بولے "ڈیپارٹمنٹ نے گرانٹ دی یا نہیں ابھی۔؟"

"دی تو ہے۔ لیکن ابھی نہ دینے کے ہی برابر ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ سال سنستھا سیلف سپورٹنگ ہو جائے گی۔"

شیلا دیوی بولی۔ "ڈاکٹر کمار۔ میں نے آپ کے سوا سنستھا کیندر کے ضروری کاغذات تیار کر دیئے ہیں۔" اور اتنا کہہ کر ایک فائیل اُٹھا لائی۔ بولی۔ "آپ لوگ نہ آتے تو میں بچوں کی چھٹی کر کے خود آپ کے پاس آتی۔"

ڈاکٹر کمار بولے۔ ... آپ کے ... کا ...

"آپ کی تجویز مجھے بہت پسند آئی ہے! آپ نے اپنے کام کا مرکز دیہات کو بنایا ہے۔ یہ بات مجھے اور بھی اچھی لگی۔ شہروں میں ہر قسم کی سہولیات پہلے بھی حاصل ہیں۔ دیکھنا تو اصل میں دیہات کا ہی ہے۔ جہاں انسانی ترقی کے ذرائع ابھی تک پہنچ نہیں پائے ہیں۔!"

سرلا مسکرا کر بولی۔ "شانتا دیوی اور کمار نے جنگل میں منگل کرنے کی ٹھانی ہے۔ یہ سب آپ جان لیجئے شیلا دیوی کہ ان سب لوگوں نے میری پارٹیوں اور تفریحوں کے پروگراموں کو ختم کرنے کی ترکیب نکالی ہے۔ کیونکہ وہاں دیہات میں میرا ساتھ دینے کے لئے دیوان چمن لال جانے والے نہیں ہیں۔"

دیوان چمن لال کا نام سن کر شیلا دیوی مسکرا دی۔ اب اس کے دل میں دیوان چمن لال کا نام سُن کر کوئی ٹیس نہیں اُٹھتی تھی۔

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے۔ "تب سے اِدھر آیا یا نہیں چمن لال۔"

"ابھی کل ہی آیا تھا۔ معلوم دیتا تھا کہ شانتی دیوی نے اس کی حالت پھٹے حال کر دی ہے۔ اِس سال کوئی نیا سوٹ بھی سلوا کر نہیں دیا بے چارے کو۔

"سوٹ نیا نہ سہی دل تو نیا ہے چمن لال کے پاس۔ آپ کو نئی اور تازہ بات بتا دوں کہ آج کل وہ سرلا دیوی سے محبت کر رہے ہیں۔ دونوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ شانتا دیوی کو طلاق دے کر سرلا سے شادی کریں گے۔" ڈاکٹر کمار نے کہا۔

شیلا مسکرا کر بولی۔ "کیا بے وقوف بنانے کو میں ہی اکیلی رہ گئی ہوں"

سرلا بولی۔ ایسی بات نہیں ہے شیلا دیوی۔ ڈاکٹر کمار جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ شانتی دیوی کو طلاق دے دیں تو میں بھی

ڈاکٹر کمار کو طلاق دے سکتی ہوں - !"

شیلا دیوی کو کبھی سمجھ نہیں آیا - وہ ہنس کر بولی - "چلیئے ! جیسا بھی ہوگا ہم بھی دیکھ لیں گے - " اور پھر ڈاکٹر کمار کی طرف دیکھ کر بولی - "آپ کا کام شروع کرنے کے لئے میں نے دو لاکھ کا پلان بنایا ہے - بھارت سرکار اپنی پانچ سالہ یوجنا کے تحت اِس قسم کے پروگراموں کو ہر ممکن ہولیت دے رہی ہے - مجھے پورا یقین ہے کہ آگے کو سرکاری تعاون ضرور ملے گا ! "

یہ سن کر شانتا دیوی بولی ـــ "ارے واہ ڈاکٹر کمار آپ نے روپے کی کیا فکر کی - سرکار سے جب ملے گا - ملتا رہے گا - آپ لوگ کام شروع کریں دو لاکھ روپے کا انتظام میں کروں گی اس کام کے لئے !!"

شانتا دیوی کی یہ بات سن کر تینوں دنگ رہ گئے - ڈاکٹر کمار کو یہ یقین تو ہو چلا تھا کہ شانتا دیوی اُن کے کام میں مدد ضرور کرے گی - لیکن یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ شانتا دیوی تجویز کا پورا بوجھ ہی برداشت کرنے کو تیار ہو جائے گی - ڈاکٹر کمار نے شانتا دیوی کی طرف احترام بھری نظروں سے دیکھا -

سرلا مسکرا کر بولی - "تب آپ دیوان چمن لال کے ہاتھ کچھ نہیں لگنے دیں گی شانتا دیوی ! میری سمجھ میں اب آئی آپ کی اور دیوان چمن لال کی تجویز مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ لوگ میرا دیوان چمن لال کا نیا بسنے والا گھر اُجاڑ دینا چاہتے ہیں -

سرلا کی بات سُن کر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے -

شیلا دیوی کے بنگلہ سے سرلا، ڈاکٹر کمار اور شانتا دیوی ہسپتال نہ جا کر شانتا دیوی کے بنگلہ پر پہنچے۔

کوٹھی میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دیوان چمن لال ٹھاٹ کے ساتھ موٹا سگار منہ میں دبائے دھواں اُڑاتے ہوئے۔ مکھن زین کا شاندار سوٹ پہنے کوٹھی کے برآمدے میں گھوم رہے تھے۔

شانتا دیوی کی کار کوٹھی کے اندر پورٹیکو میں رُکی اور اُن کی نظر ان تینوں پر پڑی تو انہوں نے پیٹھ پھیر لی۔ انہوں نے اُن سے باتیں کرنا پسند نہیں کیا۔ یہ تینوں کوٹھی کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ شانتا دیوی اسی حصہ میں رہتی تھی۔

کوٹھی کے آگے کا حصہ نئی ہونے کے ناطے دیوان چمن لال نے ہتھیا لیا تھا۔ اور اس پر اُنہی کا قبضہ تھا۔

شانتا دیوی کوٹھی کے جس حصے میں رہتی تھی۔ وہ اس باہری حصے سے

بالکل الگ تھا۔ اس سے دیوان چمن لال کے حصّے کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ دونوں کے درمیان تقریباً تین سو گز کا فاصلہ تھا۔ ایک بہت بڑا چوک تھا اور اس کے بعد یہ حصّہ شروع ہوتا تھا۔

تینوں جا کر شانتا دیوی کی بیٹھک میں بیٹھے۔ ڈاکٹر کمار بولے۔

"ٹھاٹھ تو ابھی چمن لال کا بنا ہوا ہے۔ آج تو کہیں سے بہت موٹا سگار اٹھا لایا ہے!"

شانتا دیوی مسکرا کر بولی۔ "نیا سوٹ تو نہیں بنا اس سال کوئی لیکن پرانے کافی ہیں کپڑے۔ ابھی کئی سال تک چمن لال کا ساتھ دیں گے۔ کپڑے میری طرح بے وفا نہیں نکلے۔!"

سرلا بولی۔ "کسی کو تو وفا کرنی ہی چاہیئے بے چارے چمن لال سے مجھے تو بڑی دیا آتی ہے اُن پر۔ دیکھئے کہاں تو بے چاروں نے اتنے ٹھاٹھ کی زندگی بسر کی اور کہاں آپ نے اُن کا جیب خرچ بھی بند کر دیا۔"

شانتا دیوی بولی۔ "گزشتہ سال ان مہاشے نے بڑی بیہودگی کی سرلا۔! دنیا بھر کے لچے لفنگوں کو کوٹھی پر بلانا شروع کر دیا۔ مجبور ہو کر مجھے کوٹھی پر دربان رکھنا پڑا۔ میں نے دربان کو ہدایت کر دی کہ چمن لال کے علاوہ اور کوئی شخص کوٹھی میں داخل نہ ہونے پائے۔ اس پر مہاشے بہت تلملائے۔ کئی بار آستین اٹھا کر میرے سامنے آئے۔ لیکن میں نے بھی سختی سے کام لیا۔

آخر چپ ہو کر بیٹھ گئے بچارے۔

"اس کے ساتھ سیدھے رہو تو ترچھا آتا ہے اور ترچھے چلو تو اس کا دماغ صحیح ہو جاتا ہے۔"

ڈاکٹر کمار بولے ۔ "بیدھا یہ کبھی نہیں تھا شانتا دیوی ۔ جب نظر سے آپ نے اسے دیکھا تھا اس نظر سے ترچھی چیز کبھی نظر آہی نہیں سکتی !!"

شانتا دیوی بولی ۔ "یہ بات آپ کی سچ ہے ڈاکٹر کمار! مجھے اس وقت ڈاکٹر کمار کے چہرے پر بڑا بھولا پن نظر آرہا تھا ۔ میں سچ مچ اس سے محبت کرنے لگی تھی ۔ کتنی پاگل تھی میں ۔ میں نے سوچا ہی نہیں کہ اتنے خوبصورت نوجوان سے محبت کرنے کا مجھے کیا حق ۔!"

سرلا بولی ۔ " ذرا جا کر مل تو آؤں دیوان چمن لال سے ۔ وہ میرے انتظار میں ہوں گے ۔ آپ لوگ اس وقت تک اپنے پروگرام پر خیال آرائی کریں ۔ "

دیوان چمن لال بار بار برآمدے میں آکر پیچھے کی طرف جھانک رہے تھے وہ سرلا کے آنے کی راہ دیکھ رہے تھے سرلا وہاں پہنچی تو انہوں نے آگے بڑھ کر سرلا کا سواگت کیا ۔ انتہائی نرم لہجے میں بولے ۔ "آئیے سرلا دیوی ۔ کہاں سے آنا ہو رہا ہے اس وقت ۔؟"

سرلا سنجیدگی کے ساتھ بولی ۔ "آپ مجھے بنگلہ پر چھوڑ کر آئے تو میں نے اندر جا کر دیکھا کہ شانتا دیوی اور ڈاکٹر کمار میں گھُٹ گھُٹ کر باتیں ہو رہی تھیں ۔ مجھے دیکھتے ہی دونوں کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں ۔ دونوں کی زبانوں کو گویا لقوہ مار گیا ۔

میں مسکرا دی ۔ اُن کے پیلے پیلے چہرے دیکھ کر ۔ مجھے دیکھ کر اُن کی وہی حالت ہوئی جو چور کی پولیس مین کو دیکھ کر ہوتی ہے ۔

میں اُن کے بیچوں بیچ صوفے پر بیٹھ گئی ۔ اور دونوں پر طنز کس کر بولی ۔ "کیا بیٹھ سکتی ہوں میں ۔ آپ لوگوں کی باتوں میں دخل ہو تو میں باہر

بھی بیٹھ سکتی ہوں ۔ "

اس پر شانتی دیوی طنزیہ لہجہ میں بولی ۔ کہیئے سرلا دیوی ۔ آج کل چمن لال کے کیسے حال چال ہیں ۔ آج کل اُن کا خرچ کیسے چل رہا ہے ۔ "

میں نے کہا ۔ "کیوں ۔ کیا مطلب ! دیوان چمن لال کے پاس پیسوں کی کیا کمی ۔ "

یہ سن کر اُن کے ہوش اُڑ گئے ۔ ڈاکٹر کمار تو آنکھیں پھاڑ کر میری طرف دیکھنے لگے ۔

شانتا دیوی نے ڈاکٹر کمار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پھر مجھ سے بولی ۔ "کیا کوئی نیا کاروبار کر لیا ہے آپ نے ۔ "

میں نے کہا ۔ "پشتی سیٹھوں کو کاروبار کرنے کی کیا ضرورت ۔ ؟ آپ روپیہ نہ دیں گی تو کیا اُن کے پتا دیوان امرناتھ اُنھیں کھلا دیں گے ۔ "

میری یہ بات سُن کر شانتا دیوی بڑے قرینے سے مسکرائی ۔ اور بولی "پشتنی سیٹھ کیا آپ دیوان چمن لال کے لئے کہہ رہی ہیں ؟ "

میں نے فخر کے ساتھ کہا ۔ "اور کسے کہتی ۔ میں دیوان امرناتھ کے لڑکے دیوان چمن لال کے بارے میں کہہ رہی ہوں ۔ "

میری یہ بات سن کر ڈاکٹر کمار اور شانتا دیوی دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔ میں پگلی سی اُن کا منھ دیکھتی رہ گئی ۔ مجھے اُن کا یہ سلوک بالکل پسند نہیں آیا ۔ لیکن میں نے اپنے چہرے پر کسی قسم کے جذبات نہیں آنے دیئے اُن کے ساتھ میں بھی مسکرا دی ۔

شانتا دیوی بولی ۔۔ "سرلا دیوی ۔! دیوان امرناتھ نام کا دلّی میں آج تک کوئی سیٹھ نہیں ہوا ۔ اگر دیوان چمن لال کے پتا سٹرک

پر سے لاوارث بچے کی شکل میں اُٹھالائے تھے۔

میں نے کہا۔ بالکل غلط۔! میں وشواش نہیں کر سکتی آپ لوگوں کی باتوں پر۔ آپ لوگ بے کار دیوان چمن لال کو بدنام کرنے کے لئے یہ من گھڑت باتیں بنا رہے ہیں۔"

اس پر شانتا دیوی مسکرا کر بولی۔ "آپ کو یقین نہ ہو تو ہمارے منیم سے اِس بات کی تصدیق کر سکتی ہیں!"

میں نے کہا۔ میں دیوان چمن لال کے علاوہ اور کسی کا وشواش نہیں کر سکتی۔ میں اُن کی ہاں کو ہاں مانتی ہوں!"

"تو اس طرح مجھے بدنام کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے اِن دونوں نے۔" دیوان چمن لال سنجیدگی سے بولے۔

"بیڑہ اُٹھانے کی بات کچھ نہ پوچھو دیوان چمن لال۔ یہ لوگ آپ کو پوری طرح سے ذلیل کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ لیکن میں ان کی باتوں میں آنے والی نہیں ہوں۔ مجھ پر اُن کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔!"

"آپ سے مجھے یہی آشا ہے سرلا دیوی: اِس وقت مجھے آپ کا بہت سہارا ہے۔ میں آپ پر وشواش کر کے چل رہا ہوں۔!"

"اتنا دل کمزور نہ کیجئے دیوان چمن لال! سرلا آپ کے ساتھ ہے تو آپ کو کس بات کی فکر!"

دیوان چمن لال بولے۔" یہ لوگ مجھے کمزور سمجھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بھول میں ہیں سب۔ میں شانتا کو ٹھکانے لگانے کا سب انتظام کر چکا ہوں۔ ڈاکٹر کمار کی ڈاکٹری اور چالبازی مجھے بھی دیکھنی ہے کہ کہاں تک ساتھ دیگی۔"

سرلا نے دیکھا کہ دیوان چمن لال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ چھائی ہوئی

تھی ۔ وہ ایک حیوان کی مانند سرلا کو دیکھنے لگا۔ سرلا اندر ہی اندر کانپ سی اُٹھی لیکن چہرے پر اُس کے مُسکان ہی کھِلی تھی ۔ بولی ۔ "میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں دیوان چمن لال ۔ کہ شانتا اور ڈاکٹر دِکمار آپ کے سامنے کچھ نہیں ہیں۔ آپ اُنھیں مچھروں کی مانند کچل سکتے ہیں۔ لیکن کیا کیا ہے آپ نے شانتا کو ٹھکانے لگانے کے لئے ۔ ذرا میں بھی تو سمجھ لوں ۔"

دیوان چمن لال پر سرلا کے حُسن کا جادو ہو گیا تھا ۔ وہ کھڑے ہو کر سرلا کے پاس صوفے پر آ بیٹھے ۔ ! سرلا اُن سے اور بھی لگ کر بیٹھ گئی ۔ سرلا بولی ۔ آپ کے ساتھ تنہائی میں ساتھ ساتھ بیٹھ کر میں بہت ہی خوشی محسوس کرتی ہوں دیوان چمن لال ۔ ہاں تو شانتا دیوی کو بیچ سے نکال پھینکنے میں آپ کیسے کامیاب ہوئے"

دیوان چمن لال سرلا کے کان میں پھُس پھُسا کر بولے ۔ "شانتا کی نوکرانی کو میں نے قابو کر لیا ہے !"

سرلا کا دل ہِل گیا ۔ بولی ۔ "میں سب کچھ سمجھ گئی اور کچھ نہ کہیئے ۔ کہیں سُن لے کوئی ۔ میں بھی اب جاتی ہوں اُن کے پاس ۔ کہیں اُنہیں میرے یہاں زیادہ دیر رُکنے پر شبہ نہ ہو جائے ۔"

سرلا چلی گئی ۔ دیوان چمن لال باہر برآمدے میں آکر گھومنے لگے ۔ اور دیکھتے رہے سرلا کو جب تک وہ شانتا دیوی کی بیٹھک ۔ میں گھُس گئی ۔

شانتا دیوی اور ڈاکٹر کمار سرلا کے منتظر تھے۔ نوکرانی چائے بنا کر لے آئی تھی۔ اور ناشتہ بھی اُس نے میز پر لگا دیا تھا۔

چائے ٹھنڈی ہو رہی تھی۔ شانتا بولی۔ "بہت دیر کر دی سرلا نے سرلا کو بھی چمن لال کو الّو بنانے میں مزا آتا ہے۔"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے — "سرلا بہت سمجھدار ہے شانتا۔ وہ ایک لمحہ بھی بیکار نہیں کر سکتی اپنا۔ ضرور کوئی خاص بات ہے جو اُسے اتنی دیر ہوئی۔!"

تبھی سرلا سامنے سے اُسے آتی دکھائی دی۔ ڈاکٹر کمار نے اُس کے چہرے پر نظر ڈالی تو لگا اُس کا چہرہ کبھی اتنا سنجیدہ نہیں ہوتا تھا جتنا آج تھا۔

سرلا کے دماغ میں دیوان چمن لال کی بات چکر کاٹ رہی تھی۔ اُسے ڈر تھا کہ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر کمار اور شانتا دیوی نے کچھ کھا نہ لیا ہو۔

سرلا کو دیکھ کر شانتا دیوی بولی ۔ بڑی دیر لگا دی سرلا ۔ یہاں چائے بھی ٹھنڈی ہو گئی تمہارے انتظار میں ۔ "

سرلا نے گویا شانتا دیوی کی بات سنی ہی نہیں ۔ پوچھا ۔ " آپ لوگوں نے میرے آنے سے پہلے کچھ کھایا پیا تو نہیں ۔ "

شانتا دیوی بولی ۔ " کیا ہم لوگ اکیلے ہی کھا لیتے آپ کے بغیر ۔ ! "

سرلا کو قدرے اطمینان ہوا ۔ اُس کے دل کو قدرے سکون حاصل ہوا ۔

ڈاکٹر کمار سرلا کے چہرے کے تاثرات کو پڑھ کر بولے ۔ " کیا کوئی خاص بات ہے سرلا ۔ ! "

سرلا سنجیدگی سے بولی ۔ " بہت خاص ! مجھے شک ہے کہ یہ جو ناشتہ میز پر رکھا ہے اس میں زہر ملا ہوا ہے ! "

" زہر ۔ " تعجب سے شانتا دیوی کے منہ سے نکلا ۔ شانتا دیوی کا تمام جسم کانپ اُٹھا ۔ اُن کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا ۔

ڈاکٹر کمار نے کھڑے ہو کر میز پر رکھے ہوئے ناشتہ کو دیکھا ۔ کچھ نمکین تھا تھا اور ایک پلیٹ میں گاجر پاک کے تین ٹکڑے رکھے تھے ۔

اتنے میں وہاں نوکرانی آ گئی ۔

سرلا نے نوکرانی سے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ پوچھا ۔ " سچ سچ بتاؤ کہ دیوان چمن لال نے تمہیں کھانے کی کیا چیز لا کر دی ۔ "

سرلا کی بات سن کر نوکرانی کانپ اُٹھی ۔ اُس نے خوفزدہ نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا ۔ اُس کی پنڈلیاں کانپ اُٹھیں ۔ بولی ۔ " بابوجی نے گاجر پاک کے دو ڈبے دیئے تھے ایک ، میرے لئے اور ایک یہاں کے لئے ۔ میں نے اُسی میں سے پلیٹ میں رکھ دیئے ۔ "

"چمن لال نے!" شانتا دیوی نے پوچھا
"جی ۔۔ !" کر کے نوکرانی نے گردن نیچی کرلی ۔
شانتا دیوی تھر تھرا اٹھی ۔ اُس نے نوکرانی کی جانب خوفزدہ نظروں سے دیکھا ۔

ڈاکٹر کمار نے نوکرانی سے پوچھا ۔ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس گاجر پاک میں زہر ملا ہے ۔"

یہ سُن کر نوکرانی گھبرا اُٹھی ۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔ وہ گڑگڑا کر بولی ۔ "زہر ۔۔!"

اُسے درحقیقت اِس بات کا کوئی علم نہیں تھا کہ اِس حلوے میں زہر ملا تھا ۔ وہ لجاجت سے بولی ...... "مالکن ۔۔! میرے دونوں بیٹے میری آنکھوں کے سامنے ٹھنڈے ہو جائیں جو مجھے ذرا بھی پتہ ہو کہ اس میں زہر ہے ۔ میں بابوجی کی باتوں میں آگئی ۔

دراصل آج کل دیوان چمن لال کا دماغ بھی بہت پریشان تھا ۔ وہ نوکرانی کو اچھی طرح سے کچھ سمجھا بھی نہیں پایا تھا ۔

اُسے معلوم تھا کہ شانتا دیوی رات کو دودھ کے ساتھ گاجر پاک لیتی تھی پس اُس نے نوکرانی کو یہ گاجر پاک لاکر دیا تھا ۔ ساتھ ہی ایک ڈبہ اُس نے نوکرانی کو بھی دیا تھا ۔ سوچا تھا کہ ایک رات میں دونوں کا ہی کام تمام ہو جائے گا ۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری

نوکرانی سمجھ نہ پائی اور اس نے سیدھے پن میں وہ حلوہ اُسی وقت ان لوگوں کے سامنے رکھدیا ۔

ڈاکٹر کمار کو بھی اِس حلوے کے ڈبے کا خیال آیا جو اُس نے نوکرانی

کو دیا تھا۔ بولے۔ "جو ڈبہ چمن لال نے تمہیں دیا تھا کہاں ہے۔"

نوکرانی بولی۔ "اُسے میں اپنے گھر رکھ آئی۔"

ڈاکٹر کمار اور بھی ڈر محسوس ہو بولے۔ "تم فوراً اپنے گھر جا کر دیکھو اُس میں سے کسی نے تھوڑا بہت کھا تو نہیں لیا ہے۔"

نوکرانی کانپ اُٹھی۔ وہ ڈری ہوئی حالت میں اُسی وقت اپنے گھر کی طرف بھاگی چلی گئی۔

سرلا اور ڈاکٹر کمار کو کافی دیر ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر کمار بولے "شانتا دیوی! آپ یہاں کی کوئی چیز اپنے منہ میں نہ ڈالیے گا۔ یہاں کا ماحول آپ کے لئے مجھے بہت ہی زہریلا لگ رہا ہے۔ آپ مناسب سمجھیں تو ہمارے ساتھ چلیں۔"

شانتا دیوی قدرے خود کو سنبھال کر بولی۔ "ڈاکٹر کمار! اِس وقت تو سرلا دیوی نے تینوں ہی کی جان کی حفاظت کی۔ یہ چمن لال کے پاس نہ جاتیں تو آج سچ مچ ہی انرتھ ہو جاتا۔"

"ہو جانا نہیں شانتا دیوی ہو ہی گیا تھا۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ آپ آدھی جائداد کے لالچ میں ناگ کو اپنے سر پر بٹھا کر گھوم رہی ہیں۔"

وہ مسکرا کر بولی۔ "سرلا دیوی۔ اگر ناگ میرے سر پر بیٹھا ہے تو کیا ڈر ہے زہر مہرہ بھی تو میری چھاتی سے لگا ہوا ہے۔"

سرلا اور ڈاکٹر کمار دونوں مسکرا دیئے۔

سرلا کو بنگلہ پر پہنچ کر چین نہیں آیا۔ وہ بولی

"ڈاکٹر کمار! کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کمینے نے نوکرانی کے ڈبے میں بھی زہر ملا دیا

سوچا ہو کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری!"

ڈاکٹر کمار بولے

"تمہارا خیال ٹھیک ہے سرلا۔ مجھے ابھی جا کر اس نوکرانی کو دیکھنا چاہیے"

"لیکن وہ کھا تو نہیں سکتی اب۔ آپ فکر نہ کریں آپ کل دیکھا جائیگا"

صبح سو کر اٹھے تو پھر وہی بات ان کے دماغ میں چکر لگا رہی تھی۔

سرلا بولی

"کوئی خاص بات ہوتی تو شانتا دیوی اطلاع ضرور دیتی"

ڈاکٹر کمار ہسپتال چلے گئے سرلا اکیلی اپنی بیٹھک میں بیٹھی رہی۔

نیچے ایک کار آ کر بنگلہ کے سامنے رکی۔ سرلا سمجھ گئی کہ دیوان چمن لال کی تھی۔

پھر بھی وہ باہر نہ نکلی تو دیوان چمن لال کو ہی بنگلے کے اندر جھانکنا پڑا۔
سرلا ڈرائنگ روم سے نکل کر باہر برآمدے میں آگئی تھی۔ دیوان چمن لال کو دیکھ کر بولی :- "آئیے .. باہر کیوں رہ گئے دیوان جی؟"
دیوان چمن لال کچھ خوفزدہ سے بنگلے کے اندر چلے گئے
سرلا انہیں عزت و احترام کے ساتھ ڈرائنگ روم میں لے آئی۔
سرلا مسکرا کر بولی
"آپ اتنے گھبرائے کیوں ہیں ...... ڈاکٹر کمار سے ... کوئی خوف نہیں ... جو کھا جائیں گے۔ مجھے دیکھئے ایک ساتھ رہتی ہوں لیکن ڈرتی نہیں ذرا بھی۔ آخر ڈروں کیوں میں ڈرنے کا کوئی کام نہیں کرتی میں اب ان سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ میں اب ان کے ساتھ زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتی!"
سرلا نے دیکھا کہ دیوان چمن لال کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں یہ دیکھ کر سرلا بھی قدرے خوفزدہ ہو گئی لیکن پھر خود کو سنبھال کر بولی ..
"آج مسکراتے کیوں نہیں آپ۔ یہاں ادھر کوئی دیوار ہے۔ دیکھ رہی ہوں کہ میں آپ کی طرف جتنی بڑھ رہی ہوں اتنے ہی آپ کھنچے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ کے پریم میں اتنی گرمجوشی نہیں رہی جتنی پہلے تھی۔
دیوان چمن لال سرلا کی باتیں سن کر مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولے۔
"یہ کیا کہہ رہی ہو سرلا دیوی! میں تو آپ کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا یہ نہیں آپ مجھ پر کیا جادو کر دیا ہے؟" کہ جب تک میں آپ کو دیکھ نہیں لیتا ہوں دل بے چین رہتا ہے۔ آپ سامنے آجاتی ہیں تو لگتا ہے کہ بیماری کا علاج ہو رہا ہے۔
سرلا مسکرا کر بولی :- "پریم میں یہی حالت ہوتی ہے۔ یہ حالت صرف آپ کی

ہی نہیں ہے یہ حالت میری بھی کر دی ہے آپ نے۔ سچ جانیے اس وقت میں سوچ رہی تھی کہ اب آئے کیوں نہیں آپ پانچ منٹ اور نہ آتے تو میں آپ کو کوٹھی کے دروازہ پر کھڑی ملتی۔"

دیوان چمن لال قدرے خوفزدہ سے تھے بولے

"سرلا دیوی ڈرائنگ روم کے دروازے بند کر دو۔ مجھے اس طرح اکیلے میں باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا۔ میں نہیں چاہتا کہ ڈاکٹر کمار کو یہ معلوم ہو کہ میں یہاں آیا تھا۔"

"کیوں؟"

سرلا نے کہا

"ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر کمار آ جائیں۔"

"تو کیا ہوا۔ آج ایک نیا دن اچھا ہو گا وہ سمجھ لیں گے کہ میں بے سہارا نہیں ہوں میری ناز برداری کے لئے دیوان چمن لال ہیں۔ پھر آپ نے بھی کیا ہے مجھ سے کوئی پاپ نہیں کیا آپ نے۔ میں بھی بالغ ہوں آپ بھی بالغ ہیں ہم دونوں طلاق دے بھی سکتے ہیں اور آپس میں شادی بھی کر سکتے ہیں قانون ہمارے ساتھ ہے پھر کس کی فکر ہے ہم دونوں آزاد ہیں۔"

دیوان چمن لال جی اگر کوئی پتی اپنے فرض کو نہ نبھائے تو پتنی کو حق ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر مناسب ور تلاش کرے مجھے آپ سے ایسا مناسب ور اور بیٹا کہاں ملے

دیوان چمن لال کے اظہارِ محبت میں آج وہ گرمی نہیں تھی جو پہلے سے جھلکتی آتی تھی اس کے منہ پر آج جو فقرے نکلے وہ ایسے تھے جیسے کوئی گلا کر باندھ رکھی ہو ان کی گردن آج کچھ لٹکی ہوئی تھی۔

سرلا سنجیدگی سے بولی "دیوان چمن لال جی میں ایسا ... سمجھ

فیصلہ کی آخری تاریخ بیسر ہوں۔ آپ ایکبار سنجیدگی سے سوچ کر دیکھ لیں کہ آپ کو شانتا دیوی کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کرنے ہیں۔ کوئی مشکل تو آڑے نہیں رہ جاتی ایسا نہ ہو کہ پھر بعد میں مجھے۔۔۔۔"

دیوان چمن لال بولے :۔

"یہ کیا ہے سرلا دیوی میں آپ کی ذرقت میں پاگل ہو گیا ہوں۔ شانتا کی تو صورت سے مجھے نفرت ہے اور۔۔۔" کہتے کہتے دیوان چمن لال ڈر گئے۔

سرلا نے خونخوار نظروں سے اُن کی طرف دیکھا بولی۔

"آپ کیا کہہ رہے تھے رک کیوں گئے ؟

دیوان چمن لال مسکرا کر بولے

میرے اور آپ کے درمیان نہیں آئے گی۔

سرلا بولی ،، ڈاکٹر بھی کھڑے دیکھتے ہی رہیں گے ماں کی چالبازی مجھ پہ کھل گئی ہیں۔ میں شانتا کے ساتھ جی کا معاملہ بہت جلد صاف کرنے والی ہوں۔ میں نے اپنے سب راستے ٹھیک کر لئے ہیں آپ فکر نہ کریں سرلا دیوی !!"

دیوان چمن لال نے خود کھڑے ہو کر ڈرائنگ روم کے اندر کے دروازے بند کر دیئے اور بولے۔

"سرلا دیوی !!" آپ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا کتنا اچھا لگتا ہے۔ اب میں اور صرف آپ ہیں یہاں" یہ کہہ کر دیوان چمن لال آہستہ سے بولے۔ شانتا کو میں نے اپنے درمیان سے ہٹانے کا انتظام کر دیا ہے۔۔۔ شانتا۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"سرلا نے پوچھا" وہ کیسے؟

دیوان نے کو کرائی کی بات ہی تھی آپ کے ذریعے کام کر دیا تھا

سرلا اندر ہی اندر لرز گئی لیکن اُسے یقین تھا کہ دیوان چمن لال کا داخلہ خالی گیا۔
حادثہ شدہ پروگرام کے تحت ہو جاتا اگر نوکرانی چمن لال کی بات کو سمجھ جاتی لیکن چمن
لال نے اُسے بغیر کچھ بتائے ہوئے اس راز کو پا لیا۔

سرلا مسکرا کر بولی۔

"تو تب تو آپ بے فکر ہوئے بیٹھے ہیں بڑے بھاگ ہیں آپ اپنی اتنی بڑی
کامیابی کو آپ دل میں بالکل سیاہ رات کی طرح چھپائے بیٹھے ہیں۔ آخر آپ نے
شانتا کا نشانہ نکال کر ہی دم لیا۔

باتیں چل رہی تھی کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

دیوان چمن لال بڑبڑا کر بولے "کہیں کمار نہ ہو؟

سرلا اکڑ کر بولی، "اگر کمار ہوا تو کیا ہوا — میں ان سے ڈرتی نہیں، وہ آنا چاہتے
ہیں تو آنے دیجیئے۔"

دیوان چمن لال بولے۔ "ذرا دھیرے سے بولو سرلا، یہ دروازہ کھول دو
تو میں بنگلہ کے پیچھے سے نکل جاؤں گا"۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

سرلا نے تعجب کے ساتھ دیوان چمن لال کے چہرے پر دیکھا وہ بولی۔
"آپ اتنے گھبرا سے کیوں ہیں۔ میں دروازہ کھول کر صاف صاف ان سے کہے
دیتی کہ میں چمن لال سے محبت کرتی ہوں۔" میرا ڈاکٹر کمار سے کوئی تعلق نہیں ہے
دیوان چمن لال بولے۔" جلد بازی نہ کرو سرلا دیوی، اتنی کرنا مناسب
نہیں ہے پہلے شانتا کا مسئلہ سلجھ جانے دو۔ تب آگے بڑھانے مناسب ہوگی۔

سرلا بولی۔ وہ تو ہونا ہی رہے گا دیوان چمن لال جی۔ ڈاکٹر کمار سے اس طرح آپ کا
خوفزدہ ہونا مجھے اچھا نہیں لگ رہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ڈاکٹر کمار سے ڈرتے ہیں لیکن میں
دروازہ کھول [illegible]

دیوان چمن لال سن سے رہ گئے۔ ڈاکٹر کمار دروازے پر کھڑے تھے دیوان
چمن لال کے بدن میں اس وقت کاٹو تو لہو نہیں رہ گیا تھا ان کی گردن جھک گئی تھی
ان کی آنکھیں زمین میں گڑی جا رہی تھیں۔

ڈاکٹر کمار اندر چلے آئے اور آرام صوفے پر بیٹھ کر بولے: "آپ لوگوں کی باتوں
میں کوئی حرج نہ پڑے تو میں بیٹھ جاؤں آپ لوگوں کے درمیان"

سرلا بولی "جب دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہوں تو کسی تیسرے کا درمیان
میں آنا بے تہذیبی ہے۔ لیکن جب آپ آ ہی گئے، تو بیٹھ بھی سکتے ہیں"

ڈاکٹر کمار سرلا کی طرف دیکھ کر بولے: "سرلا دیوی! میں نے کبھی کسی کے ساتھ باتیں
کرنے سے آپ کو روکا نہیں۔ تو پھر دروازہ بند کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی آپ نے؟"

سرلا سنجیدگی کے ساتھ بولی: "دیوان چمن لال جی! آج تک آپ کے اور میرے تعلقات
کے بارے میں شاید آپ واقف نہیں ہیں۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ شانتا
دیوی کو طلاق دے کر مجھ سے شادی کریں۔ آپ کی خواہش تھی کہ ہم لوگ ذرا ڈرائنگ روم
کے دروازے بند کر کے آپس میں باتیں کریں۔ بتائیے میں کیسے منع کر سکتی تھی دیوان جی کو"

سرلا اس قدر واضح الفاظ میں ڈاکٹر کمار سے باتیں کرے گی اس کا دیوان چمن لال
کو خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ ایک لمحہ کے لئے ان کا دل گڑگڑا گیا۔ لیکن فوراً ہی وہ خود کو
سنبھالے۔ ان کی پیشانی پر بوندیں جھلملانے لگیں اور وہ اس پریشانی میں تھے کہ یہاں
سے کیسے پنڈ چھڑائیں۔ ان کا دل بہت پریشان تھا اس وقت۔ ڈاکٹر کمار سنجیدہ لہجے
میں بولے: "سرلا دیوی! میں نے کبھی آپ کو بندھن میں باندھنے کی کوشش نہیں کی۔
آج بھی آپ مکمل طور پر آزاد ہیں۔ آپ نے ابھی ابھی جو دیا کہا کہ چمن لال آپ سے محبت کرتا
ہے اور آپ کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہے اگر یہ سچ ہے تو آپ اور چمن لال جی مجھے لکھ کر دیں۔
مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میں آپ دونوں کے بیچ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالوں گا۔

سرلا بولی: للتے کا غذ ! ہم دونوں کو اسمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ بات! ہم دونوں لکھنے کو تیار ہیں۔ اور پھر وہ چمن لال کی طرف منہ کر کے بولے "سنا ہے آپ نے دیوان چمن لال جی ڈاکٹر کمار! ۔۔۔ ہیں سنا آپ سے پہلے کہا تھا کہ اگر ڈاکٹر کمار کو اسمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا تو جیسا کہ آپ کی رائے تھی کہ ڈاکٹر بہت ہی خود غرض ہیں ایسی بات نہیں وہ ڈاکٹر کمار کے بارے میں میرا اور آپ کی رائے میں فرق ہے۔

آپ لکھ دیجئے اور میں بھی لکھ دیتا ہوں جب میرا کیا تو ڈر نا کیا؟ میری طبیعت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

دیوان چمن نے دیکھا کہ آج بڑے مشکل سے کچھ لکھ کر دیا تو تشا نسلکے بہانے جو ان کے پیر میں کی تھی اس کی وصیت نہیں رہ جائے۔ ہوشیاری سے بولے "سرلا دیوی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے تعجب ہو رہا ہے آپ کی باتیں سن کر میں نے آج تک آپ کو اپنی بہن کی ہی نظروں سے دیکھا ہے۔

دیوان چمن لال کی چالاکی اور ہوشیاری کی باتیں سن کر سرلا مسکراتی ہوئی ڈاکٹر کمار کی طرف منہ کر کے بولی۔ لیجئے ڈاکٹر کمار آج آپ کی شکایت رفع کر دی میں آپ ہمیشہ مجھے طعنہ دیا کرتے تھے کہ آپ کو کوئی بہنوئی کہنے والا نہیں ہے۔ اب دیوان چمن لال آپ کو جیجا جی کہا کریں گے۔

"کیوں؟ دیوان چمن لال جی؟"

دیوان چمن لال کی گردن جھک گئی۔ وہ ڈاکٹر کمار سے دو لفظ بولنا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں اب سرلا سے بھی نفرت ہو گئی تھی کہ سرلا انہیں بے وقوف بنا رہی تھی۔ وہ کھڑے ہی کھڑے کانپ اٹھے۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا وہ لمحہ بھر میں یہاں سے بھاگ جانا چاہتے تھے۔ انہیں بہت ڈر لگ رہا تھا ان کا دل ڈوبنے لگا تھا۔

دیوان چمن لال نے کرنباک نظروں سے سرلا کی طرف دیکھا بھیلسا اسی طرح جیسے

جس طرح کسی کا خون کر دینے کے بعد مجرم پھانسی کی طرف جا رہا ہو۔ اپنے رشتہ دار دن کی طرف ساد یکھتا ہے

دیوان چمن لال اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ کر بولے "مسز لاجونتی ۔۔۔"

مسز لا کے جواب دینے سے قبل ڈاکٹر کمار بولے "چمن لال: تمہیں پتہ ہے تم کس کے سامنے کھڑے ہو۔ یہ گھر میرا ہے جس میں تم کھڑے ہو۔ یہاں سے تم میری اجازت کے بغیر باہر نہیں جا سکتے۔"

' تو تم مجھے زبردستی ادکو گے کمار ۔ ! تم مجھے بدنام کرنا چاہتے ہو؟

"ہاں ۔ خبردار جو ایک انچ بھی ہلنے کی کوشش کی۔ بدنام تو کوئی تجھے کیا کرے گا۔ بدنامی بھی تیرے سامنے آن کر شرمائے گی۔

تب تک پولیس دیوان چمن لال کے بنگلے پر آ گئی۔ پولیس نے آ کر دیوان چمن لال کو اریسٹ کر لیا۔

چلتے چلتے انسپکٹر بولا: "تھینک یو ڈاکٹر کمار اس امداد کے ہم آپ کے شکر گذار ہیں . . ."

مسز لا کھڑی دیکھتی کی دیکھتی رہ گئیں۔

پولیس دیوان چمن لال کو اپنے ساتھ لے گئی۔

—۔۔—

پولیس دیوان چمن لال کو لے گئی۔

سرلا کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ ڈاکٹر کمار کا چہرہ ابھی تک سنجیدہ بنا ہوا تھا۔

سرلا نے ڈاکٹر کمار کی طرف دیکھا اور ڈاکٹر کمار بولے" سرلا خود کشا سادھی کبھی کرے نظر میں لیکن چمن لال سب کو مات کر گیا۔ کل تم نے اطلاع نہ دی ہوتی تو ہم میں سے ایک آدمی بھی بچنے والا نہیں تھا۔ نوکرانی چمن لال کے اغوا سے غلط کام کر گئی۔ حلوہ اس نے شانتی دیوی اور نوکرانی کو ایک ہی رات کو ختم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

نوکرانی اسے اپنے گھر رکھ آئی۔ اور یہاں شانتی دیوی کا حلوہ اس نے ہم تینوں کو پروس دیا۔ تبھی تم آ گئیں۔ نوکرانی کو تم نے اس کے گھر بھیجا تھا تو اس نے جا کر دیکھا کہ اس کا خاوند اور ایک لڑکے نے وہ حلوہ کھا لیا تھا ان دونوں کی حالت اچھی تک خطرناک تھی۔

شانتا دیوی نے جب دیکھا کہ نوکرانی کو لوٹنے میں دیر ہو گئی تو وہ اس کے

گھر پہنچی وہاں دیکھا تو حالت خراب تھی نوکرانی کانپ رہی تھی اور اس کا لڑکا تڑپ رہے تھے۔
شانتا دیوی نے فوراً ہسپتال کو فون کیا اسپتال کی ایمبولنس گاڑی نوکرانی اور اس کے خاوند کو ہسپتال لے گئی۔
شانتا دیوی بھی ساتھ رہیں پولیس جائے وقوع پر آگئی۔ نوکرانی کا خاوند اور بیٹا دونوں ختم ہو گئے۔ ان کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ صاف زہر دیا گیا تھا۔
پولیس نے کوتوال کو فون کیا اور دیوان چمن لال کے نام وارنٹ جاری ہو گئے۔
پولیس رات بھر اس کی تلاش میں چکر لگاتی رہی۔ کہیں اس کا پتہ نہ چلا۔
صبح میں دیوتی پہنچا تو شانتا دیوی کا فون مجھے ملا بہت پریشان تھی۔ وہ رات بھر جاگتی رہی تھیں اور پھر دو آدمیوں کا آنکھوں کے سامنے گزر جانا۔ تیسرے وارنٹ ہو جانا ایسے حادثات کہ جن کا اثر ذرا دیر میں ہی ملے۔
شانتا دیوی نے یہ سارا قصہ مجھے فون پر بتایا۔ پھر چمن لال کے بارے میں پوچھا میں نے کو بھی یہ صحیح معلوم کرایا۔ چپراسی نے بتایا کہ حضرت یہاں موجود نہیں۔
مجھے ہنسی آگئی یہ جان کر کہ کل شانتا دیوی نے بتانے کس موڑ میں کہا تھا کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے وہی بات حقیقت میں آج حقیقت میں آئی۔

میں نے شانتا کو۔ سکے یہاں ہونے کی اطلاع دی ان سے اطلاع حاصل کر کے سپیشل پولیس کا دستہ دیوان چمن لال کے لئے بھیجا گیا۔ اس وقت تک میں سمجھ چکا تھا تم دونوں کی باتیں ختم ہو کر میرے پہنچنے کا مسئلہ تم دونوں کے سامنے کھڑا ہو چکا تھا۔ تم بے خوف دخترِ چمن لال کی چھاتی پر چڑھ کر شیرنی کی طرح کہہ رہی تھیں: "جھٹکے کی آخری تک جھوڑ کر دم لونگی"

تم اسکا نہ ہی تھیں اسے اور وہ گھر گرا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے

اسی وقت شانتا کا نیلا کے ذریعہ حاصل ہونے والی درست تھی اور کچھ نہیں جانتا تھا اس وقت اس نئے وہ گڑگڑا رہا تھا ہمارے سامنے اور اس نے ہم نے جیجا جی کو تنہا منظور کیا تھا" کہتے کہتے وہ رک گئے۔

سرلا دیوی:۔ "تو کیا یہ مطلب ہوا کہ دیوان چمن لال کو شانتا دیوی کے پتا لاوارث بچے کی مانند لائے۔ اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ اپنی اکلوتی لڑکی اُسے سونپ دی اور اپنی بھری جائداد دے دی زندگی بھر عیش کرنے کے لئے تھے۔"

اس کا بھی نہ ہوا ۔۔۔ اس کا کیا یا اسی پر غرایا۔ ٹھیک نتیجہ ملا اُسے اس کرنی کا۔

بچاری شانتا دیوی کا بھی اس پاجی سے پنڈ چھوٹا اب وہ بھی اپنے دماغ کو صحیح رکھ سکے گی اور اپنی زندگی کو کسی کام میں لگا سکے گی۔

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے "شانتا دیوی کا تو واقعی خوب پنڈ چھوٹا کم سے کم عمر قید تو ہوگی ہی۔"

ڈاکٹر کمار نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر سرلا کی طرف دیکھا۔ سرلا مسکرا رہی تھی گویا کہہ رہی تھی کہ آپ نے جو آج اطمینان کا سانس لیا ہے اس میں میرا بھی حصہ ہے۔

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے "ختم کا سہرا تمہارے سر ہے سرلا۔ تم نہ ہوتی تو ہم لوگ اس پاجی پر پار نہیں پا سکتے تھے۔ تم ہی نے وہ خط لکھ کر شانتا دیوی کے پتا کے دشمن کو ختم کیا۔ تم نے بھی اس کے اس کے دو مرتبہ زہر کی سازش کو پکڑا تم نے ہماری جان بچائی تھی اور تم ہی نے آج خیر میرا اسے پولیس کے حوالے کر دیا ورنہ سچ بات یہ ہے کہ اگر ایک بار پولیس سے بچ نکل جاتا تو پھر چمن لال کا ہاتھ آنا بہت مشکل تھا۔"

ڈاکٹر کمار کی بات سن کر شانتا دیوی بولی کہ وہ اب تک دیوان چمن لال کے

بارے میں جتنا جان پایا تھا وہ ادھورا ہی تھا
ڈاکٹر کمار ہنس کر بولے :- "سرلا ! چمن لال کی زندگی جتنی اس زمین کے نیچے بھی ہے۔"

"تمہارا مطلب نہیں سمجھا میں کمار ۔!"

ڈاکٹر کمار مسکرا کر بولے :- "سرلا ! اس دنیا میں بھی جتنا بھی کام تم ہوتے دیکھ رہی ہو ان سبھی کے دو روپ ہیں ۔ انہیں ۔ انہیں میں دیوتا مانتا ہوں جو یہ دو روپ کس بھلائی کے لئے ہیں انہیں میں نیک آدمی مانتا ہوں اور جن کے یہ دو روپ دنیا کو دھوکہ دینے اور دنیا کو تباہ کرنے کے لئے ہیں ان کو میں راکشس مانتا ہوں ۔ چمن لال راکشس تھا میری نظروں میں میری آتما اسے کسی طور برداشت نہیں کرنے کے لئے تیار نہیں تھا ۔

ذرا سوچو سرلا اس لڑکی کی بابت جو بچپن سے اس کے ساتھ پلی اسکا سے پریم کرتی تھی یہ بھی برابر کہتا رہا کہ یہ اس سے پریم کرتا ہے ۔ اور سوچتا یہ رہا کہ کب اسے زہر دیکر ختم کر دے ۔ اس حالت میں جو زندگی میں ایک ساتھ رہ کر اظہار محبت کرتا ہے اور پھر زہر دے دے اسکو ۔ کتنا درد ناک واقع ہے ۔

یہ چمن لال کی دوسری دنیا تھی جس میں وہ کھل کر شانتا کو زہر دینے کی سازش کرتا تھا اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ترکیبیں سوچا کرتا تھا ۔
لیکن اب اس کے ساتھ بھی ساتھ نہیں کھڑے ہوں گے ۔ شانتا کا دٹ کا مال مل گیا تھا اس دولت میں وہ حصہ شامل ہو گئے تھے اور اب خرچ کرنے والا کوئی مائی کا لال سامنے نہیں آسکے گا ۔
یہ باتیں چل رہی تھیں کہ شانتا دیوی آ پہنچی بات بھر کر جاگی ہوئی تھی اس

کے باوجود چہرے پر سکون کی ریکھا نہیں ملتی۔ ان کے گول ڈھلے ہوئے گال مسکراہٹ
کی وجہ سے اور بھی موٹے ہو گئے تھے۔ ان کی چال میں ہلکا پن تھا۔
سرلا اور ڈاکٹر کمار نے آگے بڑھ کر شانتا دیوی کا سواگت کیا اور انہیں
عزت کے ساتھ ڈرائینگ روم لے گئے۔
شانتا دیوی بیٹھتے ہی بولیں ــ ظالم ظلم کا خود شکار ہوگیا۔ لیکن
نوکرانی کے بچے کا گزر جانا بڑا سخت صدمہ ہے۔
سرلا نے پوچھا۔ تو کیا نوکرانی کا بچہ بچ گیا۔ شانتا دیوی بولیں "اس کا
مرنا تو ایسا ہی ہے جیسے چمن لال کے حوالات میں بند ہو جانا۔ وہ بھی بڑا پاجی تھا۔
اس غریب لڑکی کے ساتھ اس کے باپ کو پانچ سو روپے دیکر یہ شادی کرلایا
بیلے جاری نوکری کا کرتی تھی اور وہ حرام زادہ بنا بیٹھا کھاتا تھا اس کے علاوہ وہ مارتا
بھی بڑی طرح تھا اسے۔
اچھا ہوا پنڈ چھوٹ گیا اس کا۔"
سرلا مسکرا کر بولی: " تب تو آپ نے نوکری کا بچہ اپنے دل جیسی حیات
کر رکھوا چھوڑی تھی
شانتا دیوی بولی
" سرلا دیوی۔ آپ کا ڈاکٹر کمار کی پتنی بن کر یہاں رہے یہاں آنا انتہائی خوشی
کی بات ہے آپ نے ہماری جان کی حفاظت کی۔ میری مریادا کی حفاظت
کی۔ میری جائداد کی حفاظت کی میں تمام زندگی آپ کے احسانوں کا بدلہ
نہیں چکا سکتی۔"
کہتے کہتے شانتا دیوی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہونے لگی اس
نے سرلا کو اپنی چھوٹی بہن کی طرح اپنی باہوں میں سمیٹ لیا

سرلا شانتی دیوی کے جذبات و احساسات کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی
وہ پیار بھرے لہجے میں بولی
"شانتا دیوی کیا فرض نہیں تھا آپ نے یہاں آکر میں جو کچھ بھی
کیا سب کے تئیں شکریہ کا اظہار۔"
سرلا کی دلچسپ بات سن کر ڈاکٹر کمار مسکرا دیئے۔
انتہائی خوشگوار ماحول بن گیا ڈاکٹر کمار کے بنگلہ کا۔ تبھی شیلا دیوی
بھی وہاں آگئی۔

شیلا دیوی کے آجانے پر باتوں کا موضوع ایک دم بدل گیا۔ شیلا دیوی
نے سوہن سنگھ کیلنڈر کا مکمل پلان ڈاکٹر کمار کو دیا۔
ڈاکٹر کمار اسے دیکھ کر بولے پلان بہت اچھا رہا۔ پورے پانچ سال
کا پلان ہے۔ اور پانچ سال کا ہی آپ نے اپنا پروگرام بنا لیا ہے۔
شانتا دیوی اور سرلا دیوی نے بھی پلان کو پسند کیا۔
ادھر پلان پر غور ہوا ادھر بنگلہ کے سامنے ایک کار آکر رکی۔
کار کا ہارن کی آواز کانوں میں آئی تو وہ پلان کا فائیل ڈاکٹر کمار کے ہاتھ
میں دے کر بولی
"پتاجی آئے ہیں۔"
اس وقت برجیندر سنگھ اور [illegible] تبھی بنگلہ کے اندر چلے آئے
سبھی لوگ ان کے سواگت کو آگے بڑھ گئے۔ انہیں عزت کے ساتھ لے
جا کر بیٹھک میں بٹھایا۔
تبھی کریم کے مٹھائی کے دو تھال اٹھا لایا
کنور برجیندر سنگھ بولے "ڈاکٹر کمار! آپ بھول گئے کہ آج آپ کا

شادی کا دن تھا۔ سرلا تم بھی بھول گئیں آج پہلا سال ختم ہوا۔

ہم دونوں سوچ رہے تھے کہ تم لوگ ضرور آؤ گے میں سرلا کی ماں ہوں، نے شاید بھول گئے۔ چلو ہم لوگ بھی چلیں ان کے پاس۔

ڈاکٹر کمار اور سرلا کنور صاحب کے اس میٹھی شکایت کو سنکر قدرے شرمندہ سے ہو گئے۔

شانتا دیوی بولیں

"ڈاکٹر کمار اور سرلا دیوی کی یہ بھول ہم لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے۔"

کنور صاحب برجستہ سنگھ مسکرا کر بولے۔

"وہ کیسے بیٹی۔"

"یہ لوگ آپ کے پاس چلے جاتے تو میں اور شیلا دیوی آپ کے درشنوں سے بے نیاز ہی رہ جاتے۔"

کنور صاحب ہنس پڑے شانتا دیوی کی بات سنکر۔

سرلا کی ماں کو اپنی بیٹی کے گھر کا ماحول بہت پسند آیا۔ ان کی آتما اپنی بچی کو سکھ شانتی کے ہاتھ ہنستے دیکھ کر بہت خوش ہوئی انہوں نے سب کو پیار سے بیٹھ کر مٹھائی کھلائی اور سرلا کمار کی ازدواجی زندگی کا پہلا سال انتہائی خوشگوار ماحول میں منایا۔

اچھی کتابیں
برائے نام قیمت پر
سٹار پاکٹ بکس سیریز
میں
ہر ذوق کیلئے مواد
مقبول مصنّفین کی بلند پایہ تصانیف
زیادہ ضخامت، عمدہ کاغذ اور خوبصورت گٹ اپ
ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت فی کتاب
صرف ایک روپیہ
ہر تین ماہ میں دس نئی کتابیں
حسن اور معیار کا یہ امتیازی نشان یاد رکھئے
اب تک شائع شدہ کتب کی تفصیل آئندہ ملاحظہ فرمائیے
سٹار پبلیکیشنز، ۲۷۱۵ دریا گنج، دہلی

ستارہ پاکٹ بکس کی شائع کردہ اچھی کتابیں!

۱۔ گاتا جائے بنجارا — مجموعۂ کلام — ساحر لدھیانوی
۲۔ راہگذر یاد آیا — ناول — دت بھارتی
۳۔ دیپ تر — ″ — عادل رشید
۴۔ تین یکّے — ″ — گلشن نندہ
۵۔ پردیسی — ″ — رمبیر
۶۔ تنکے کا سہارا — ″ — کرپا شنکر بھاردواج
۷۔ پاگل، ریت اور جھاگ — فلسفۂ زندگی — خلیل جبران
۸۔ ٹارزن کے دشمن — ناول — ایڈگر رائس برو ز
۹۔ غزلیں اور نظمیں — انتخاب — مشہور شعراء
۱۰۔ کالی گوری — ناول — جمنا داس اختر
۱۱۔ تھکن — ″ — دت بھارتی
۱۲۔ نذرِ بتاں — مجموعۂ کلام — جاں نثار اختر
۱۳۔ اندھیرا اُجالا — ناول — خواجہ احمد عباس
۱۴۔ چودھویں کا چاند — ″ — عادل رشید
۱۵۔ برف کا درد — ″ — اُپیندر ناتھ اشک
۱۶۔ بدنصیب — ″ — وحشی محمود آبادی
۱۷۔ جوہی کی کلیاں — ″ — کرپا شنکر بھاردواج
۱۸۔ ہے ہے — قہقہے — مزاحیہ کارٹون لطیفے
۱۹۔ گلستان (اردو ترجمہ) — شیخ سعدی رح
۲۰۔ دیوانِ غالب — شاعری — آگنیٹ پرنٹنگ
۲۱۔ ظفر کی غزلیں — مجموعۂ کلام — بہادر شاہ ظفر
۲۲۔ دور کوئی گائے — ″ — شکیل بدایونی
۲۳۔ جرس لاہوت — ناول — اکرم الٰہ آبادی
۲۴۔ جمالِ دل — ″ — عادل رشید
— ″ — ٹیگور

۲۶۔ اور صبح ہوگئی — ناول — مقسط ہاشمی
۲۷۔ خوفناک ٹولہ — ″ — تیرتھ رام فیروزپوری
۲۸۔ کھڑکی — ″ — گوبند سنگھ
۲۹۔ سرحد — ″ — گوہر لدھیانوی
۳۰۔ ہمیں تو لوٹ لیا — قوالیاں
۳۱۔ کلامِ اختر شیرانی — انتخاب — اختر شیرانی
۳۲۔ کامیاب کیسے ہوں؟ — فلسفۂ زندگی — سویٹ ماڈرن
۳۳۔ عزت — ناول — دت بھارتی
۳۴۔ نغمہ نما — شاعری — فراق گورکھپوری
۳۵۔ پُراسرار سایہ — ناول — اکرم الٰہ آبادی
۳۶۔ دیوداس — ″ — شرت چندر
۳۷۔ شرمِ گناہ — ″ — ایم اسلم
۳۸۔ پتھر کے صنم — ″ — کرپا شنکر بھاردواج
۳۹۔ سہاگ رات — ″ — جی ایس عالم
۴۰۔ پیار پرس تو نہیں — ″ — جگدیش بھارتی
۴۱۔ الف لیلیٰ — مختصر ہزار داستان
۴۲۔ ہماری عادتیں ہمارے جذبات — فلسفۂ زندگی — دیانند ورما
۴۳۔ کلامِ ریاض — شاعری — ریاض خیرآبادی
۴۴۔ گلہائے سب رنگ — ″ — شعروں کی ڈکشنری
۴۵۔ کلامِ مجاز — ″ — مجاز لکھنوی
۴۶۔ گناہ کے پھول — ناول — گلشن نندہ
۴۷۔ گونج — ″ — اکرم الٰہ آبادی
۴۸۔ عشق کے ہاتھوں — ″ — بدنام رفیعی
۴۹۔ دو آوازیں — ″ — امرتا پریتم
۵۰۔ یہ گھاؤ یہ پھول — ″ — وشوا ناتھ درد

۵۱۔ اخبار کا دفتر — مزاحیہ ڈرامے — پرکاش پنڈت
۵۲۔ جلن — ناول — جمنا داس اختر
۵۳۔ پیار اور پیسہ — " — راجہ رام شاستری
۵۴۔ اک کرن اُجالے کی — طویل کہانیاں — راجگوپال آچاری
۵۵۔ ابھی تو میں جوان ہوں — شاعری — انتخاب
۵۶۔ رباعیات — مجموعہ رباعیات و قطعات
۵۷۔ روپ — فراق گورکھپوری
۵۸۔ ہم کو عبث بدنام کیا — ناول — دت بھارتی
۵۹۔ فرشتہ — " — عادل رشید
۶۰۔ شاہکار — " — اکرم الٰہ آبادی
۶۱۔ ڈاکٹر دیو — " — امرتا پریتم
۶۲۔ بے سروپا — " — بدنام رقیبی
۶۳۔ دلکش ویرانے — " — جمیل انجم
۶۴۔ چندر لوک — " — مضطر ہاشمی
۶۵۔ دولت کے کھیل — " — خان محبوب طرزی
۶۶۔ پانی کی دیوار — " — بھاردواج
۶۷۔ قصہ طوطا میتا — نئی طرز اور نئے انداز میں
۶۸۔ حلقہ تنگ — شاعری — قتیل شفائی
۶۹۔ رعنائیاں — " — شکیل بدایونی
۷۰۔ ٹوٹے پنکھ — ناول — گلشن نندہ
۷۱۔ دلہن — " — عادل رشید
۷۲۔ جنکشن بلارا — " — اکرم الٰہ آبادی
۷۳۔ عشق نہ دیکھے — " — کوثر چاندپوری
۷۴۔ پرائی ماں — " — نانک سنگھ
۷۵۔ کابلی والا — کہانیاں — ٹیگور

۷۶۔ سونے کی عورت — ناول — راغم صدیقی
۷۷۔ بُری بات — " — گورودت
۷۸۔ سمٹتے سائے — جگدیش بھارتی
۷۹۔ تبسم — لطیفے — فلمی اداکارہ تبسم
۸۰۔ اُردو شاعری — شاعری — نہرو کی منتخب شاعری
۸۱۔ ہمدم — ناول — دت بھارتی
۸۲۔ دھرتی کو آکاش پکارے — شاعری — شکیل بدایونی
۸۳۔ لرزتے آنسو — ناول — عادل رشید
۸۴۔ دنیا موت کی مٹھی میں — " — اکرم الٰہ آبادی
۸۵۔ جال — " — منمتھ ناتھ گپت
۸۶۔ موتی کی لاش — " — بدنام رقیبی
۸۷۔ کانچ کے ٹکڑے — " — مسافر لائلپوری
۸۸۔ جرم اور سزا — " — دوستوفسکی
۸۹۔ تماشہ — ڈرامے — اگرسین نارنگ
۹۰۔ غزلیات — شاعری — آرزو لکھنوی
۹۱۔ دیوی — کہانیاں — دت بھارتی
۹۲۔ کہکشاں — شاعری — جگن ناتھ آزاد
۹۳۔ نمائش — ناول — عادل رشید
۹۴۔ ڈاکٹر سلازار — " — اکرم الٰہ آبادی
۹۵۔ بے گناہ — " — بدنام رقیبی
۹۶۔ پہلا سال — " — یگیہ دت
۹۷۔ گورا — " — رابندر ناتھ ٹیگور
۹۸۔ بگولے — " — جمنا داس اختر
۹۹۔ میرا کلام منتخب — شاعری — نریش کمار شاد
۱۰۰۔ ساحر لدھیانوی کی شاعری — " — ساحر لدھیانوی

قیمت فی کتاب ایک روپیہ

سٹار پاکٹ بکس سیریز کے تحت اِن مقبول ترین مصنفین کی تصانیف شائع کرتے ہیں

★ دت بھارتی ★ ساحر لدھیانوی ★ فراق گورکھپوری ★ شکیل بدایونی
★ عادل رشید ★ گلشن نندہ ★ مجاز لکھنوی ★ اکرم الہ آبادی
★ خواجہ احمد عباس ★ نریش کمار شاد ★ جگن ناتھ آزاد ★ جمنا داس اختر
★ امرتا پریتم ★ نانک سنگھ ★ گورودت ★ بدنام رفیعی
★ آرزو لکھنوی ★ جاں نثار اختر ★ اپندر ناتھ اشک ★ کوثر چاندپوری
★ قتیل شفائی ★ یگیہ دت ★ خاں محبوب طرزی ★ مضطر ہاشمی
★ وشوا ناتھ درد ★ پرکاش پنڈت ★ گوبند سنگھ ★ جی۔ ایس۔ عالم
★ وحشی محمود آبادی ★ زبیر ★ منمتھ ناتھ گپت ★ گوہر لدھیانوی
★ رابندر ناتھ ٹیگور ★ شرت چندر ★ خلیل جبران ★ سویٹ مارڈن
★ ریاض خیر آبادی ★ اختر شیرانی ★ چکرورتی راجگوپال آچاری ـــ اور کئی دوسرے

ہمارا دعویٰ ہے کہ ایک ساتھ اتنے مصنفین کا تعاون حاصل کرنے کا فخر آج تک کسی دوسرے ادارہ کو نہیں رہا

اچھے ادب کیلئے سٹار پاکٹ بکس پڑھئے!

اپنے شہر میں سٹار پاکٹ بکس یہاں سے خریدیئے

اردو اور ہندی میں ایک ساتھ شائع ہونے والی ہندوستان کی پہلی پاکٹ بکس سیریز